

حصولِ تقویٰ اور طلبِ آخرت کا جذبہ بڑھانے والی تحریر



سِرُّ سِبَالَةِ الْيَدِ الْكُرَّةِ

مَعَ الْإِخْوَانِ الْيَحْيَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ وَالْدِّينِ

ترجمہ بنام

ابچھے بُرے عمل

مؤلف:

شیخ الاسلام امام عبد اللہ بن علوی حدّاد حضرت می شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

(متوفی ۱۱۳۳ھ)

مکتبۃ الدین

(دعوتِ اسلامی)

SC 1286



حصولِ تقویٰ اور طلبِ آخرت کا جذبہ بڑھانے والی ایک تحریر

رِسَالَةُ الْمَدَائِكِ

مَعَ الْإِخْوَانِ الْيَحْيَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ وَالِدَيْنِ

ترجمہ بنام

اچھے برے عمل

مؤلف:

شَيْخُ الْإِسْلَامِ اِمَامُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلَوِيٍّ حَدَّثَ اَوْحَضْرَمِي شَافِعِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْكَافِي

(الْمُتَوَفَّى ١١٣٢ هـ)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

مُتَرَجِمِينَ: مدنی علما (شعبۂ تراجم کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

والصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ

وعلی اللہ واصحابہ باحباب اللہ

نام کتاب : رسالۃ المذاکرۃ

ترجمہ بنام : اچھے بُرے عمل

مؤلف : شیخ الاسلام امام عبد اللہ بن علوی حداد شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی

مترجمین : مدنی علما (شعبہ تراجم کتب)

سن طباعت : شعبان المعظم ۱۴۳۱ھ بمطابق جولائی 2010ء

قیمت : روپے

تصدیق نامہ

۱۶۵

حوالہ نمبر:-----

تاریخ: ۶ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۰ھ

الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ”رسالۃ المذاکرۃ“ کے ترجمہ

”اچھے بُرے عمل“

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی

ہے۔ مجلس نے اسے مطالب و مفاتیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی

غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔ مجلس تفتیش کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

24 - 11 - 2009

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

دورانِ مطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صفحہ نمبر نوٹ فرمائیے۔ ان شاء اللہ عزَّوَجَلَّ علم میں ترقی ہوگی۔

[illegible]

فہرست

نمبر شمار	مضامین	نمبر شمار	مضامین
25	باب نمبر 1: تقویٰ کے معانی	6	اس کتاب کو پڑھنے کی نیتیں
26	باب نمبر 2: جزا و سزا کا بیان	7	المدينة العلمیہ کا تعارف
26	جزا و سزا کے بارے میں قرآنی ارشادات	9	پہلے اسے پڑھ لیجئے
28	جزا و سزا سے متعلق نبوی فرامین اور اقوال صالحین	12	تعارف مصنف
29	نیکی پرانی نہیں ہوتی	16	آغاز سخن
29	جو بھلائی پائے وہ میری حمد بجالائے	18	تقویٰ کے بارے میں قرآنی آیات
29	مردوں کو بُرا مت کہو	18	حکم الہی و تاکید الہی
30	غلام آقا سے بڑھ گیا	19	تقویٰ کے 8 فضائل و فوائد
31	فرمان مشکل کشا	19	{ 1 } تنگدستی سے نجات
31	اچھی نیتوں کا بدلہ	19	{ 2 } ہدایت
32	باب نمبر 3: رضا و ناراضی، وعدہ و وعید کا بیان	20	{ 3 } علم
32	جنت اور مغفرت کی طرف جلدی کرو	20	{ 4 } مغفرت
33	باب نمبر 4: عبادت گزاروں اور اطاعت	20	{ 5 } ولایت
	شعاروں پر انعام و اکرام کا بیان	21	{ 6 } قرب الہی
33	فرامین باری تعالیٰ	21	{ 7 } جہنم سے نجات
35	احادیث مبارکہ و اقوال صالحین	21	{ 8 } جنت کا وعدہ
35	ولی اللہ کی شان	22	تقویٰ کے مُتَعَلِّقِ احادیث و آثار
35	حدیث کی وضاحت	22	جہاں رہو، رب غزو جَل سے ڈرو
36	رحمت الہی کے جلوے	22	نصیحت مصطفیٰ
36	حدیث کی وضاحت	23	دُعائے مصطفیٰ
37	جنتی نعمتیں	23	فضیلت کا دار و مدار
37	دُنیا کو حکم ربانی	24	تقویٰ کا عمل پر اثر
38	طلب گارانِ آخرت کے خادم	25	مرکز بھی زندہ

51	باب نمبر 10: تیسری رکاوٹ اور اس کا حل	40	باب نمبر 5: مٹنا ہوں کی ہلاکت خیریاں
51	لمبی اُمیدوں کی مذمت	40	قرآن پاک میں بیان کی گئی سزائیں
51	ہلاکت کی وجہ	40	احادیث میں بیان کردہ سزائیں
51	شقاوت و بدبختی	40	ایمان کی کمزوری
51	لمبی اُمیدوں سے پناہ	41	دل کی سیاہی
52	فکر آخرت نہ ہونے کا ایک سبب	41	دل کی سختی
52	بُرے اعمال کا سبب	41	رزق میں تنگی
52	طول اہل کی وجہ سے جہنم لینے والی خرابیاں	42	سب سے پہلا نافرمان
53	دُنیا کی محبت	42	عزت اور ذلت
53	اَعْمَالِ خیر میں ٹال مٹول کرنا	42	دل مردہ ہو جاتا ہے
54	طول اہل کا علاج	43	عبادت کی لذت سے محروم
55	امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ التَّوَالِیِ کا فرمانِ عالی	43	کفر کے قاصد
56	باب نمبر 11: چوتھی رکاوٹ اور اس کا حل	43	خلاصہ کلام
56	حلال کی برکت اور حرام کی نحوست	44	باب نمبر 6: عبادت و اطاعت کا بیان
57	پیٹ کا قفل مدینہ لگائیے	44	کامل مومن کی ایک نشانی
58	باب نمبر 12: اِخْلَاص کا بیان	44	درس حدیث
59	اِخلاص کی تعریف	45	عمل مقبول کم نہیں ہوتا
59	باب نمبر 13: ریا کاری	46	باب نمبر 7: عبادت کی رکاوٹیں اور اُن کا حل
59	شرکِ اصغر	47	باب نمبر 8: پہلی رکاوٹ اور اس کا حل
60	ریا کار قاری، شہید اور سخی کا انجام	47	دُنیا ملعون ہے
60	ریا کی تعریف	47	جہالت کی تخلیق کا واقعہ
60	ریا کا علاج	48	جہالت بھی دشمن ہے
61	باب نمبر 14: خود پسندی	48	اس رکاوٹ کا حل
61	خود پسندی کی آفت	49	کتنے علم کی ضرورت ہے
61	ہلاک کرنے والی چیزیں	49	باب نمبر 9: دوسری رکاوٹ اور اس کا حل
61	خود پسندی کی تعریف	50	ایمان کو تقویت بخشنے والے اُمور

76	دُنیا میں مالدار آخرت میں کنگال	62	باب نمبر 15: دُنیا کی محبت
76	تہامہ پہاڑ کے برابر نیکیاں	62	بُرائیوں کی جڑ
77	میری اور دُنیا کی مثال	63	اس اُمت کا پچھڑا
78	گویا پوری دُنیا مل گئی	64	حدیث کی تشریح
78	اچھی نیت کا پھل	64	خاتمہ کی تہنید
79	دُنیا میں ایسے رہو	64	دُنیا کے تین حصے
79	ہر دلعزیز بننے کا نسخہ	64	وضاحت
79	دُنیا کی آفات	65	دُنیا دار، دُنیا کے ساتھ جہنم میں
79	دُنیا کی محبت کا وبال	65	طلبگارِ دُنیا کی اقسام
80	دُنیا و آخرت کے طلبگار	69	خاتمہ
80	خوش بخت اور بد بخت	69	إِذَا هَاتَا ذَاتَا هَذَا عَدُوِّ
81	دُنیا کے طالب کا انجام	72	فَرَامِينَ مُصْطَفٰی
81	دل و جسم کی راحت	72	دُنیا کی حیثیت
81	نور جب دل میں داخل ہوتا ہے	72	دُنیا مر دار ہے
81	حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو وحی	73	دُنیا غلاظت کی طرح ہے
82	حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی	73	دُنیا و آخرت کی مثال
82	حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو وحی	73	قیامت کی حسرت
82	مناجات کی لذت سے محرومی	73	دُشوار گزار گھاٹی
83	اے دُنیا کڑوی ہو جا	74	دُنیا اور عورتوں سے بچو
83	سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اقوال	74	دُنیا کی زیب و زینت کا خوف
83	دوسو کنیں	75	دُنیا جادوگر ہے
83	دُنیا میں چھ چیزیں ہیں	75	کافر کی جنت
84	زاهدین کے لئے خوشخبری	75	مومن کو دُنیا سے دور رکھا جاتا ہے
85	دُنیا خیس ہے	75	حب دُنیا کا گناہ
86	سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال	76	باقی کوفانی پر ترجیح دو
86	موت نے دُنیا کو رسوا کر دیا	76	دُنیا کی کڑواہٹ، آخرت کی مٹھاس

96	میں پھر بھی دُنیا سے بچوں گا	86	دُنیا و مشغولیت سے بچو
96	سیدنا امام شافعی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں	86	آدمی مسکین ہے
97	جو دُنیا مانگتا ہے	87	دُنیا امام باقر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کی نظر میں
98	دُنیا کو تین طلاقیں	87	جنت میں پہلے داخل ہونے والے
98	حلال کا حساب اور حرام پر عذاب ہے	88	زمین بولنے لگی
99	دوست نما دشمن	88	سیدنا ابو حازم رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ کے اقوال
99	سیدنا یحییٰ بن معاذ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کے اقوال	88	دُنیا کی ناپائیداری
99	دُنیا کو عبرت کی نگاہ سے دیکھو	88	دُنیا غم کا گھر ہے
100	شیطان کی دُکان	89	فاجر دُنیا کی ہر چیز میں سبقت لے گئے
100	دُنیا کی قیمت	89	دُنیا سے دوری بڑی نعمت ہے
101	دو دروازوں والا مکان	89	خواب اور آرزوئیں
101	ویران اور آباد دل	90	سیدنا لقمان رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کے ارشادات
102	دُنیا و آخرت کس کے لئے ہے	91	بیٹے کو نصیحت
102	دُنیا داروں کا حال	91	سیدنا لماک بن وینا رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کے اقوال
103	دُنیا دشمن ہے	91	جسم اور دل
103	دُنیا کی دشمنی کا مطلب	91	دُنیا میرے گھر میں داخل نہ فرما
104	حاصلِ کلام	92	دُنیا کا اُمیدوار
105	قَرَامِینِ سَیِّدِنا عِیْسٰی	93	کلمہ طیبہ، حفاظت کرتا ہے
105	دُنیا ایک پل ہے	93	دُنیا کو مجھ سے روک دے
105	سب سے بڑی نیکی	93	دین بچتا ہے نہ دُنیا
106	آگ اور پانی	94	سیدنا داؤد کَلَامُ اللہ عَلَیْہ کے اقوال
106	ایک سچا وعدہ	94	آخرت کے حصول کی کوشش کر
106	دُنیا کو آقا نہ بناؤ	94	ابھی ابھی قید سے آزاد ہوا ہوں
106	مجھ سے بڑھ کر کوئی مال دار نہیں	95	سیدنا فضیل رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کے اقوال
107	تعجب ہے اس شخص پر	95	بھلائی و بُرائی کی چابی
107	نحشیتِ الہی اور جنت کی محبت	95	دُنیا ٹھیکری اور آخرت سونا ہے

110	دنیا کے شوہر	107	دُنیا کو منہ کے بل گرا دیا
111	دنیا سے کنارہ کشی افضل عبادت ہے	108	پانی پر چلنے کی وجہ
111	أولياء کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام کا مختصر تعارف	108	ابلیس کو پتھر مارا
112	اختتامی کلمات	108	ہزار حوروں سے نکاح
114	ماخذ و مراجع	109	ساری دُنیا بھی کفایت نہ کرے
116	المدينة العلمية کی کتب کا تعارف	109	تنگی اور دھوکے کا گھر
☆	☆☆☆☆☆	110	عمل ہی کام آئے گا



{..... نیکیوں کا ذخیرہ}

بیٹھے بیٹھے اسلامی بھائیو!

اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشنودی کے حصول اور بارگزارِ مسلمان بننے کے لئے ”دُعوتِ اسلامی“ کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے ”مدنی انعامات“ نامی رسالہ حاصل کر کے اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کیجئے۔ اور اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندیِ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سنتوں کی بہاریں لُوٹئے۔ دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے لیے بے شمار مدنی قافلے شہر بہ شہر، گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی سنتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے ”نیکیوں کا ذخیرہ“ اکٹھا کریں۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ آپ اپنی زندگی میں حیرت انگیز طور پر ”مدنی انقلاب“ برپا ہوتا دیکھیں گے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”برے عمل سے بچو“ کے 11 حُرُوف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”11 نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”بَیِّنَةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی

بَیِّنَتِ اس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)

دو مَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی بَیِّنَتِ کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

{ ۱ } ہر بار حمد و { ۲ } صلوٰۃ اور { ۳ } تَعُوْذُو { ۴ } تَسْمِیَہ سے آغاز کروں

گا (اسی صُغْہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَزَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔

{ ۵ } رِضائے الہی کیلئے اس کتاب کا اوّل تا آخر مُطالَعہ کروں گا۔ { ۶ } حَتّٰی الْوُسْعِ

اس کا باوَضُو اور قَبْلہ رُ مَطالَعہ کروں گا۔ { ۷ } جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک

آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور { ۸ } جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسْمِ مَبَارَک آئے گا وہاں

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ { ۹ } دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب

دلاؤں گا۔ { ۱۰ } اس حدیثِ پاک ”تَهَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں

محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ج ۲، ص ۴۰۷، الحدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت

سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔ { ۱۱ } کتابت

وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلَع کروں گا۔

(مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

الحمد لله على احسانه وبفضل رسوله صلى الله تعالى عليه وسلم تبليغ قرآن

وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مصمم رکھتی ہے، ان تمام اُمور کو بحسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدینۃ العلمیۃ“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علما و مفتیانِ کرام کَفَرَهُمُ اللہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کُتبِ اعلیٰ حضرت (۲) شعبہ درسی کُتب

(۳) شعبہ اصلاحی کُتب (۴) شعبہ تراجم کُتب

(۵) شعبہ تفتیش کُتب (۶) شعبہ تخریج

”المدینۃ العلمیۃ“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت،

عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملت، حائِی سنت،

مائیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علامہ مولانا

الحاج الحافظ القاری شاہِ امام احمد رضا خان علیہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی گراں مایہ تصانیف کو

عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حَسَّی اَلْوَسْع سہل اُسْلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ”دُعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بِشْمُول ”المَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضر اشہادت، جنتِ البقیع میں مدفن اور جنتِ الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔
(آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ انسان ایک مسافر ہے جو اپنی اخروی منزل کی طرف ایامِ زیست کی سواری پر سوار ہے۔ طبعِ انسانی کے مختلف ہونے کی بنا پر مسافروں کا یہ قافلہ مختلف اہداف و عزائم لے کر سوائے منزلِ رواں دواں ہے۔ کوئی راستے کی رنگینیوں میں کھو گیا اور کوئی راہ کے پیچ و خم سے بے خبر اپنی منزل پر نظر گاڑے وارفتگی کے عالم میں سوائے منزلِ گامزن ہے۔ مسافروں نے طرح طرح کا زادِ راہ اکٹھا کر رکھا ہے، کسی کا زادِ راہ مال و دولت، سونا چاندی، ہیرے جواہرات ہے تو کسی نے اپنی اولاد کو ہی زادِ راہ سمجھ رکھا ہے۔ یہ مسافر اپنے بھرے ہوئے دامن کے باوجود تہی داماں (یعنی خالی دامن) ہیں کیونکہ جو زادِ راہ انہوں نے اکٹھا کیا ہے یہ منزل سے کوسوں دور ختم ہو جائے گا اور یہ نادان مسافر خائب و خاسر ہو کر اپنے آقا و مولا جَلَّ جَلَّالُہٗ کے حضور حاضر ہوگا جبکہ اس کے برعکس وہ مسافر کہ جس نے نہ تو مال و دولت کی طرف نظر کی اور نہ ہی اپنی اولاد پر تکیہ کیا بلکہ اپنے مالکِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ کی رحمت پر بھروسہ کرتے ہوئے تقویٰ کو اپنا متاعِ کارواں بنا کر رختِ سفر باندھا تو اس سے زیادہ اس کی منزل اس کی مشتاق رہتی اور اس کے استقبال کے لئے تیزی سے آگے بڑھتی ہے۔

حضرت سیدنا سہیل بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَرَمَاتے ہیں: ”لَا زَادَ إِلَّا التَّقْوٰی

یعنی سفرِ آخرت کے لئے تقویٰ کے علاوہ کوئی زادِ راہ (یعنی سامانِ سفر) نہیں۔“ (۱)

تقویٰ کا حصول اس کے مبادی (یعنی ابتدائی باتوں) پر موقوف ہے کیونکہ اگر

مبادی کو اختیار نہ کیا جائے تو کامل طور پر اس کا حصول ناممکن ہے۔ دُنیا سے بے رغبتی، حسد، غیبت، چغلی، کینہ وغیرہ تمام باطنی امراض سے خود کو بچانا اور دل کو آسودگی، دوسروں کی خیر خواہی، خندہ پیشانی اور سخاوت وغیرہ سے مُرَصَّع و مُسَّجَّع کرنا تقویٰ کی منزل تک رسائی کے ابتدائی زینے ہیں۔ جوان زینوں پر استقامت سے قدم جماتا رہتا ہے وہ اللہ عزَّ وَّجَلَّ کی نصرت و مدد سے بالآخر تقویٰ کا جوہر حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

زیر نظر رسالہ ”اچھے برے عمل“ شیخ الاسلام حضرت سیدنا امام عبد اللہ بن علوی حداد حضرمی شافعی علیہ رحمۃ اللہ الکافی (متوفی ۱۱۳۲ھ) کے مبارک رسالے ”رِسَالَةُ الْمُذَاكِرَةِ مَعَ الْإِخْوَانِ الْمُحِبِّينَ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ وَالِدِّينَ“ (مطبوعہ: دارُ الحَاوِی، ۱۴۱۸ھ/۱۹۹۸ء الطبعۃ الثانیة) کا اُردو ترجمہ ہے جس میں تقویٰ کو اپنانے اور بُری خصلتوں سے اجتناب کرنے کی ترغیب دلائی گئی ہے اور دُنیا کی بے ثباتی اور آخرت کے دَوَام کو واضح کیا گیا ہے۔ حصولِ تقویٰ، دُنیا سے بے رغبتی، طلبِ آخرت، اللہ رسول عزَّ وَّجَلَّ و صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری پر استقامت پانے اور ”اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کا مقدس جذبہ اُجاگر کرنے کے لئے خود بھی اس رسالے کا مطالعہ کیجئے اور حسبِ استطاعت مکتبہ المدینہ سے ہدیہ حاصل کر کے دوسروں کو بطور تحفہ پیش کیجئے۔ اس ترجمہ میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللہ عزَّ وَّجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہ

السَّلام کی عنایتوں اور شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پر خلوص دعاؤں کا

نتیجہ ہے اور جو خامیاں ہیں ان میں ہماری کوتاہی بھی کا دخل ہے۔

ترجمہ کرتے ہوئے درج ذیل اُمور کا خصوصی طور پر خیال رکھا گیا ہے:

..... سلیس اور با محاورہ ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی بھی سمجھ سکیں۔

..... آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ سے لیا گیا ہے۔

..... آیاتِ مبارکہ کے حوالے نیز حتی المقدور احادیث و اقوال وغیرہ کی تجارت کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

..... بعض مقامات پر مفید و ضروری حواشی کا التزام کیا گیا ہے۔

..... مشکل الفاظ پر اعراب لگانے کی سعی بھی کی گئی ہے۔

..... مشکل الفاظ کے معانی ہلالین (.....) میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

..... علاماتِ ترقیم (رُموزِ اوقاف) کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں ”اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش“ کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

(آمِن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ)

شعبہ تراجم کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)



تعارفِ مُصَنِّف

نام و نسب:

آپ کا نام نامی اسم گرامی حبیب عبد اللہ بن علوی بن محمد حداد علیہ رحمۃ

اللہ الجواد ہے۔

ولادتِ باسعادت:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شامی ”حَضْرَمُوت“ کے قدیم شہر ”تَرِیم“ کے مضافات میں واقع ”سبیر“ نامی بستی میں شب جمعرات 5 صَفَرُ الْمُظْفَر 1044 ھجری کو پیدا ہوئے۔

علمی زندگی کا آغاز:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ابتدائی تعلیم ”تَرِیم“ میں حاصل کی۔ بچپن ہی میں نورِ بصارت (یعنی دیکھنے کی قوت) سے محروم ہو گئے تھے جس کے بدلے میں اللہ عزَّ وَّجَلَّ نے ”نورِ بصیرت“ سے نوازا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ساری زندگی اپنے زمانے کے نامور علمائے دین رَحِمَهُمُ اللہُ الْمُبِین کی خدمت کرنے اور اپنی ذات کو زیورِ علم سے آراستہ کرنے میں گزاری۔

اساتذہ کرام:

آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جن علمائے اکتساب فیض کیا ان میں حضرت

سیدنا حبیب عمر بن عبد الرحمن عطاس، حضرت سیدنا حبیب عقیل بن عبد الرحمن سقاف، حضرت سیدنا علامہ حبیب عبد الرحمن بن شیخ عیدید، حضرت سیدنا علامہ حبیب سہل

ابن احمد اور عالم مکہ حضرت سیدنا علامہ سید محمد بن علوی سقاف رَحْمَتُہُمُ اللہ تَعَالٰی اَجْمَعِینِ وغیرہ کے اسمائے گرامی معروف ہیں۔

وعظ و نصیحت:

اپنی علمی و عملی تربیت کے بعد آپ رَحْمَتُہُمُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے لوگوں کو وعظ و نصیحت کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ وعظ و نصیحت کو سن کر لوگ جوق در جوق آپ کے پاس آنے لگے اور قرب و جوار میں بھی آپ رَحْمَتُہُمُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے وعظ و نصیحت کا فیض پہنچنا شروع ہو گیا۔ امیر و غریب سب ہی برابر مستفیض ہونے لگے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ رَحْمَتُہُمُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے پر اثر بیانات کے ذریعے بے شمار لوگوں کو نفع بخشا۔

تلامذہ:

جب آپ رَحْمَتُہُمُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے تدریس کا آغاز فرمایا تو ایک بہت بڑی تعداد نے آپ کے وسیع علم سے وافر حصہ پایا۔ آپ رَحْمَتُہُمُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے اکابر تلامذہ میں سے کچھ کے نام یہ ہیں: آپ کے شہزادے حضرت سیدنا حبیب حسن بن عبد اللہ حداد، حضرت سیدنا حبیب احمد بن زین جیشی، حضرت سیدنا حبیب عبد الرحمن بن عبد اللہ، حضرت سیدنا حبیب محمد بن زین بن سمیط، حضرت سیدنا حبیب عمر بن زین بن سمیط، حضرت سیدنا حبیب عمر بن عبد الرحمن، حضرت سیدنا حبیب علی بن عبد اللہ بن عبد الرحمن سقاف، حضرت سیدنا حبیب محمد بن عمر بن طہ صیانی سقاف رَحْمَتُہُمُ اللہ تَعَالٰی اَجْمَعِینِ۔ ان کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں نے آپ رَحْمَتُہُمُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے اکتسابِ علم کیا۔

تصنیف و تالیف:

آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے جب دین اسلام کی اشاعت کے لئے قلم اٹھایا تو اس وقت آپ کا پیغام جگہ جگہ پہنچ چکا تھا۔ پس علم کے پیا سے آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے وعظ کے ساتھ ساتھ اب آپ کی کتب سے بھی سیراب ہونے لگے۔ آپ نے بے شمار کتب تصنیف فرمائیں۔ جب آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی نصیحتوں اور مواعظ کو جمع کیا گیا تو ان کی کثرت کی وجہ سے انہیں یکجا کرنے میں بڑی دشواری کا سامنا کرنا پڑا اور چونکہ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کتب کو بے پناہ مقبولیت حاصل تھی اور لوگ بڑے شوق سے ان کتابوں سے استفادہ کرتے تھے جس کی وجہ سے بعض کتابوں کا دوسری زبانوں مثلاً انگریزی اور فرانسیسی وغیرہ میں بھی ترجمہ کیا گیا۔

آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کتب کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ تاہم حصولِ برکت کے لئے چند کے نام ذکر کئے جاتے ہیں: (1) رِسَالَةُ الْمَذَاكِرَةِ (2) النَّصَائِحُ الدِّيْنِيَّةُ (3) الدَّعْوَةُ التَّامَّةُ (4) رِسَالَةُ الْمُعَاوَنَةِ ان کے علاوہ دیگر وصایا و رسائل وغیرہ شامل ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا مجموعہ کلام ”نَثِيثُ الْفَوَادِ“ اور دیوان ”الذِّكْرُ الْمَنْظُومُ الْجَامِعُ الْحَكَمُ وَالْعُلُومُ“ اور اکثر کتب زیور طبع سے آراستہ ہیں۔ جنہیں عوام الناس میں بڑی مقبولیت حاصل ہوئی، علما و اہل معرفت نے ان کو بے حد پسند کیا۔ نہ صرف یہ بلکہ ان کو روح کی غذا قرار دیا اور فرمایا کہ ”ان کی کتب حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی کی تعلیمات کا نچوڑ ہیں۔ لہذا کوئی مسلمان ان سے بے توجہی نہ برتے۔ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مصنف رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی برکتوں سے ان کی کتابوں کو لوگوں کے لئے مزید نافع بنائے۔“

(امین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

سفر حج و زیارتِ مدینہ منورہ:

1079 ہجری آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کِی زندگی کا وہ حسین سال تھا کہ

جس میں آپ نے حرمین شریفین (یعنی مکہ مُکَرَّمہ و مدینہ مُنَوَّرہ) زَادَہُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَ تَعْظِیْمًا کا سفر اختیار فرمایا۔ حج کی سعادت پائی اور پھر سیدُ الکونین، رحمت دارین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضہ مبارکہ کی زیارت کا عظیم شرف بھی حاصل کیا۔ دورانِ سفر جب آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے علمائے حرمین شریفین سے ملاقاتیں کیں تو وہ آپ کے علمی مقام و مرتبہ پر رشک کرنے لگے اور انہوں نے آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی قدر و منزلت کو پہچان کر بے حد تعظیم و توقیر فرمائی۔

وصال:

آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ لوگوں کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاتے، علم و حکمت کے پیاسوں کو سیراب کرتے اور علم و عمل کے موتی لوٹاتے ہوئے بروز منگل 7 ذُو الْقَعْدَةِ الْحَرَامِ 1132 ہجری کو دنیا سے فانی ہو گئے۔ ﴿إِنَّا لِلّٰہِ وَإِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ﴾ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے جسدِ خاکی کو آپ کے پیدائشی شہر ”تَرِیم“ کے قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔

{ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین }



اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

آغازِ سخن

تمام تعریفیں اللہ عز و جل کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، جس نے انسان کو مٹی سے پیدا کیا اور اس کی نسل ایک بے قدر پانی کے خلاصہ (یعنی نطفہ) سے رکھی اور خسارہ پانے والوں میں تمام انسانوں کو بالعموم بیان فرما کر باہم حق و صبر کی تلقین کرنے والے مسلمانوں کو ان کے زمرہ سے نکالا اور اہل ایمان کو نیکی اور بھلائی کے کاموں پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور انہیں اس بات کی خبر دی کہ اس کی بارگاہِ عالی میں ان میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہے، وہ پرہیزگاروں کا والی و مددگار ہے، اس نے جن و انس کو صرف اپنی عبادت کے لئے پیدا فرمایا ہے، دُنیا آباد کرنے اور مال جمع کرنے کے لئے نہیں بلکہ وہ انہیں دُنیا کے معاملے میں اپنے رسول امین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زبانِ حق ترجمان سے تنبیہ فرما چکا ہے۔

چنانچہ اللہ عز و جل کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے یہ وحی نہیں کی گئی کہ مال جمع کروں اور تاجروں میں سے ہو رہوں لیکن مجھے یہ وحی کی گئی ہے کہ اپنے رب کی تسبیح بولو اور سجدہ کرنے والوں میں ہو رہو اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ وفات پاؤ۔“ (۱)

پس ہر شخص کی سعادت مندی اور کمال اس میں ہے کہ جن باتوں کا اسے علم

دیا گیا ہے ان کی پابندی کرے اور جس مقصد کے لئے اسے پیدا کیا گیا ہے مخلص ہو کر خود کو اس کے لئے فارغ کر لے۔ نیز جن باتوں سے منع کیا گیا ہے ان سے باز رہے، دھوکے باز، بے وقوف لوگوں کے باطل ولغو کاموں اور نادانوں، بیکاروں کے فسادات میں نہ آئے۔

اللہ عزَّوَجَلَّ ہمارے آقا و مولیٰ حضور سید المرسلین، خاتم النبیین حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر جنہیں تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی آل و اصحاب پر اور بھلائی کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والوں پر تاقیامت رحمت نازل فرمائے۔

(آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمِینِ صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

اَمَّا بَعْدُ: خیر کی بنیاد خلوت و جلوت میں اللہ عزَّوَجَلَّ سے ڈرنے پر ہے۔ تقویٰ ایک ایسی خصلت ہے کہ جو اسے اختیار کر لیتا ہے دنیا و آخرت کی بھلائیاں اس میں جمع ہو جاتی ہیں۔ اسلام میں اس کی عظمت اور علمائے حقہ کی نظر میں اس کی قدر و منزلت کی وجہ سے وہ اپنے خطبوں، بیانات اور مواعظ کا آغاز تقویٰ کی نصیحت سے کرتے ہیں۔ اور چونکہ تقویٰ تمام بھلائیوں کا مجموعہ ہے اس لیے خطبہ میں ضروری نصیحت کرتے وقت اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے اور اکابرین میں سے کسی سے جب کوئی نصیحت کا طلبگار ہو تو انہوں نے محض تقویٰ کی نصیحت فرمائی۔



تقویٰ کے بارے میں قرآنی آیات

حکم الہی و تاکید الہی:

خدائے احکم الحاکمین جَلَّ جَلَالُہُ نے اگلے پچھلے تمام لوگوں کو تقویٰ و پرہیزگاری کی تاکید فرمائی ہے اور جابجا اس کا عام حکم بھی ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ،
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿۱﴾ وَلَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَإِيَّاكُمْ أَنْ اتَّقُوا اللَّهَ ^(پ ۵، النساء: ۱۳۱)

ترجمہ کنز الایمان: اور بے شک تاکید فرمادی ہے ہم نے ان سے جو تم سے پہلے کتاب دیئے گئے اور تم کو کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔

﴿۲﴾ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ ^(پ ۴، النساء: ۱)

ترجمہ کنز الایمان: اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا۔

﴿۳﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا ^(پ ۲۲، الاحزاب: ۷۰)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہو۔

﴿۴﴾ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تَقَاتِهِ ^(پ ۴، آل عمران: ۱۰۲)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اُس سے ڈرنے کا حق ہے۔

﴿۵﴾ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ^(پ ۲۸، التغابن: ۱۶)

ترجمہ کنز الایمان: تو اللہ سے ڈرو جہاں تک ہو سکے۔

﴿۶﴾ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَآ

أَتَاهَا

(پ ۲۸، الطلاق: ۷)

ترجمہ کنز الایمان: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے۔

ان کے علاوہ بھی کثیر آیات میں تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔



تقویٰ کے ۸ فضائل و فوائد

خدائے حنّان و ممتّان عَزَّوَجَلَّ نے اہل تقویٰ کے لئے جو دینی و دنیوی فوائد

رکھے ہیں ان میں سے کچھ بیان کئے جاتے ہیں:

{ 1 } تنگدستی سے نجات:

جو تقویٰ اختیار کرتا ہے اسے تنگ دستی سے نجات دی جاتی اور وہاں سے رزق

عطا کیا جاتا ہے جہاں اس کا گمان نہ ہو۔ چنانچہ،

ارشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ

مَخْرَجًا ۝ وَيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ

لَا يَحْتَسِبُ ۝ (پ ۲۸، الطلاق: ۲، ۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور جو اللہ سے ڈرے اللہ

اسکے لئے نجات کی راہ نکال دے گا اور اسے

وہاں سے روزی دے گا جہاں اس کا گمان نہ ہو۔

{ 2 } ہدایت:

قرآن حکیم سے متقین ہی ہدایت پاتے ہیں۔ چنانچہ،

فرمان باری تعالیٰ ہے:

ذَٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ ۚ فِيهِ ۚ

هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝

ترجمہ کنز الایمان: وہ بلند رتبہ کتاب (قرآن)

کوئی شک کی جگہ نہیں اس میں ہدایت ہے

ڈروالوں کو۔

(پ ۱، البقرة: ۲)

{ 3 } علم:

متقین کو علم سے نوازا جاتا ہے۔ چنانچہ،

ارشادِ ربِّ العالمین عَزَّوَجَلَّ ہے:

وَاتَّقُوا اللَّهَ ط وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ
ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ سے ڈرو اور
اللہ تمہیں سکھاتا ہے۔
(پ ۳، البقرة: ۲۸۲)

{ 4 } مغفرت:

اہل تقویٰ کو حق و باطل کے درمیان فرق کرنے کی قوت عطا کی جاتی ہے، ان کی خطائیں مٹادی جاتی اور گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ چنانچہ،
خدائے غفار عَزَّوَجَلَّ کا فرمان مغفرت نشان ہے:

اِنْ تَتَّقُوا اللَّهَ يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا
وَيُكَفِّرْ عَنْكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَيَغْفِرْ
لَكُمْ ط
ترجمہ کنز الایمان: اگر اللہ سے ڈرو گے تو
تمہیں وہ دے گا جس سے حق کو باطل
سے جدا کر لو اور تمہاری برائیاں اتار دے
گا اور تمہیں بخش دے گا۔
(پ ۹، الانفال: ۲۹)

اس آیت کے حصہ ”يَجْعَلْ لَّكُمْ فُرْقَانًا“ کی تفسیر بعض نے یہ بیان کی کہ
اللہ عَزَّوَجَلَّ اہل تقویٰ کے دلوں میں ہدایت کا ایسا نور روشن فرماتا ہے جس
کے ذریعے وہ حق کو باطل سے جدا کر لے ہیں۔

{ 5 } ولایت:

اللہ عَزَّوَجَلَّ متقین کو اپنی ولایت عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ،
ارشاد فرماتا ہے:

وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُتَّقِينَ ۝
ترجمہ کنز الایمان: اور ڈروالوں کا دوست
اللہ۔
(پ ۲۵، الحاثیۃ: ۱۹)

{ 6 } قرب الہی:

متقین کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ چنانچہ،

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ﴿۹۹﴾ ترجمہ کنز الایمان: اور جان رکھو کہ اللہ

(پ ۲، البقرة: ۱۹۴) والوں کے ساتھ ہے۔

یہاں معیت سے مراد یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی مدد اور حفاظت فرماتا ہے۔

{ 7 } جہنم سے نجات:

متقین کے لئے جہنم سے نجات ہے۔ چنانچہ،

خدائے ارحم الراحمین عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا ترجمہ کنز الایمان: پھر ہم ڈروالوں کو بچا

(پ ۱۶، مریم: ۷۲) لیں گے۔

{ 8 } جنت کا وعدہ:

اہل تقویٰ کے لئے جنت کا وعدہ ہے۔ چنانچہ،

اللہ رب العالمین عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

﴿۱﴾ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعدَ ترجمہ کنز الایمان: احوال اس جنت کا جس

کا وعدہ پر ہیزگاروں سے ہے۔

الْمُتَّقُونَ ط (پ ۲۶، محمد: ۱۵)

﴿۲﴾ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِنْدَ رَبِّهِمْ

جَنَّتِ النَّعِيمِ ﴿۳۳﴾ (پ ۲۹، القلم: ۳۴)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک ڈروالوں کے لئے

ان کے رب کے پاس چین کے باغ ہیں۔

﴿۳﴾ وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ

غَيْرَ بَعِيدٍ ۝ (پ ۲۶، ق: ۳۱)

ترجمہ کنز الایمان: اور پاس لائی جائے گی جنت پرہیزگاروں کے کہ ان سے دور نہ ہوگی۔

ان کے علاوہ بھی تقویٰ کے بے شمار فوائد و ثمرات اور فضائل و کمالات ہیں تاہم اس کی عظمت و شرافت کے لئے اتنی بات ہی کافی ہے کہ اللہ عزَّ وَّجَلَّ نے قرآن مجید فرقانِ حمید میں 90 سے زائد مقامات پر اس کا ذکر فرمایا ہے۔



تَقْوٰی کے مُتَعَلِّقِ اَحَادِیْث و آثار

جہاں رہو، رب عزَّ وَّجَلَّ سے ڈرو:

{ 1 } سرکارِ مدینہ، سلطانِ باقرینہ، صاحبِ مُعَرَّسِ پینصلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وَاٰلہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جہاں بھی ہو اللہ عزَّ وَّجَلَّ سے ڈرو اور گناہ ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر لیا کرو کہ وہ گناہ مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھا برتاؤ کرو۔“ (1)

نصیحتِ مصطفیٰ:

{ 2 } حضور نبیِ کریم، رَءُوفِ رَحِیْمِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میں تمہیں تقویٰ اختیار کرنے، حاکم کی بات سننے اور ماننے کی نصیحت کرتا ہوں اگرچہ وہ حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔“ (2)

{ 3 } حضور نبیِ پاک، صاحبِ لَوْ لَاک، سَيَّاحِ اَفْلَاکِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جہنم کی آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے

..... جامع الترمذی، ابواب البر والصلة، الحديث: ۱۹۹۴، ج ۳، ص ۲۹۸۔

..... سنن ابی داؤد، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة، الحديث: ۴۶۰۷، ج ۴، ص ۲۶۷۔

ہی اور اگر یہ بھی نہ پاؤ تو اچھی بات کے ذریعے بچو۔“ (۱)

دُعائے مصطفیٰ:

{ 4 } اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لیبِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (تعلیم امت کے لئے) اس طرح دُعا مانگا کرتے تھے: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْهُدٰی وَالتَّقٰی وَالْعَفَافَ وَ الْغِنٰی یعنی اے اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ میں تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور تو نگرمری کا سوال کرتا ہوں۔“ (۲)

فضیلت کا دار و مدار:

{ 5 } اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، داناے رُغیوب، مُنَزَّہ عَنْ الْعُیُوبِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت ہے مگر تقویٰ کے ساتھ، تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور وہ مٹی سے بنائے گئے ہیں۔“ (۳)

{ 6 } حُسْنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت اقدس میں عرض کی گئی: ”یا رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا کون ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”جو اُن میں سب سے زیادہ متقی و پرہیزگار ہے۔“ (۴)

..... صحیح مسلم، کتاب الزکاة، الحدیث: ۱۰۱۶، ص ۵۰۷.

..... صحیح مسلم، کتاب الذکروالدعاء..... الخ، الحدیث: ۲۷۲۱، ص ۱۴۵۷.

..... المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۶، ج ۱۸، ص ۱۳، مفہوماً.

..... جامع بیان العلم و فضلہ، باب قولہ ﷺ الناس معادن، الحدیث: ۶۵، ص ۳۰.

{ 7 } حضور نبی مکرمؐ، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے

کہ ”تم صرف متقی شخص کا کھانا کھاؤ اور تمہارا کھانا بھی متقی ہی کھائے۔“ (1)

{ 8 } اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ارشاد

فرماتی ہیں: ”میرے سر تاج، صاحبِ معراج صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو سوائے صاحبِ تقویٰ کے دنیا کی کوئی چیز اور نہ کوئی شخص خوش کرتا تھا۔“ (2)

تقویٰ کا عمل پر اثر:

{ 9 } امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم

ارشاد فرماتے ہیں: ”تقویٰ کی موجودگی میں کسی قوم (کے عمل) کی کھیتی خشک نہیں ہوتی۔“ (3)

{ 10 } حضرت سیدنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: توریت میں لکھا

ہے کہ ”اللہ عزَّ وَّجلَّ سے ڈرا اور جہاں چاہے سو (یعنی خوفِ خدا والے کو کسی اور کا خوف نہیں ہوتا)۔“ (4)

{ 11 } حضرت سیدنا اعمش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”جس کا سرمایہ

تقویٰ ہو زبانیں اس کا نفع بیان نہیں کر سکتیں۔“ (5)

..... اتحاف السادة المتقين، كتاب اسرار الذکوة، الفصل الثانی، ج ۴، ص ۲۰۹۔

سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب من يؤمر ان يجالس، الحديث: ۴۸۳۱، ج ۴، ص ۳۴۱، مختصراً.

..... المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عائشة، الحديث: ۵۷۴۴، ج ۹، ص ۳۴۱.

..... احیاء علوم الدین، کتاب العلم، الباب السادس فی آفات العلم..... الخ، ج ۱، ص ۱۰۸.

..... الدر المنثور، ج ۱، پ ۲، سورة بقرہ، تحت الاية: ۱۹۷، ص ۵۳۳.

..... الرسالة القشرية، باب التقوی، ص ۱۴۳، قول ابو الحسن زنجانی.

{ 12 }..... حضرت سیدنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْکافی اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:

مَوْتُ التَّقِيِّ حَيَاةٌ لَا نَفَادَ لَهَا وَقَدْ مَاتَ قَوْمٌ وَهُمْ فِي النَّاسِ اَحْيَاءُ

ترجمہ: متقی کی وفات نہ ختم ہونے والی زندگی ہے اور کچھ لوگ مرکز بھی زندہ رہتے ہیں۔ (1)

تقویٰ و اہل تقویٰ کے فضائل شمار سے باہر ہیں تاہم حضرت سیدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی نے اپنی کتاب ”مِنْهَاجُ الْعَابِدِينَ“ میں تقویٰ سے متعلق تفصیلی کلام فرمایا ہے۔ ہم نے یہاں اُس کا خلاصہ بیان کر دیا ہے۔

باب نمبر 1: تقویٰ کے معانی

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ”قرآن مجید میں تقویٰ کا اطلاق تین معانی پر کیا گیا ہے:

(۱)..... ڈر اور خوف (۲)..... طاعت و عبادت (۳)..... دل کو گناہوں سے

پاک رکھنا۔ اور یہ تقویٰ کا حقیقی معنی ہے۔“ (2)

بہر حال اللہ عَزَّوَجَلَّ کے احکامات کی بجا آوری اور ممنوعات سے رُوگردانی کر کے اس کی ناراضی و عذاب سے بچنے کا نام تقویٰ ہے۔ اور حقیقی تقویٰ یہ ہے کہ تیرا پروردگار عَزَّوَجَلَّ تجھے وہاں نہ دیکھے جہاں جانے سے اس نے تجھے روکا ہے اور اس مقام سے غیر حاضر نہ پائے جہاں حاضر ہونے کا اس نے تجھے حکم دیا ہے۔ وَالسَّلَام

..... حلیۃ الاولیاء، معروف کرخی، الحدیث: ۱۲۶۸۴، ج ۸، ص ۴۰۴۔

..... منهاج العابدین للغزالی، العائق الرابع النفس، ص ۵۹۔

جزا و سزا کا بیان

باب نمبر ۲:

قلب سلیم اور عقل مستقیم والوں نے جان لیا کہ انہیں ان کے کئے کا بدلہ دیا جائے گا، جو بونیں گے وہی کاٹیں گے، جیسا کریں گے ویسا بھریں گے، جو آگے بھیجیں گے اسی کا سامنا کرنا ہوگا اور وہ کیونکر نہ جانتے اور یقین رکھتے حالانکہ وہ اسے یعنی قرآن وحدیث کو سنتے ہیں اس پر ایمان رکھتے اور اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور قرآن وحدیث سے اس شخص کو قطعی یقین حاصل ہو جاتا ہے جس کا دل اللہ عزوجل نے روشن فرما دیا ہو اور سینہ کھول دیا ہو۔

جزا و سزا کے بارے میں قرآنی ارشادات

(اے بندے) تو اپنے دل کو حاضر رکھ اور کان لگا کر سن! شاید اس کی وجہ سے تجھے خواب غفلت سے بیداری حاصل ہو۔ اچھے اعمال کرتا کہ نجات پائے۔ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنزالایمان: جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے، مگر وہ جو اللہ کے حضور حاضر ہوا سلامت دل لے کر۔

﴿۱﴾ یَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ ﴿۸۸﴾ إِلَّا مَنْ آتَى اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ﴿۸۹﴾

(پ ۱۹، الشعراء: ۸۸، ۸۹)

ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں تاکہ برائی کرنے والوں کو ان کے کئے کا بدلہ دے

﴿۲﴾ وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا وَإِلَٰهُمُ لَوْ يَجْزِي

الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنٰی ﴿۳۱﴾

(پ ۲۷، النجم: ۳۱)

﴿۳۱﴾ وَأَنْ لَّيْسَ لِلْإِنْسَانِ إِلَّا مَا سَعَىٰ ﴿۳۲﴾ وَأَنَّ سَعْيَهُ سَوْفَ يُرَىٰ ﴿۳۳﴾ ثُمَّ يُجْزَاهُ الْجَزَاءَ الْأَوْفَىٰ ﴿۳۴﴾ وَأَنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الْمُسْتَهْلٰی ﴿۳۵﴾ (پ ۲۷، النجم: ۳۹ تا ۴۲)

﴿۳۲﴾ لَيْسَ بِأَمَانِيكُمْ وَلَا أَمَانِي أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ يَعْمَلْ سُوءًا يُجْزَ بِهِ وَلَا يَجِدْ لَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ﴿۳۳﴾ وَمَنْ يَعْمَلْ مِنَ الصَّالِحَاتِ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْشِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَأُولَٰئِكَ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُونَ نَقِيرًا ﴿۳۴﴾ (پ ۵، النساء: ۱۲۳، ۱۲۴)

﴿۳۵﴾ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ﴿۳۶﴾ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ﴿۳۷﴾ (پ ۳۰، الزلزال: ۸، ۷)

﴿۳۸﴾ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا

اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے۔

ترجمہ کنز الایمان: اور یہ کہ آدمی نہ پائے گا مگر اپنی کوشش اور یہ کہ اس کی کوشش عنقریب دیکھی جائے گی پھر اس کا بھرپور بدلہ دیا جائے گا اور یہ کہ بے شک تمہارے رب ہی کی طرف انتہا ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: کام نہ کچھ تمہارے خیالوں پر ہے اور نہ کتاب والوں کی ہوس پر جو برائی کرے گا اس کا بدلہ پائے گا اور اللہ کے سوا نہ کوئی اپنا حمایتی پائے گا نہ مددگار اور جو کچھ بھلے کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو وہ جنت میں داخل کیے جائیں گے اور انہیں تل بھر نقصان نہ دیا جائے گا۔

ترجمہ کنز الایمان: تو جو ایک ذرہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

ترجمہ کنز الایمان: اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں ڈالتا مگر اس کی طاقت بھر اس کا فائدہ ہے جو

﴿۷﴾ مَا كَسَبَتْ ط مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهِ وَ
مَنْ أَسَاءَ فَعَلَيْهَا ط وَمَا رَبُّكَ
بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيدِ ﴿۷۶﴾

(پ ۲۴، لحم سجدة: ۷۶)

﴿۸﴾ يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ
مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا ط وَمَا عَمِلَتْ
مِنْ سُوءٍ ط تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَ
بَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا ط وَيَحْذَرُكُمُ
اللَّهُ نَفْسَهُ ط وَاللَّهُ سَرَّوٌّ
بِالْعِبَادِ ﴿۷۷﴾ (پ ۳، ال عمران: ۳۰)

﴿۹﴾ وَاتَّقُوا يَوْمًا تُزْجَعُونَ فِيهِ
إِلَى اللَّهِ تَآخُذُ ثُمَّ تُوَفَّى كُلُّ نَفْسٍ
مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ ﴿۷۸﴾

(پ ۳، البقرة: ۲۸۱)

اچھا کمایا اور اس کا نقصان ہے جو برائی کمائی۔
ترجمہ کنز الایمان: جو نیکی کرے وہ اپنے
بھلے کو اور جو برائی کرے اپنے برے کو
اور تمہارا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

ترجمہ کنز الایمان: جس دن ہر جان نے جو
بھلا کام کیا حاضر پائے گی اور جو بُرا کام کیا
امید کرے گی کاش مجھ میں اور اس میں دور
کا فاصلہ ہوتا اور اللہ تمہیں اپنے عذاب سے
ڈراتا ہے اور اللہ بندوں پر مہربان ہے۔

ترجمہ کنز الایمان: اور ڈرو اس دن سے
جس میں اللہ کی طرف پھرو گے اور ہر جان
کو اس کی کمائی پوری بھردی جائے گی اور
ان پر ظلم نہ ہوگا۔

کہا جاتا ہے کہ ”یہ آیت سب سے آخر میں نازل ہوئی۔“

جزا و سزا سے متعلق نبوی فرامین اور اقوال صالحین

{ 1 } حضور نبی کریم، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ”بے شک جبریل علیہ السلام نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ جب تک

زندہ رہنا چاہتے ہیں رہیں بالآخر آپ نے رخصت ہونا ہے اور جس سے محبت کرنا چاہتے ہیں کریں کیونکہ آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں اور جو چاہیں عمل کریں

آپ کو اس کا بدلہ دیا جائے گا۔“ (۱)

نیکی پرانی نہیں ہوتی:

{ 2 } سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے

ارشاد فرمایا: ”نیکی پرانی نہیں ہوتی، گناہ بھلائے نہیں جاتے اور جزا دینے والے

کو کبھی موت نہیں آئے گی، جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔“ (۲)

جو بھلائی پائے وہ میری حمد بجالائے:

{ 3 } حدیثِ قدسی (۳) میں ہے، اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”اے

میرے بندو! یہ تمہارے اعمال ہیں جنہیں میں شمار کر رہا ہوں پھر تمہیں ان کے

مطابق پورا پورا بدلہ دوں گا تو جو بھلائی پائے وہ میری حمد بجالائے اور جو بھلائی کے

سوا (گناہ) پائے وہ اپنے آپ کو ملامت کرے۔“ (۴)

مردوں کو بُرا مت کہو (۵):

{ 4 } اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عَنْهَا سے مروی ہے،

..... المعجم الاوسط، الحديث: ۴۲۷۸، ج ۳، ص ۱۸۷.

..... الجامع الصغير للسيوطي، الحديث: ۳۱۹۹، ص ۱۹۲.

..... مفسر شہیر حَکِيمُ الْأُمَمَاتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْمَنَانِ فرماتے ہیں: ”جسے حضور نے رب تعالیٰ

کی نسبت سے اپنے الفاظ میں بیان فرمایا اسی کو حدیثِ قدسی کہتے ہیں۔“ (مراۃ المناجیح، ج ۱، ص ۱۸۰)

..... صحیح مسلم، کتاب البر والصلة، الحديث: ۲۵۷۷، ص ۱۳۹۳، ملتقطاً.

..... ”دعوتِ اسلامی“ کے اشاعتی ادارے ”مکتبہ المدینہ“ کی مطبوعہ 504 بقیہ اگلے صفحہ پر

کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اپنے مُردوں کو بُرا کہو نہ کہو کیونکہ وہ اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کو پہنچ چکے ہیں۔“ (۱)

غلام آقا سے بڑھ گیا:

{ 5 }..... منقول ہے کہ ایک غلام کو جنت کے درجات میں اس کے آقا سے بلند بقیہ حاشیہ..... صفحات پر مشتمل کتاب ”غیبت کی تباہ کاریاں“ کے صفحہ 191 پر سیدی شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ ”فوت شدہ مسلمان کی برائی“ کی مذمت پر ایک حدیث شریف نقل کرنے کے بعد صفحہ 192 پر فرماتے ہیں: ”معلوم ہوا فوت شدہ لوگوں کی بُرائی کرنا بھی غیبت ہے۔ بعض اوقات بڑا صبر آزما معاملہ ہوتا ہے۔ مثلاً ڈاکو، دہشت گرد، اپنے عزیز کے قاتل وغیرہ قتل کر دیئے جائیں یا انہیں پھانسی لگا دی جائے تو بعض اوقات لوگ غیبت کے گناہ میں پڑ ہی جاتے ہیں۔ اسی طرح خودکشی کرنے والے مسلمان کے بارے میں بلا اجازت شرعی یہ کہ دینا کہ ”فُلاں نے خودکشی کی“ یہ غیبت ہے یوں ہی نام و پہچان کے ساتھ کسی مسلمان کی خودکشی کی اخبار میں خبر بھی نہ لگائی جائے کہ اس سے مرنے والے کی غیبت بھی ہوتی اور اس کے ساتھ ساتھ مرحوم کے اہل و عیال کی عزت پر بھی بگاڑ لگتا ہے۔ ہاں اس انداز میں تذکرہ کیا کہ پڑھنے یا سننے والے خودکشی کرنے والے کو پہچان ہی نہ پائے کہ وہ کون تھا تو حرج نہیں مگر یہ ذہن میں رہے کہ نام نہ لیا مگر گواہوں، محلّہ، برادری، اوقات، خودکشی کا انداز وغیرہ بیان کرنے سے خودکشی کرنے والے کی شناخت ممکن ہے لہذا پہچان ہو جائے اس انداز میں تذکرہ بھی غیبت میں شمار ہوگا۔ مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان خودکشی کرنے سے اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا اس کی نماز جنازہ بھی ادا کی جائے گی، اس کیلئے دعائے مغفرت بھی کریں گے، مرنے والے مسلمان کو بُرائی سے یاد کرنے کی شریعت میں اجازت نہیں۔“ کچھ آگے نقل کرتے ہیں: حضرت علامہ محمد عبدالرؤف مَنَاولی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی لکھتے ہیں: ”مُردے کی غیبت زندے کی غیبت سے بدتر ہے، کیونکہ زندہ شخص سے مُعاف کروانا ممکن ہے جبکہ مُردہ سے مُعاف کروانا ممکن نہیں۔“

(فیضُ الْقَدِیرِ لِلْمُنَاولِی، ج ۱، ص ۵۶۲، تَحْتَ الْحَدِیث: ۸۵۲)

..... صحیح البخاری، کتاب الجنائز، الحدیث: ۱۳۹۳، ج ۱، ص ۴۷۰.

ارکھا جائے گا تو آقا عرض کرے گا: ”یا اللہ عزَّ وَّجَلَّ! یہ تو دُنیا میں میرا غلام تھا۔“
ارشاد ہوگا: ”میں نے اس کے عمل کا بدلہ دیا ہے۔“ (۱)

فرمان مشکل کشا:

{ 6 }..... امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم
ارشاد فرماتے ہیں: ”دُنیا عمل کا گھر ہے جس میں بدلہ نہیں اور آخرت بدلے کی جگہ
ہے جس میں عمل نہیں۔ لہذا عمل کے گھر دُنیا میں، جزا کے گھر آخرت کے لئے نیک
اعمال کرلو۔“ (۲)

اچھی نیتوں کا بدلہ:

{ 7 }..... حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”اللہ عزَّ وَّجَلَّ
اہل جنت سے فرمائے گا میری رحمت سے جنت میں داخل ہو جاؤ، اپنی اچھی نیتوں
کے بدلے اس میں ہمیشہ رہو اور اپنے اعمال کے اعتبار سے اس میں تقسیم ہو جاؤ۔“ (۳)
(مصنف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں) میں نے جزا و سزا پر یہ دلائل تنبیہ کے
لئے بیان کئے ہیں ورنہ یہ تو ہر عام و خاص کو معلوم ہے اور ایسی بات عام گنہگاروں
لوگوں سے بھی مخفی نہیں ہوتی۔



..... المعجم الاوسط، الحديث: ۷۳۵۶، ج ۵، ص ۲۸۸.

..... ایقاظ الہم شرح متن الحکم، ص ۱۲۶، مختصراً.

..... بریقة محمودیة فی شرح طریقة محمدیة، الباب الثانی، فصل الامل وهو العاشر،

الجزء ۳، ص ۷۱.

رضا و ناراضی، وعدہ

باب نمبر ۳:

و وعید کا بیان

بے شک اللہ عز و جل نے اپنی مشیت سے اپنی رضا و خوشنودی کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں اور ناراضی کو گناہوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔ اپنی رحمت سے فرمانبرداروں کو جنت میں داخل کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور اپنے عدل و حکمت سے گنہگاروں کو جہنم میں داخل کرنے کی وعید سنائی ہے۔ چنانچہ، اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنز الایمان: یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو حکم مانے اللہ اور اللہ کے رسول کا اللہ اسے باغوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں، ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہی ہے بڑی کامیابی اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اس کی کل حدوں سے بڑھ جائے اللہ اسے آگ میں داخل کرے گا جس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے خواری کا عذاب ہے۔

تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يَدْخُلْهُ جَنَّتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَ مَا يَدْخُلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝ (پ ۴، النساء: ۱۳، ۱۴)

جنت اور مغفرت کی طرف جلدی کرو:

اللہ عز و جل نے ایمان والوں کو مغفرت اور جنت کی طرف جلدی کرنے،

اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچانے، احکامات کو بجالانے اور نافرمانیوں سے خود کو بچانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ چنانچہ،

ارشاد ہوتا ہے:

وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ لَا أَعْدَتْ لِلْمُتَّقِينَ ۝۱۳۳ (پ ۴، ال عمران: ۱۳۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور دوڑو اپنے رب کی بخشش اور ایسی جنت کی طرف جس کی چوڑائی میں سب آسمان وزمین آجائیں پر ہیزگاروں کے لئے تیار رکھی ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝۲۸ (پ ۲۸، التحریم: ۶)

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتھر ہیں اس پر سخت کرے (طاہور) فرشتے مقرر رہیں جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔



باب نمبر ۴: عبادت گزاروں اور اطاعت شعاروں

پر انعام و اکرام کا بیان

فرامین باری تعالیٰ:

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

﴿۱﴾ مَن عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنْثِيَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ج (پ ۴، النحل: ۹۷)

ترجمہ کنز الایمان: جو اچھا کام کرے مرد ہو یا عورت اور ہو مسلمان تو ضرور ہم اسے اچھی زندگی چلائیں گے۔

﴿2﴾ وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتُخْلِفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَ لِيُبَيِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلِيُبَيِّدَ لَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا

(پ ۱۸، النور: ۵۵)

ترجمہ کنز الایمان: اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا جیسی ان سے پہلوں کو دی اور ضرور ان کے لئے جمادے گا ان کا وہ دین جو ان کے لئے پسند فرمایا ہے اور ضرور ان کے اگلے خوف کو امن سے بدل دے گا۔

﴿3﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَيَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِنْ سُندُسٍ وَاسْتَبْرَقٍ مُتَّكِئِينَ فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعَمَ الثَّوَابِ وَحَسُنَتْ مُرْتَفَقًا ۖ

(پ ۱۵، الکہف: ۳۱، ۳۰)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک جو ایمان لائے اور نیک کام کئے ہم ان کے نیک (اجر) ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں ان کے لئے بسنے کے باغ ہیں ان کے نیچے ندیاں بہیں وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز کپڑے کریب اور قتادیز کے پہنیں گے وہاں تختوں پر تکیہ لگائے کیا ہی اچھا ثواب اور جنت کیا ہی اچھی آرام کی جگہ۔

﴿4﴾ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَنُ وُدًّا ۖ

(پ ۱۶، مریم: ۹۶)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے غنقریب ان کے لئے رحمن محبت کر دے گا۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں اپنا محبوب بھی بنائے گا اور مومنین کا بھی۔“

احادیث مبارکہ و اقوال صالحین

ولی اللہ کی شان:

{ 1 }..... حضور نبی پاک، صاحبِ لؤلؤ لاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی میں اس سے اعلان جنگ کرتا ہوں اور بندہ میرا قرب سب سے زیادہ فرائض کے ذریعے حاصل کرتا ہے اور نوافل کے ذریعے مسلسل قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں۔ جب میں بندے کو محبوب بنا لیتا ہوں تو میں اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے۔ اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کرتا ہوں اور اگر پناہ مانگے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔“ (1)

حدیث کی وضاحت:

جو رضائے الہی کے لئے فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ بکثرت نفل عبادات بجالاتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی عظیم محبت سے سرفراز فرماتا ہے جس کی بدولت بندے کی تمام حرکات و سکنات میں قوتِ خداوندی کے انوار شامل ہو جاتے ہیں۔

..... صحیح البخاری، کتاب الرقاق، باب التواضع، الحدیث: ۶۵۰۲، ج ۴، ص ۲۴۸۔

رحمتِ الہی کے جلوے:

{ 2 } حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرکارِ دو جہاں، سرورِ ذیشان، مالک کون و مکان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”جب میرا بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہو جاتا ہوں اور اگر مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں دونوں ہاتھ پھیلانے کی مقدار اس سے قریب ہو جاتا ہوں (1) اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔“ (2)

حدیث کی وضاحت:

بندے کا رب عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہونا اس کا عبادت و اطاعت میں لگا رہنا ہے..... شارح بخاری فقیہ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَبَدِیْ اس کے تحت فرماتے ہیں: ”کسی کے قریب ہونے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس سے دور رہنا اس بناء پر یہ حدیث متشابہات میں سے ہے اور تاویل یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بندے پر خصوصی رحمت فرماتا ہے۔“ (نزہۃ القاری شرح بخاری، ج ۵، ص ۹۶۶) نیز حَکِیْمُ الْاُمَمَتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَبَدِیْ اس کے تحت فرماتے ہیں: ”یہ کلام تمثیلی طور پر ہے مطلب یہ ہے کہ اگر تم اخلاص کے ساتھ تھوڑے عمل کے ذریعے قربِ الہی حاصل کرو تو رب تعالیٰ اپنے کرم سے بہت زیادہ رحمت کے ساتھ تم سے قریب ہوگا۔ لہذا عمل کیے جاؤ تھوڑا بہت نہ دیکھو۔ (مزید ارشاد فرماتے ہیں) یہ کلام بطور مثال سمجھانے کے لیے ہے مطلب یہ ہے کہ تمہاری طلب سے ہماری رحمت سبقت لے گئی ہے، اگر ایسے معمولی اعمال کرو جن سے بدیر ہم تک پہنچ سکو تو ہم تم کو اپنے کرم سے بہت جلد اپنے دامنِ رحمت میں لے لیں گے اگر رب تعالیٰ سے قرب ہماری کوشش سے ہوتا تو قیامت تک ہم اس تک نہ پہنچ سکتے، اس تک رسائی اس کی رحمت سے ہے۔“ (مراۃ المناجیح، ج ۳، ص ۳۰۷)

..... صحیح البخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ ”و يحذرکم اللہ نفسہ“

الحديث: ۷۴۰، ص ۵۴۱.

اور ربَّ عَزَّوَجَلَّ کا بندے کے قریب ہونے سے مراد اس کا رحم و فضل فرمانا ہے۔
جنتی نعمتیں:

{ 3 } حدیث قدسی ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل میں ان کا خیال گزرا۔“ (1)

{ 4 } زبور شریف میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”اے ابن آدم! تو میری اطاعت و فرمانبرداری کر! میں تیرے دل کو تو نگری اور تیرے ہاتھوں کو رزق سے بھر دوں گا اور تیرے جسم کو صحت و تندرستی عطا فرما دوں گا۔“ (2)
دُنیا کو حکم ربانی:

{ 5 } اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُنیا کو یہ حکم ارشاد فرمایا ہے کہ ”اے دُنیا! جو میری عبادت کرے تو اس کی خدمت کر اور جو تیری خدمت کرے تو اس سے خدمت لیتی رہ۔“ (3)

{ 6 } حضرت سیدنا بشر بن حارث حافی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْکافی فرماتے ہیں: ”اہل خیر دُنیا و آخرت (کی تمام بھلائی) لے گئے۔“ (4)

طلبگارانِ آخرت کے خادم:

{ 7 } حضرت سیدنا یحییٰ بن معاذ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”دُنیا کے

..... صحیح البخاری، کتاب التفسیر، باب ”فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا خَفِيَ“ الحدیث: ۴۷۸۰، ج ۳، ص ۳۳۰.

..... حلیۃ الاولیاء، معاویۃ بن قرۃ، الحدیث: ۲۵۰۰، ج ۲، ص ۳۴۴، دون قولہ جسمک صحۃ.

..... روح البیان، پ ۲۷، الحدیث، ج ۹، ص ۳۷۳.

..... الزہد الکبیر للبیہقی، الجزء الرابع، من کتاب الزہد الکبیر، الحدیث: ۷۶۸، ص ۲۹۳.

طلبگاروں کی خدمت غلام کرتے ہیں جبکہ طلبگار ان آخرت کی خدمت آزاد لوگ کرتے ہیں۔“ (۱)

اے میرے بھائی! اگر تو چاہتا ہے کہ تجھے ایسی عزت ملے جو کبھی کم نہ ہو، ایسا اقتدار ملے جو کبھی ختم نہ ہو، ایسی آبرو ملے جو کبھی پامال نہ ہو اور ایسی بزرگی ملے جو کبھی پرانی نہ ہو تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کے لئے کمر بستہ ہو جا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان تمام چیزوں کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں رکھا ہے۔ جو اس کی اطاعت کرتا ہے وہ اسے عزت و بزرگی عطا فرماتا ہے اور وہ اپنے کئی اطاعت گزار بندوں کو شہوات کی غلامی سے آزاد فرما چکا ہے۔ ان کے دلوں کو فانی چیزوں کی محبت کی آلودگی سے پاکیزہ فرمادیا، ان کے ہاتھوں خوارق عادات کرامات کا ظہور فرمایا، انہیں غیب پر مطلع فرمایا (۲)، ان پر رحمت کا نزول فرما کر ان کی دُعاؤں کو قبولیت کا سہرا پہنایا تو لوگ ان کے انوار و تجلیات سے فیض یاب ہو کر ان کی پیروی کرنے لگے، حل مشکلات کے لئے بارگاہ الہی میں ان کا وسیلہ پیش کرنے لگے، ان کے صدقہ و طفیل اپنی آفتوں اور مصیبتوں کے ٹلنے کا سوال کرنے لگے، ان کی

..... الرسالة القشيرية، باب الحرية، ص ۲۵۵.

..... شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی منفرد تصنیف ”کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب“ میں نقل فرماتے ہیں: ”اولیائے کرام نَفَعَنَا اللہُ تَعَالٰی بِرَکَاتِہِمُ فِی الدَّارِیْنِ (اللہ عَزَّوَجَلَّ دونوں جہاں میں ان کی برکتوں سے ہمیں مالا مال کرے) کو بھی کچھ علوم غیب ملتے ہیں مگر بوساطت رُسل عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام (یعنی رسولوں کے ذریعے) معترکہ (نامی باطل فرقہ) حَذَلْہُمْ اللہُ تَعَالٰی (اللہ تعالیٰ ان کو غارت کرے) کہ صرف رسولوں کے لئے اطلاع غیب مانتے اور اولیائے کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کے علوم غیب کا اصلاً (بالکل) حصہ نہیں مانتے گمراہ مبتدع (بدعتی) ہیں۔“ (کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۴۶)

قدم گا ہوں سے سفارش طلب کرنے لگے اور ان کے مزارات کی مٹی سے برکت حاصل کرنے لگے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں عظمت و شان سے نوازا، ان کے دلوں کو اپنے نور سے مَنُو فرمایا اور اپنی خالص محبت و معرفت سے لبریز کیا، انہیں تنہائیوں میں اپنے ذکر سے تسکین بخشی تو وہ لوگوں سے بے پرواہ ہو گئے، جنتِ نعیم میں ان کے لئے ہمیشہ رہنے والی نعمتیں تیار فرمائیں، ان سے اپنے دیدار کا وعدہ فرمایا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ان سے راضی ہونا سب سے بڑا انعام ہے۔ اللہ جلَّ شانہ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿۵۷﴾ ترجمہ کنز الایمان: یہی بڑی کامیابی ہے۔

(پ ۲۵، الدخان: ۵۷)

ایک مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

لِيَسِّرْ لِهٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعِبَادُوْنَ ﴿۶۱﴾ ترجمہ کنز الایمان: ایسی ہی بات کے لئے

کامیوں کو کام کرنا چاہیے۔

(پ ۲۳، الصُّفُّ: ۶۱)



{..... علم سیکھنے سے آتا ہے}

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور و فکر سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔“

(المعجم الكبير، ج ۱۹، ص ۵۱۱، الحدیث: ۷۳۱۲)

باب نمبر ۵: گناہوں کی ہلاکت خیزیاں

اس باب میں گناہوں کی دنیوی اور اخروی سزائیں مثلاً تباہی و بربادی، ذلت و رسوائی وغیرہ بیان کی جائیں گی۔ چنانچہ،
قرآن پاک میں بیان کی گئی سزائیں:

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ کنزالایمان: بے شک جو اپنے رب کے حضور مجرم ہو کر آئے تو ضرور اس کے لئے جہنم ہے جس میں نہ مرے نہ جئے۔

إِنَّهُ مَنْ يَأْتِ رَبَّهُ مُجْرِمًا فَإِنَّ لَهُ جَهَنَّمَ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ﴿٣٦﴾ (پ ۱۶، طہ: ۷۴)

ترجمہ کنزالایمان: یا یہ سمجھے ہوئے ہیں وہ جو برے کام کرتے ہیں کہ ہم سے کہیں نکل جائیں گے کیا ہی برا حکم لگاتے ہیں۔

أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ يَسْبِقُونَا ۚ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ﴿٤٠﴾ (پ ۲۰، العنکبوت: ۴)

”يَسْبِقُونَا“ سے مراد عاجز کر کے بچ نکلنا ہے۔

ترجمہ کنزالایمان: اور جو حکم نہ مانے اللہ اور اس کے رسول کا وہ بے شک صریح گمراہی بہکا۔

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا ﴿٣٦﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۳۶)

احادیث میں بیان کردہ سزائیں

ایمان کی کمزوری:

{ 1 } حضور نبی مکرم، نُوْرُجُمْہُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

”زانی زنا کرتے وقت، چور چوری کرتے وقت اور شرابی شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا۔“ (۱) (اس میں کمالِ ایمان یا نورِ ایمان کی نفی ہے)

دل کی سیاہی:

{ 2 } حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی انسان گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر ایک سیاہ نکتہ لگ جاتا ہے پھر اگر وہ توبہ کر لے تو دل صاف ہو جاتا ہے لیکن اگر وہ گناہ کرتا رہے تو وہ نکتہ پھیلتا رہتا ہے یہاں تک کہ سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان: کَلَّا بَلْ تُكْذِبُوْنَ اَنْفُسَکُمْ مَّا کَانُوْا یَکْسِبُوْنَ ﴿۳۰﴾ (پ ۳۰، المطففین: ۱۴) ترجمہ کنز الایمان: کوئی نہیں بلکہ ان کے دلوں پر زنگ چڑھا دیا ہے ان کی کمائیوں نے۔ سے یہی مراد ہے۔“ (۲)

دل کی سختی:

{ 3 } سَيِّدُ الْمُبَلَّغِیْنَ، رَحْمَةُ الْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”گناہوں کی کثرت سے دل سخت ہو جاتا ہے۔“ (۳)

رزق میں تنگی:

{ 4 } سرکارِ مدینہ، قرا قلب و سینہ، باعِثِ زُرُوْلِ سَکِیْنہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”گناہوں کی وجہ سے بندہ ملنے والے رزق سے

..... صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان..... الخ، الحدیث: ۵۷، ص ۴۸.

..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی معالجة..... الخ، فصل فی الطبع علی القلب،

الحدیث: ۷۲۰۷، ج ۵، ص ۴۴۱، بتغییرِ قلیل.

..... فردوس الاخبار بمأثور الخطاب، الحدیث: ۶۳۵۹، ج ۴، ص ۱۱۵، مفہوماً.

(۱) ”محروم کر دیا جاتا ہے۔“

سب سے پہلا نافرمان:

{ 5 }..... اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَی نَبِیْنَاوَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی: ”اے موسیٰ! میری مخلوق میں سب سے پہلے مرنے (یعنی تباہ و برباد ہونے) والا ابلیس ہے کیونکہ سب سے پہلے اسی نے میری نافرمانی کی اور جو میری نافرمانی کرتا ہے میں اسے مردہ لکھ دیتا ہوں۔“ (2)

عزت اور ذلت:

{ 6 }..... حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”بندے اطاعت الہی جیسی عزت نہیں پاسکتے اور مَعْصِیَت جیسی ذلت نہیں اٹھا سکتے اور بندہ مومن کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اتنی مدد کافی ہے کہ وہ اپنے دشمن کو گناہوں میں مبتلا دیکھے۔“ (3)

دل مردہ ہو جاتا ہے:

{ 7 }..... حضرت سیدنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”گناہ یہ گناہ کئے جانے سے دل مردہ ہو جاتا ہے۔“ (4)

{ 8 }..... ایک بزرگ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”اگر تو یہ جانتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے کہ وہ تجھے دیکھ رہا ہے تو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نظر (یعنی اس

.....المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث ثوبان، الحدیث: ۱، ۲۲۵۰، ج ۸، ص ۳۳۵.

.....الزواج عن اقتراح الکبائر، مقدمة المؤلف، خاتمه، ج ۱، ص ۲۷، مفہوماً.

.....حلیۃ الاولیاء، الرقم ۱۷۰ سعید بن مسیب، الحدیث: ۱۸۸۳، ج ۲، ص ۱۸۷.

.....حلیۃ الاولیاء، الرقم ۱۹۹، محمد بن واسع، الحدیث: ۲۷۱۴، ج ۲، ص ۳۹۸.

رہا تو تُو کافر ہے۔“ (۱)

عبادت کی لذت سے محروم:

{ 9 }..... حضرت سیدنا وہیب بن ورد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا: ”کیا اللہ عزوجل کا نافرمان عبادت کی لذت پاسکتا ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”نہیں! بلکہ جو گناہ کا پختہ ارادہ کرتا ہے وہ بھی عبادت کی لذت سے محروم رہتا ہے۔“ (۲)

کفر کے قاصد:

{ 10 }..... سلف صالحین رحمہم اللہ التَّائِبِينَ فرمایا کرتے تھے کہ ”گناہ کفر کے قاصد ہیں۔“ (۳)

خلاصہ کلام:

حاصل کلام یہ ہے کہ اللہ عزوجل کی نظر رحمت سے محروم ہونے اور اس کے ناراض ہونے کی علامت یہ ہے کہ بندہ گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ گناہوں پر اصرار کرنے والا اللہ عزوجل کی ناراضی مول لیتا ہے، وہ شیطان کا یار ہوتا ہے اور اہل ایمان اس سے بیزار ہوتے ہیں۔

اے میرے بھائی! اللہ عزوجل کی نافرمانی کر کے اس کی ناراضی اور اس کے عذاب کا حقدار نہ بن جب تیرا نفس تجھے گناہوں کی طرف بلائے تو تُو اسے یاد

..... المقصد الاسنی فی شرح معانی اسماء الحسنی للغزالی، ص ۱۲ مفہوماً.

..... صفة الصفوة، وہیب بن الورد، ج ۱، الجزء الثانی، ص ۱۴۹.

..... الزواجر عن اقتراف الكبائر، خاتمة فی تحذیر من جملة..... الخ، ج ۱، ص ۲۸.

وَلَا كَلَّمَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ تیرے معاملات سے باخبر اور تجھے دیکھ رہا ہے اور اس کے درد کو ناک عذاب اور بڑے عقاب سے اسے ڈرا جس کی اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ نے نافرمانوں کو وعید سنائی ہے اور اگر عذاب و عقاب نہ بھی ہو تو کیا یہ کم ہے کہ بندہ گناہوں کی وجہ سے سابقین کو ملنے والے بلند مراتب اور نیکیوں کو عطا کئے جانے والے ثواب سے محروم رہتا ہے اور کیوں نہ ہو کہ گناہوں میں رُسوائی، دوزخ کا عذاب، جَبَّار و قہَّار عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور اس کا ایسا غضب ہے جس کے آگے تمام زمین و آسمان والے قائم نہ رہ سکیں۔ ہم اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

باب نمبر 6: عبادت و اطاعت کا بیان کامل مومن کی ایک نشانی:

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لیبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو نیکی پر خوش اور برائی پر غمگین ہوتا ہے، وہ (کامل) مومن ہے۔“ (1)

درسِ حدیث:

پیارے اسلامی بھائی! جب تجھے اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اپنی عبادت کی توفیق عطا فرمائے تو تو بہت خوش ہو۔ اور اس ربِّ لم یزل عَزَّوَجَلَّ کا بہت شکر بجالا جس نے اپنی عبادت کی وجہ سے تجھے عزت بخشی اور اس کے لئے تجھے چن لیا۔ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کیا کر کہ جن نیک اعمال کو بجالانے کی اس نے تجھے توفیق دی ہے انہیں اپنے فضل سے قبول بھی فرمائے۔

.....المستدرک، کتاب الایمان، باب لیس المومن..... الخ، الحدیث: ۳۶، ج ۱، ص ۱۶۳.

عمل مقبول کم نہیں ہوتا:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں: ”عمل کرنے سے زیادہ اس کے قبول ہو جانے کی سعی کرو کیونکہ عمل مقبول کم نہیں ہوتا۔“ (۱)

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ عزوجل کی عبادات بجالانے کے معاملے میں ہمیشہ اپنی سستی اور کوتاہی کا اعتراف کرو اگرچہ اس میں تمہاری جدوجہد زیادہ ہو کیونکہ اللہ عزوجل کا حق تم پر بہت بڑا ہے۔ اس نے تمہیں عدم سے وجود بخشا اور تم پر نعمتوں کی بارشیں برسائیں تم پر اپنا فضل و کرم فرمایا، اس کی عطا کردہ قوت و طاقت سے ہی تم اس کی اطاعت کرتے ہو اور اسی کی دی ہوئی توفیق اور رحمت سے اس کی عبادت بجاتے ہو۔

تم پر ضروری ہے کہ جن کاموں سے اللہ عزوجل نے منع فرمایا ہے ان کا ارتکاب کر کے اپنے دامن ایمان کو داغ دار اور دل کو سیاہ نہ کرو اور جب بھی کوئی گناہ ہو جائے تو جلدی سے توبہ کر لو اور اچھی توبہ کرو، خوب ندامت کا اظہار اور کثرت سے استغفار کرو اللہ عزوجل سے ہمیشہ ڈرتے رہو کیونکہ مومن ہر وقت اللہ عزوجل کے خوف سے لرزتا رہتا ہے اگرچہ مخلص ہو کر اچھے طریقے سے طاعت و عبادت بجالاتا ہو۔ تم جانتے ہو کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے معصوم اور اولیاء عظام رحمہم اللہ السلام کے محفوظ ہونے کے باوجود بھی ان کے خوفِ خدا اور خشیت کا کیا عالم ہوا کرتا، وہ نیکیاں کرتے اور گناہوں سے بچتے تھے۔

اے بندے! تجھے اس معاملے میں زیادہ ڈرنا اور پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ

.....تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ۴۹۳۳ علی بن ابی طالب، ج ۴۲، ص ۵۱۱ ملخصاً.

انبیاء کرام و اولیاء عظام عَلَیْهِمُ السَّلَام رحمۃ خداوندی کی وسعت کو تجھ سے زیادہ جانتے تھے، تجھ سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حسن ظن رکھتے تھے، اس کے غفو و کرم کی طلب میں تجھ سے زیادہ سچے تھے اور اس کے فضل و کرم کے تجھ سے زیادہ امیدوار تھے۔ لہذا تو ان کی پیروی کر نجات اور سلامتی پائے گا، ان کے راستے کی اتباع کر کامیاب ہو جائے گا اور نفع پائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ لے لے کیونکہ جو اس کی پناہ لیتا ہے وہ سیدھی راہ کی ہدایت پاتا ہے۔



باب نمبر 7: عبادت کی رکاوٹیں اور اُن کا حل

چونکہ دُنیا کی بنیاد مصیبتوں اور آفتوں پر رکھی گئی ہے، میلی کچیلی چیزوں سے اسے گوندھا گیا ہے، مصروفیات اور غفلتوں سے اسے بھر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے اطاعت و عبادت کی رکاوٹیں زیادہ ہو گئیں اور معصیت پر آمادہ کرنے والے عوامل کی تعداد میں بھی کافی حد تک اضافہ ہو گیا۔ تاہم بنیادی طور پر انہیں چار چیزوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے: (۱)..... جہالت (۲)..... ایمان کی کمزوری (۳)..... لمبی امیدیں اور (۴)..... حرام اور مشتبہ چیزوں کا کھالینا۔

ہم اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان چاروں میں سے ہر ایک پر مختصر مگر جامع گفتگو کرتے ہوئے ان کی مذمت بیان کریں گے پھر ان سے باز رہنے اور خلاصی پانے کا طریقہ بتائیں گے۔

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْق۔



باب نمبر ۸: پھلی رکاوٹ اور اس کا حل

دُنیا ملعون ہے:

جہالت ہر بُرائی کی جڑ اور ہر نقصان کا سبب ہے۔ جہالت اور جاہلوں کے بارے میں سرکارِ مدینہ، قرآنِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: ”دنیا لعنتی ہے اور جو اس میں ہے وہ لعنتی ہے سوائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر، عالم اور طالبِ علم کے (۱)۔“ (۲)

جہالت کی تخلیق کا واقعہ:

مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جہالت کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا: ”آگے آ۔“ تو وہ پیچھے چلی گئی۔ پھر فرمایا: ”پیچھے جا۔“ تو وہ آگے آگئی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”مجھے اپنی عزت و جلال کی قسم! تو مجھے مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسند ہے،..... مفسرِ شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رَحْمَةُ الْمَنَانِ فرماتے ہیں: ”جو چیز اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے غافل کر دے وہ دُنیا ہے۔ یا جو اللہ و رسول (عَزَّوَجَلَّ و صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی ناراضی کا سبب ہو وہ دُنیا ہے۔ بال بچوں کی پرورش، غذا، لباس، گھر وغیرہ حاصل کرنا سنتِ انبیاءِ کرام (عَلِیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) ہے یہ دُنیا نہیں۔ اس معنی سے واقعی دُنیا اور دُنیا دالی چیزیں لعنتی ہیں۔ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے ذکر سے مراد ساری عبادات ہیں یعنی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا ذکر، اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے محبوب بندے علماء، طلباء اگرچہ دُنیا میں ہیں مگر دُنیا نہیں ہیں۔ یہ تو اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے محبوب ہیں۔ حدیثِ شریف میں ہے کہ اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کا ذکر ہر عبادت ہر سعادت کا سر ہے جیسے بدن کے لئے جانِ ضروری ہے۔ ایسے ہی مومن کے لئے ذکرُ اللہ لازمی ہے۔ ذکرُ اللہ دُنیا کا بقاء آسمان و زمین کا قیام ہے (ملاقات) جب ذکرِین فنا ہو جائیں گے تو قیامت آ جاوے گی۔“

(مراۃ المناجیح، ج ۷، ص ۱۷، ملخصاً)

..... سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب مثل الدنیا، الحدیث: ۴۱۱۲، ج ۴، ص ۴۲۸۔

(۱) میں ضرور تجھے اپنی مخلوق کے بدترین لوگوں میں رکھوں گا۔“

جہالت بھی دشمن ہے:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ”جہالت سے بڑا آدمی کا کوئی دشمن نہیں۔ آدمی جس چیز سے جاہل ہوتا ہے اس کا دشمن بن جاتا ہے۔“

جہالت کی مذمت دلائل عقلیہ و نقلیہ سے ثابت ہے جو کسی پر مخفی نہیں۔ جاہل نہ چاہتے ہوئے بھی عبادات چھوڑ دیتا اور گناہ کر بیٹھتا ہے۔ کیونکہ اسے ان عبادات کا علم نہیں ہوتا جنہیں بجالانے کا اللہ عز و جل نے اسے حکم ارشاد فرمایا ہے اور معصیت سے بھی بے خبر ہوتا ہے جس سے اجتناب کا اسے حکم ہوتا ہے۔

اس رکاوٹ کا حل:

جاہل علم کی روشنی سے جہالت کی تاریکیوں سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ اللہ عز و جل شیخ علی بن ابوبکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے انہوں نے کیا خوب فرمایا:

الْجَهْلُ نَارٌ لِدِينِ الْمَرْءِ يُحْرِقُهُ
وَالْعِلْمُ مَاءٌ لِّتِلْكَ النَّارِ يُطْفِئُهَا

ترجمہ: جہالت ایسی آگ ہے جو آدمی کے دین کو جلا ڈالتی ہے اور علم ایسا پانی ہے جو

اس آگ کو بجھا دیتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائی! تم پر بہت وسیع علم حاصل کرنا ضروری نہیں بلکہ جتنا

اللہ عزَّ وَّجَلَّ نے تم پر فرض فرمایا ہے اتنا علم حاصل کرو، وہ علوم جن سے ایمان کی تکمیل ہوتی ہے، جن کے ذریعے فرائض کی ادائیگی اور حرام سے بچنے کا طریقہ معلوم ہوتا ہے، جن کی فوری ضرورت ہے انہیں فی الفور حاصل کرنا ضروری ہے اور جن کی فوری ضرورت نہیں ان میں تاخیر کی گنجائش ہے۔

کتنے علم کی ضرورت ہے:

حضرت سیدنا مالک بن دینار علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْغَفَّارِ فرمایا کرتے تھے: ”جو صرف اپنی اصلاح کے لئے علم حاصل کرے اسے تھوڑا علم بھی کافی ہے اور جو لوگوں کی بھی اصلاح چاہے تو لوگوں کی ضروریات تو بہت زیادہ ہیں۔“ (۱)



باب نمبر ۹: دوسری رکاوٹ اور اس کا حل

ایمان کی کمزوری ایک بڑی آفت اور مذموم خصلت ہے جس سے بہت سی برائیاں جنم لیتی ہیں۔ مثلاً علم پر عمل نہ کرنا، اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ (یعنی نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا) ترک کر دینا، مغفرت کے لئے کوئی کوشش کئے بغیر اس کی اُمید لگائے رکھنا، مال و دولت کے حصول کے لئے کوشاں رہنا، مخلوق کا خوف اور دیگر بہت سی بد خصلتیں ایمان کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہیں۔ بندہ اپنے ایمان کے مطابق ہی احکام کی بجا آوری اور گناہوں سے پرہیز کرتا ہے۔ ایمان کمزور ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ بندہ نیکیوں کو ترک کر کے گناہوں میں مصروف ہو جاتا ہے۔ پس ہر مسلمان کو چاہئے کہ اپنے ایمان کی تقویت کے لئے کوشاں رہے۔

..... الزہد للامام احمد بن حنبل، زہد محمد بن سیرین، الحديث: ۱۸۸۵، ص ۳۲۶۔

تین اُمور سے ایمان کو تقویت ملتی ہے: (۱)..... وعدہ و وعید اور احوال آخرت پر مشتمل آیات اور احادیث میں غور و فکر کرنے، انبیاء کرام علیہم السّلام کے حالات و معجزات اور دُشمنوں پر ان کی فتح کے واقعات اور دُنیا سے بے رغبتی اور آخرت میں رغبت رکھنے کے حوالے سے بزرگان دین کے واقعات کو سننے، پڑھنے سے (۲)..... آسمانوں اور زمین کی سلطنت اور ان میں موجود عجیب و غریب نشانیوں اور نئی نئی مصنوعات کا نگاہِ بصیرت و جستجو سے مشاہدہ کرنے سے اور (۳)..... نیک اعمال پر مضبوطی سے کار بند رہنے، برائیوں اور نافرمانیوں سے اجتناب کرنے سے۔ کیونکہ ایمان قول اور عمل کے مجموعہ کا نام ہے، اطاعت سے بڑھتا، معصیت سے گھٹتا ہے^(۱)۔

بیان کردہ تمام اُمور ایمان کو تقویت اور یقین کو پختگی بخشتے ہیں۔



..... دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اول صفحہ 173 پر صدر الشریعہ، بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: ”اصل ایمان صرف تصدیق کا نام ہے، اعمال بدن تواصلاً جزو ایمان نہیں۔“ اور صفحہ 180 پر فرماتے ہیں: ”ایمان قابلِ زیادتی و نقصان نہیں، اس لئے کہ کمی بیشی اس میں ہوتی ہے جو مقدار یعنی لمبائی، چوڑائی، موٹائی یا گنتی رکھتا ہو اور ایمان تصدیق ہے اور تصدیق، کیف یعنی ایک حالتِ اذعان ہے۔ بعض آیات میں ایمان کا زیادہ ہونا جو فرمایا ہے اس سے مراد مُؤْمِنٌ بِہِ وَ مُصَدِّقٌ بِہِ ہے، یعنی جس پر ایمان لایا گیا اور جس کی تصدیق کی گئی کہ زمانہ نزول قرآن میں اس کی کوئی حد معین نہ تھی، بلکہ احکام نازل ہوتے رہتے اور جو حکم نازل ہوتا اس پر ایمان لازم ہوتا، نہ کہ خود نفسِ ایمان بڑھ گھٹ جاتا ہو، البتہ ایمان قابلِ شدت و ضعف ہے کہ یہ کیف کے عوارض سے ہیں۔“

باب نمبر 10: تیسری رکاوٹ اور اس کا حل

لمبی امیدوں کی مذمت:

لمبی اُمیدیں باندھنا بہت بری خصلت ہے بلکہ یہ تو وہ چیز ہے جو بندے کو آخرت برباد اور دُنیا آباد کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔

ہلاکت کی وجہ:

حضور نبی پاک، صاحبِ لُولاک، سیّاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اس اُمت کے پہلے لوگ دُنیا سے بے رغبتی اور چھوٹی امیدوں کی وجہ سے نجات پائیں گے اور بعد میں آنے والے دُنیا کی حرص اور لمبی امیدوں کے سبب ہلاک ہو جائیں گے۔“ (1)

شقاوت و بدبختی:

حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”چار چیزیں بدبختی سے ہیں: آنکھوں کی خشکی (یعنی خوفِ خدا سے نہ رونا)، دل کی سختی، لالچ اور لمبی اُمیدیں۔“ (2)

لمبی اُمیدوں سے پناہ:

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس طرح دُعائے مانگا کرتے تھے: ”اللّٰهُمَّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ کُلِّ اَمَلٍ یُّلْهِیْنِی“

..... موسوعۃ لابن ابی الدنیا، کتاب الیقین، الحدیث: ۳، ج ۱، ص ۱۹ بتغییرِ قلیل۔

..... الترغیب والترہیب، کتاب التوبۃ، باب الترغیب فی ذکر الموت، الحدیث: ۱۳، ج ۴، ص ۱۲۰۔

(یعنی: اے اللہ عزَّوَجَلَّ! میں ہر غافل کر دینے والی امید سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ (۱)

فکرِ آخرت نہ ہونے کا ایک سبب:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ارشاد فرماتے ہیں: ”مجھے تم پر سب سے زیادہ ڈر نفس کی پیروی اور لمبی امیدوں کا ہے۔ کیونکہ اتباعِ نفس حق سے روکتی اور لمبی امیدیں آخرت سے غافل کر دیتی ہیں۔“ (۲)

بُرے اعمال کا سبب:

حدیثِ پاک میں ہے: ”جس کی امیدیں لمبی ہوتی ہیں اس کے عمل بُرے ہوتے ہیں۔“ (۳)

طولِ اَمَل کی وجہ سے جنم لینے والی خرابیاں:

دُنیا میں طویل عرصے تک زندہ رہنے کی امید کو طولِ اَمَل (یعنی لمبی امید) سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ یہ جس میں پائی جاتی ہے اس کے نہایت بے وقوف اور احمق ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔ کیونکہ وہ یقین کو چھوڑ کر وہم پر اعتماد کر لیتا ہے حالانکہ اگر شام کے وقت اس سے پوچھا جائے کہ ”کیا تجھے یقین ہے کہ تو صبح تک زندہ رہے گا؟“ یا صبح کے وقت پوچھا جائے کہ ”کیا تجھے شام تک زندہ رہنے کا یقین ہے؟“ تو ضرور اس کا جواب نفی میں ہوگا اس کے باوجود وہ دُنیا کے لئے ایسے کوشش کرتا ہے جیسے اسے مرنا ہی نہیں۔ یہاں تک کہ اگر اسے کہہ دیا جائے کہ تم دُنیا میں ہمیشہ رہو گے

.....الموسوعة لابن ابی الدنيا، کتاب قصر الامل، الحديث: ۴۶، ج ۳، ص ۳۱۲.

.....الموسوعة لابن ابی الدنيا، کتاب قصر الامل، الحديث: ۴۳، ج ۳، ص ۳۰۴.

.....جامع الترمذی، ابواب الزهد، باب (۲۲)، الحديث: ۲۳۳۷، ج ۴، ص ۱۴۸.

تب بھی وہ اپنی اس حرص میں اضافہ کی گنجائش نہیں پائے گا۔ پس جس کی یہ حالت ہوگی اس سے بڑا حتم کون ہو سکتا ہے۔ نیز لمبی امیدیں ان تمام بری عادتوں اور برے کاموں کی بنیاد ہیں جو بندے کو اللہ عزَّ وَّجَلَّ کی اطاعت و فرمانبرداری سے روک کر معصیت و نافرمانی میں دھکیل دیتے ہیں۔ جیسے لالچ، بخل اور تنگ دستی کا خوف۔

دُنیا کی محبت:

لمبی اُمیدوں کی بڑی خرابیوں میں سے ایک خرابی یہ بھی ہے کہ اس کی وجہ سے بندہ دُنیا سے محبت کرتا ہے، اسے بنانے اور اس کا ساز و سامان جمع کرنے کی کوشش میں اپنا قیمتی وقت برباد کرنے لگتا ہے۔ حالانکہ اللہ عزَّ وَّجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لیبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ”مجھے دُنیا کو ویران کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے اس لئے جو اس کو آباد کرے گا وہ مجھ سے نہیں (یعنی میرے طریقے پر نہیں)۔“ (۱)

اَعْمَالِ خیر میں ٹال مٹول کرنا:

لمبی اُمیدوں سے پیدا ہونے والی خرابیوں میں سے ایک خرابی ٹال مٹول کرنا بھی ہے، یہ ایسی بانجھ خصلت ہے جو کوئی نیکی نہیں کرنے دیتی۔ کہا جاتا ہے کہ ”جہنمیوں کی زیادہ تر چیخ و پکار ٹال مٹول کی وجہ سے ہوگی۔“ ٹال مٹول کرنے والا شخص طاعات بجالانے میں سستی دکھاتا اور گناہوں سے توبہ کرنے میں تاخیر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اسی حالت میں اسے موت آدبوچتی ہے۔ قرآنِ حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

.....الترغیب والترہیب، کتاب التوبة والزهد، الحديث: ۶۰، ج ۴، ص ۸۶، بدون قولہ

فمن عمرها..... الخ.

فَيَقُولُ رَبِّ لَوْلَا اٰخِرَتِيْٓ اِلٰى
اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصْدَقْ وَاَكُنْ
مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝۱۰

(پ ۲۸، المنافقون: ۱۰)

اس سے کہا جائے گا:

وَلَنْ يُؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ
اَجَلُهَا ۝ (پ ۲۸، المنافقون: ۱۱)

ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے:

اَوَلَمْ نَعْبَدْكُم مَّا يَتَذَكَّرْ فِيْهِ مَن
تَذَكَّرْ وَاَجَآءَكُمُ التَّزْوِيْرُ فَذُوْقُوْا
فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِّنْ نّٰصِيْرٍ ۝۳۷

(پ ۲۲، فاطر: ۳۷)

ترجمہ کنز الایمان: پھر کہنے لگے اے میرے
رب تو نے مجھے تھوڑی مدت تک کیوں
مہلت نہ دی کہ میں صدقہ دیتا اور نیکیوں
میں ہوتا۔

ترجمہ کنز الایمان: اور ہرگز اللہ کسی جان کو
مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آجائے۔

ترجمہ کنز الایمان: اور کیا ہم نے تمہیں وہ عمر
نہ دی تھی جس میں سمجھ لیتا جسے سمجھنا ہوتا اور
ڈر سنانے والا تمہارے پاس تشریف لایا تھا
تو اب چکھو کہ ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

پھر وہ دُنیا سے ایسی حسرت و ندامت لے کر جاتا ہے جس کی کوئی انتہا نہیں۔

طول اَمَل کا علاج:

اے بھائی! اپنی اُمیدیں کم کر دے، موت کو نگاہوں کے سامنے رکھ اور لمبی
امیدوں کو پس پشت ڈال دے۔ لذتوں کا خاتمہ کرنے اور جماعتوں کو جدا جدا کر
ڈالنے والی موت کو یاد کر کے امیدیں کم کرنے پر مدد حاصل کر، اپنے ان رشتہ داروں
اور واقف کاروں کو یاد کر جو تیرے سامنے موت کا شکار ہو گئے، موت بہت قریب

ہے، نگاہوں سے اوجھل ہے، اس کا انتظار کیا جاتا ہے، موت کے کسی بھی وقت اچانک
آجانے کے خوف سے ہر وقت اس کی تیاری میں لگا رہ۔

حضور نبیِ نجیب دان، سرورِ فِیْشان، مالکِ کون و مکان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (امت کی تعلیم کے لئے) ارشاد فرمایا کرتے تھے: ”قسم ہے اس ذات کی جس

کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! میں پلکیں اٹھاتا ہوں تو یہ گمان کرتا ہوں کہ شاید انہیں جھکانے سے پہلے مجھے موت آجائے اور جب کھانے کا لقمہ لیتا ہوں تو خیال کرتا ہوں کہ شاید اسے نگلنے سے پہلے موت سے ہمکنار ہو جاؤں۔“ (۱)

اور کبھی جب حضور پر نور، شافعِ یومِ النشور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تَیْمَم کے لئے دیوار پر ہاتھ مارتے تو عرض کی جاتی: ”یَا رَسُولَ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ کے قریب میں پانی موجود ہے۔“ تو ارشاد فرماتے: ”میں نہیں جانتا کہ اس تک پہنچ سکوں گا یا نہیں۔“ (۲)

امیر المومنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یہ شعر پڑھا کرتے تھے:
کُلُّ اَمْرِئٍ مُّصْبِحٌ فِیْ اَہْلِہٖ وَالْمَوْتُ اَدْنٰی مِنْ شِرَاکِ نَعْلِہٖ
ترجمہ: ہر شخص اپنے گھروالوں میں اس حال میں صبح کرتا ہے کہ موت اس کے جوتے کے تسمے سے زیادہ اس کے قریب ہوتی ہے۔ (۳)

امام غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی کا فرمانِ عالی:

حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ”جان لو! بے شک موت کسی مخصوص وقت، مخصوص حالت اور مخصوص عمر میں نہیں آتی، وہ ضرور آکر رہے گی۔ پس دنیا کے لئے تیار رہنے سے موت کے لئے

..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزہد، الحدیث: ۱۰۵۶۴، ج ۷، ص ۳۵۵.

..... المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۲۹۸۷، ج ۱۲، ص ۱۸۴.

..... احیاء علوم الدین، کتاب آداب السماع والوجد، بیان الدلیل علی..... الخ، ج ۲، ص ۳۳۸.

(۱) ”تیار رہنا بہتر ہے۔“



باب نمبر ۱۱: چوتھی رکاوٹ اور اس کا حل

حرام اور مشتبہ چیزیں کھانا ایک ایسا عمل ہے جو لامحالہ بندے کو اطاعتِ الہی سے پھیر کر مَعْصِیَت کی راستے پر گامزن کر دیتا ہے۔ چنانچہ،

حلال کی برکت اور حرام کی نحوست:

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو حلال رزق کھاتا ہے نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے اعضاء اطاعت کرتے ہیں اور جو حرام کھاتا ہے، نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے اعضاء گناہ ہی کرتے ہیں۔“ (۲)

ایک روایت میں ہے کہ ”جو چاہے کھا اسی جیسے عمل کرے گا (یعنی حلال طاعت پر ابھارتا ہے تو حرام برائی کی دعوت دیتا ہے)۔“ (۳)

ایک عارف فرماتے ہیں: ”لوگوں کا بغیر تحقیق و تفتیش کے ایک لقمہ کھانا نہیں حق سے محروم اور دائرۂ ولایت سے خارج کر دیتا ہے۔“

مشتبہ اور حرام کھانے والا اگر عبادت کرے بھی تو قبول نہیں ہوتی کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

.....بدایۃ الہدایۃ للغزالی، آداب النوم، ص ۱۰۔

.....المدخل، ج، ص ۱۲، مفہوماً۔

.....النصیحة الکافیۃ، النصیحة للہ، الفرع الرابع الباطل، ص ۱۳۔

إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللَّهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿۲۷﴾

(پ ۶، المائدہ: ۲۷) ہے جسے ڈر ہے۔

حدیث مبارک میں ہے کہ ”اللہ عزوجل پاک ہے اور پاک ہی کو قبول فرماتا ہے۔“ (۱)

اے بھائی! حرام کھانے سے بچ کیونکہ حرام سے بچنا فرض ہے اور شبہ والا کھانا کھانے سے بھی ہاتھ کھینچ لے کہ یہ تقویٰ ہے۔ رزق حلال طلب کرنا فرض ہے، فرائض کے بعد یہ بہت اہم فریضہ ہے اور رزق حلال حاصل کر کے اس میں سے میانہ روی سے کھا اور پہن اور اسراف نہ کر کیونکہ حلال اسراف کو نہیں اٹھاتا۔ پیٹ بھر کر کھانا نہ کھا کیونکہ حلال سے پیٹ بھرنا ہر برائی کی ابتدا ہے تو حرام کا کیا عالم ہوگا۔ چنانچہ،

پیٹ کا قفل مدینہ لگائیے:

حضرت سیدنا مقدم بن معدیکرب رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں میں نے سید المبلّغین، رَحْمَةُ اللّٰعَلَمِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ”کسی آدمی نے پیٹ سے زیادہ بُرا برتن کوئی نہیں بھرا (۲)، انسان کے

..... صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب قبول الصدقة..... الخ، الحدیث: ۱۰۱۵، ص ۵۰۶.

..... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ فرماتے ہیں: ”زیادہ پیٹ بھرنے سے مختلف بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ نوے فیصدی بیماریاں پیٹ سے ہوتی ہیں۔ پھر اس سے سخت غفلت پیدا ہوتی ہے۔ دل میں نور نہیں آتا۔“ کچھ آگے جا کر فرماتے ہیں: ”صوفیاء فرماتے ہیں کہ قدرے بھوکا

رہنے میں دس فائدے ہیں جسمانی صحت۔ دل کی صفائی طبیعت کی ہشاش بشاشی۔ یعنی چستی دل کی نرمی طبیعت میں انکسار و عجز تکبر و غرور کا ٹوٹنا گناہوں کی کمی درمیانی درجہ کی نیند..... بقیہ اگلے صفحے پر

لئے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا رکھیں، پھر اگر زیادہ کی ضرورت ہو تو ایک تہائی کھانے کے لئے، ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی سانس کے لئے۔“ (۱)



باب نمبر 12: اِخْلَاصُ کَابِیَان

اللہ رب العزّت قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ (پ ۲۷، اللّٰہ ریت: ۵۶) ترجمہ کنز الایمان: اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

لِيُعْبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ أَرْضِي وَاسِعَةً فَإِيَّايَ فَاعْبُدُونِ (پ ۲۱، العنکبوت: ۵۶) ترجمہ کنز الایمان: اے میرے بندو جو ایمان لائے بے شک میری زمین وسیع ہے تو میری ہی بندگی کرو۔

پیارے اسلامی بھائی! اللہ عزّوجلّ تجھے توفیق دے تجھ پر لازم ہے کہ عبادت میں رکاوٹ ڈالنے اور اس راہ میں آڑے آنے والے امور سے خود کو بچا کر اللہ عزّوجلّ کی عبادت پر کمر باندھ لے۔ اور یاد رکھ! عبادت بغیر علم کے درست نہیں۔

بقیہ حاشیہ..... عبادات کا شوق ذکر الہی میں لذت و ذوق وغیرہ۔“ (مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۲۸، ۲۹) مدنی مشہورہ: بھوک کے فضائل جاننے، کم کھانے کی عادت بنانے اور ڈھیروں ڈھیروں علمی تحقیقی، طبی، شرعی معلومات کا خزانہ پانے کے لئے ”دعوت اسلامی“ کے اشاعتی ادارے ”مکتبۃ المدینہ“ کی مطبوعہ 1548 صفحات پر مشتمل کتاب ”فیضان سنت“ کے باب ”آداب طعام“ اور ”پیٹ کا قفل مدینہ“ کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔ علمہ

..... جامع الترمذی، کتاب الزہد، باب ماجاء فی راہیۃ..... الخ، الحدیث: ۲۳۸۷، ج ۴، ص ۱۶۸۔

اور بغیر اخلاص کے علم و عبادت کا کچھ فائدہ نہیں۔ لہذا تیرے لئے اخلاص ضروری ہے کیونکہ یہ اعمال کا مدار ہے اور اسی اصل پر اعتماد ہے۔

اخلاص کی تعریف:

حضرت سیدنا امام ابو قاسم عبدالکریم ہوازن قشیری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”اخلاص یہ ہے کہ عبادت میں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی اور کا ارادہ نہ کیا جائے۔ یعنی تو عبادت کے ذریعے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل کرنے کا ارادہ کرے کوئی اور مقصد نہ ہو، نہ مخلوق کے لئے بناوٹ ہو نہ لوگوں سے تعریف کی خواہش اور نہ ہی لوگوں کی محبت ہو بلکہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے قرب کے علاوہ کوئی دوسری بات پیش نظر نہ ہو۔“

مزید ارشاد فرماتے ہیں: ”یہ کہنا بھی درست ہے کہ مخلوق کی نگاہوں سے اپنے عمل کو پاک رکھنے کا نام اخلاص ہے۔“ (۱)



ریا کاری

باب نمبر 13:

شرکِ اصغر:

پیارے اسلامی بھائی! ریا کاری سے بچ کیونکہ یہ اعمال کو برباد اور ثواب کو ضائع کر دیتی، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور غضب کا باعث بنتی ہے اور حضور نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کا نام شرکِ اصغر رکھا ہے۔ (۲)

..... الرسالة القشيرية، باب الاخلاص، ص ۲۴۲۔

..... المعجم الكبير، الحديث: ۴۳۰۱، ج ۴، ص ۲۵۳۔

ریا کارقاری، شہید اور سخی کا انجام:

حضور نبی کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

”اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کی مخلوق میں سے سب سے پہلے تین بندوں کو جہنم میں ڈالا جائے گا: ایک وہ قاری جس نے اس لئے قرآن پڑھا کہ لوگ اسے قاری کہیں، دوسرا وہ شہید جس نے اس لئے قتال کیا کہ لوگ اسے بہادر کہیں اور تیسرا وہ سخی جس نے اس لئے مال صدقہ کیا کہ لوگ اسے سخی کہیں۔“ (۱)

ریا کی تعریف:

جن اعمال کے ذریعے اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل ہوتا ہے مثلاً نماز، روزہ

وغیرہ ان کے ذریعے مخلوق کے دل میں اپنی قدر و منزلت چاہنے کا نام ریا ہے۔

ریا کا علاج:

جب تُو اپنے دل میں ریا محسوس کرے تو عمل ترک کر کے اخلاص طلب نہ کر

کیونکہ اس طرح تو تُو شیطان کو خوش کرے گا بلکہ تجھ پر غور و فکر کرنا ضروری ہے کہ جو

اعمال لوگوں سے چھپ کر نہیں کئے جاسکتے جیسے حج، جہاد، طلب علم، نماز باجماعت

وغیرہ تُو انہیں لوگوں کے سامنے ہی بجالا جیسے اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ نے حکم ارشاد فرمایا ہے۔

اور (اخلاص کے لئے) اپنے نفس سے جہاد کر اور اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کر۔

اور وہ اعمال جو اس درجے کے نہ ہوں (یعنی جنہیں چھپ کر کرنا ممکن ہو) جیسے

روزہ، رات کی عبادت، صدقہ اور تلاوت وغیرہ تو ایسے اعمال کو چھپانے میں بہت

زیادہ کوشش کر۔ کیونکہ ان اعمال کو چھپ کر کرنا بہر حال افضل ہے سوائے اس شخص

..... سنن النسائي، كتاب الجهاد، باب من قاتل ليقال..... الخ، الحديث: ۳۱۳۴، ص ۵۱۰ مفہوماً.

کے جسے ریا کا خوف نہ ہو اور وہ جسے اُمید ہو کہ اُسے دیکھ کر لوگ اُس کی اقتدار کریں گے اور وہ اس کا اہل بھی ہو۔



خود پسندی

باب نمبر 14:

پیارے اسلامی بھائی! خود پسندی سے بچ کہ یہ اعمال برباد کر دیتی ہے۔ چنانچہ،

خود پسندی کی آفت:

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”خود پسندی نیکیوں کو اس طرح کھا جاتی ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔“ (1)

ہلاک کرنے والی چیزیں:

ایک روایت میں ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تین چیزیں ہلاک کر دیتی ہیں: (1)..... ایسا بخل جس کی پیروی کی جائے (2)..... ایسی نفسانی خواہش جس پر عمل کیا جائے اور (3)..... بندے کا خود پسندی میں مبتلا ہونا۔“ (2)

خود پسندی کی تعریف:

بندے کا خود کو بڑھا سمجھنا اور اپنے اعمال کو اچھا خیال کرنا خود پسندی کہلاتا

..... تفسیر کشاف، پ ۲۶، محمد، تحت الایۃ ۳۳، ج ۴، ص ۳۲۹۔

..... المعجم الاوسط، الحدیث: ۵۴۵۲، ج ۴، ص ۱۲۹۔

ہے، اس کی وجہ سے عمل پر ناز، لوگوں پر بڑائی اور نفس سے راضی رہنے کی وبائیں جنم لیتی ہیں۔ اور یہ ایسا ہی ہے، جیسا کہ حضرت سیدنا ابن عطاء اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ”غفلت، شہوت اور نفس کی کارستانیوں پر راضی رہنا تمام برائیوں کی جڑ ہے۔“ (1)

جو اپنے نفس پر راضی ہوتا ہے وہ اپنے عیوب دیکھنے سے اندھا ہو جاتا ہے اور اپنے عیوب سے غافل شخص کیسے فلاح پاسکتا ہے؟

وَعَيْنُ الرَّضَاعِنُ كُلِّ عَيْبٍ كَلِيلَةٌ وَلَكِنْ عَيْنُ السُّخْطِ تُبْدِي الْمَسَاوِيَا
ترجمہ: خوش نظری ہر عیب سے رات کی طرح ہے لیکن غصہ کی نظر برائیوں کو ظاہر کر دیتی ہے۔ (2)



باب نمبر 15: دُنیا کی مَحَبَّت برائیوں کی جڑ:

سرکارِ مدینہ، قرآنِ قلب و سینہ، باعثِ نزولِ سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”دُنیا کی محبت ہر بُرائی کی جڑ ہے۔“ (3)

یہ حقیقت ہے کہ دُنیا کی محبت ہر خطا کی جڑ، ہر آفت کی اصل، ہر مصیبت کی بنیاد، ہر فتنے کا سرچشمہ اور ہر مشقت کا مرکز ہے اور یہ ایسی مصیبت ہے جس کا

.....ایفاظ الہم شرح متن الحکم، الجزء ۱، ص ۵۰.

.....الرسالة القشيرية، باب الصعبة، ص ۳۲۶.

.....مشكاة المصابيح، کتاب الرقاق، الفصل الثالث الحديث: ۵۲۱۳، ج ۲، ص ۲۵۰.

نقصان اس زمانے میں پھیل چکا، جس کا شرچھا چکا اور جس کا خطرہ بہت بڑھ چکا ہے، محبت دُنیا کے اندھیرے نے ہر خاص و عام کو ڈھانپ لیا ہے۔ پھر بھی لوگ شرم و عار محسوس کئے بغیر برملا اس کی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ دُنیا کی محبت لوگوں کے دلوں میں کامل طور پر گھر کر چکی ہے۔ دُنیا سجانے اور اس کا ساز و سامان اکٹھا کرنے کی اندھی حرص، انہیں دُنیا سے محبت ہی کے نتیجے میں ملی ہے۔ ان کی دوڑ دھوپ دن رات شبہات اور حرام کوشکار کرنے میں ہی صرف ہو رہی ہے۔ گویا یوں لگتا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر دُنیا کو سجانا، اسے آباد کرنا ایسے ہی فرض کیا ہے جیسا کہ نماز اور روزے۔

اسی کی محبت کی وجہ سے دین کے نشان مٹ گئے، یقین کے انوار ماند پڑ گئے، نصیحت کرنے والوں کی زبانیں بند ہو گئیں۔ اسی کی وجہ سے ہدایت کے راستے بند اور گمراہی کے راستے کھل گئے۔ ربِّ لم یزل کی قسم! دنیا کی محبت اندھا اور بہرہ فتنہ اور ایسا سیاہ اندھیرا ہے کہ جس میں نہ تو کوئی دُعا قبول ہوتی ہے اور نہ ہی کسی پکارنے والے کی پکار سنی جاتی ہے۔

اس اُمت کا پچھڑا:

سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةُ لِلْعَالَمِينَ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے: ”ہر اُمت کے لئے کوئی نہ کوئی چیز فتنہ ہوئی ہے اور میری اُمت کا فتنہ مال و دولت ہے اور ہر اُمت کے لئے ایک پچھڑا ہوا ہے اور میری اُمت کا پچھڑا درہم و دینار ہیں۔“ (۱)

.....جامع الترمذی ابواب الزهد، باب ما جاء ان فتنۃ..... الخ، الحدیث: ۲۳۴۳، ج ۴، ص ۱۵۰۔

فردوس الاخبار بمأثور الخطاب، الحدیث: ۵۰۱۹، ج ۳، ص ۳۳۸۔

حدیث کی تشریح:

ہر اُمت میں ایسی چیز ضرور رہی ہے جس کی وجہ سے لوگ اللہ عزوجل کی عبادت سے یکسر غافل ہو گئے جیسا کہ بنی اسرائیل معبودِ حقیقی عزوجل کی عبادت چھوڑ کر بچھڑے کی پوجا پاٹ کرنے لگ گئے تھے۔



خاتمہ کی تمہید

دُنیا اور طلبگارِ دُنیا کی مذمت میں وارد آیات، احادیث و اقوال پر مشتمل اس رسالہ کے ”خاتمہ“ سے قبل اچھا ہو گا کہ ہم ایک ایسا قاعدہ بیان کریں جس پر اعتماد ہو اور اس کی طرف رجوع کیا جائے گا۔ اور توفیق دینے والی ذات اللہ عزوجل کی ہے۔

دُنیا کے تین حصے:

دُنیا کے تین حصے ہیں: (۱)..... پہلا وہ جس میں ثواب ہے (۲)..... دوسرا وہ جس کا حساب ہے اور (۳)..... تیسرا وہ جس میں عذاب ہے۔

وضاحت:

ثواب والا حصہ وہ ہے جس کے وسیلے سے بندہ بھلائی تک پہنچتا اور برائی سے نجات پاتا ہے۔ یہ مومن کی سواری، آخرت کی کھیتی اور کفایت کرنے والی حلال روزی ہے۔

حساب والا حصہ وہ ہے جس کی وجہ سے تو کسی حکم کی ادائیگی سے غافل نہ ہو اور اس کی طلب میں کسی ناجائز کام کا ارتکاب نہ کرے اور اس کے اہل وہ اغنیاء

ہیں جن کا حساب طویل ہوگا، فقر ان سے 500 سال پہلے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

اور عذاب والا حصہ وہ ہے جس میں بندہ تمام ضروری اُمور کی ادائیگی سے دور ہو کر گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جو اس حصے کا مالک بنے گا یہ اس کو آگ کی طرف بڑھائے گا اور خسارے کے گھر میں دھکیل دے گا۔ چنانچہ،

دُنیا دار، دُنیا کے ساتھ جہنم میں:

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لیب صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (بروزِ قیامت) اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ دُنیا کو جہنم میں جانے کا حکم دے گا تو وہ عرض کرے گی: ”اے اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ میرا گروہ اور میرے چاہنے والے؟“ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ”اس کے گروہ اور چاہنے والوں کو بھی اس کے ساتھ جہنم میں ڈال دو۔“ پس انہیں بھی جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ (۱)

طلبگارِ ان دُنیا کی اقسام:

دُنیا کے طلبگاروں کی مختلف اقسام ہیں: (۱)..... وہ لوگ جو دُنیا کا مال اس نیت سے حاصل کرتے ہیں کہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی کریں گے اور غریبوں کی مدد کریں گے ان کا شمار سخیوں میں ہوتا ہے، اگر ان کا عمل ان کی نیت کے مطابق ہو تو اجر پائیں گے لیکن اس کے باوجود ان میں حکمت نام کی کوئی چیز نہیں کیونکہ صاحبِ حکمت وہ ہوتا ہے جو کسی ایسی چیز کی خواہش نہ کرے جس کے بارے میں اسے پتا نہ ہو کہ اسے پالینے کے بعد اس کا کیا حال ہوگا۔ لہذا اس نیت سے مال

..... قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون الخ، ذکر ماہیۃ الدنیا و کیفیۃ..... الخ،

فصل اخر، ج ۱، ص ۴۶، بتغییرِ قلیل۔

حاصل کرنے والے ”ثعلبہ“ کے قصے سے عبرت حاصل کریں جس کی طرف قرآن مجید میں اشارہ کیا گیا ہے۔ چنانچہ،

اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَمِنْهُمْ مَّنْ عٰهَدَ اللّٰهَ لَیْنِ
اِتْنَامِنْ فِضْلِهٖ لَنَصَّدَّقَنَّ
وَلَنَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۷۵﴾
ترجمہ کنز الایمان: اور ان میں کوئی وہ ہیں جنہوں
نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر ہمیں اپنے فضل
سے دے گا تو ہم خیرات کریں گے اور ہم ضرور
بھلے آدمی ہو جائیں گے۔ (۱)

(پ ۱۰، التوبة: ۷۵)

..... صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کے تحت تفسیر عزرائل العرفان میں فرماتے ہیں: شان نزول: ثعلبہ بن (ابی) حاطب نے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی اس کے لئے مالدار ہونے کی دُعا فرمائیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”اے ثعلبہ تھوڑا مال جس کا تو شکرا ادا کرے اس بہت سے بہتر ہے جس کا شکرا ادا نہ کر سکے“، دوبارہ پھر ثعلبہ نے حاضر ہو کر یہی درخواست کی اور کہا: ”اسی کی قسم جس نے آپ کو سچا نبی بنا کر بھیجا کہ اگر وہ مجھے مال دے گا تو میں ہر حق والے کا حق ادا کروں گا۔“ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے دُعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی بکریوں میں برکت فرمائی اور اتنی بڑھیں کہ مدینہ میں ان کی گنجائش نہ ہوئی تو ثعلبہ ان کو لے کر جنگل میں چلا گیا اور جمعہ و جماعت کی حاضری سے بھی محروم ہو گیا۔ حضور نے اس کا حال دریافت فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا کہ ”اس کا مال بہت کثیر ہو گیا ہے اور اب جنگل میں بھی اس کے مال کی گنجائش نہ رہی۔“ حضور نے فرمایا کہ ”ثعلبہ پر افسوس۔“ پھر جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے زکوٰۃ کے تحصیل کرنے والے بھیجے، لوگوں نے انہیں اپنے اپنے صدقات دیئے جب ثعلبہ سے جا کر انہوں نے صدقہ مانگا اس نے کہا: ”یہ تو ٹیکس ہو گیا، جاؤ میں سوچ لوں۔“ جب یہ لوگ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں واپس آئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے کچھ

عرض کرنے سے قبل دومرتبہ فرمایا: ”ثعلبہ پر افسوس۔“ تو یہ آیت نازل ہوئی پھر ثعلبہ صدقہ لے کر حاضر ہوا تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے مجھے..... بقید اگلے صفحے پر

(۲).....دنیا کے طلبگاروں کی دوسری قسم میں وہ لوگ داخل ہیں جن کا دُنیا سے مقصد خواہشات کی تکمیل اور لذات دُنیا سے لطف اندوز ہونا ہوتا ہے۔ ایسوں کا شمار جانوروں میں کیا گیا ہے اور یہ چوپایوں کے زمرہ میں داخل ہیں۔ ان کا اور ان جیسوں کا بیان قرآن میں یوں کیا گیا ہے۔ چنانچہ،

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

أَمْ تَحْسَبُ أَنَّ أَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُونَ
أَوْ يَعْقِلُونَ^۱ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ
بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا^۲

ترجمہ کنز الایمان: یا یہ سمجھتے ہو کہ ان میں
بہت کچھ سنتے یا سمجھتے ہیں وہ تو نہیں مگر جیسے
چوپائے بلکہ اُن سے بھی بدتر گمراہ۔ (۱)

(پ ۱۹، الفرقان: ۴۴)

(۳).....اور تیسری قسم میں وہ لوگ آتے ہیں جو دوسروں پر فخر کرنے اور بڑا مالدار بن کر نمایاں نظر آنے کے لئے مال حاصل کرتے ہیں۔ یہ احمقوں، مغروروں بلکہ مردودوں اور ملعونوں میں شمار ہوتے ہیں۔ چنانچہ،

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ^۱

ترجمہ کنز الایمان: ہر گروہ نے اپنا گھاٹ
پہچان لیا۔

(پ ۱، البقرة: ۶۰)

بقیہ حاشیہ..... اس کے قبول فرمانے کی ممانعت فرمادی۔“ وہ اپنے سر پر خاک ڈال کر واپس ہوا پھر اس صدقہ کو خلافت صدیقی میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انہوں نے بھی اسے قبول نہ فرمایا پھر خلافت فاروقی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انہوں نے بھی قبول نہ فرمایا اور خلافت عثمانی میں یہ شخص ہلاک ہو گیا۔“

..... صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس آیت کے تحت تفسیر خزان القرآن میں ارشاد فرماتے ہیں: ”یعنی وہ اپنے شدت عناد..... بقیہ اگلے صفحے پر بقیہ

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ
وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾

ترجمہ کنز الایمان: اور تمہارا رب جانتا ہے
جو اُن کے سینوں میں چھپا ہے اور جو ظاہر

(پ ۲۰، القصص: ۶۹) کرتے ہیں۔

تو اے بھائی! اپنے نفس کو نصیحت کر اور اس کے دھوکے سے بچ کیونکہ یہ تجھے
ایسے کام کی طرف بلاتا ہے جسے کرنے کی تیری نیت نہیں۔ پھر تو ایسا ہو جائے گا کہ
(اعمال پر بھروسہ کرتے ہوئے) ناکامی کا شکار ہوگا اور (آخرت میں نیکیوں کا) دعویٰ کرے
گا (لیکن فسادِ نیت کی وجہ سے نیکیوں کے معاملے میں تو تہی دامن اور مفلس ہوگا) اور دُنیا و آخرت
کا خسارہ تیرا مقدر بن جائے گا۔ چنانچہ، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:
ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ ﴿۱۵﴾ ترجمہ کنز الایمان: یہی کھلی ہار ہے۔

(پ ۲۳، الزمر: ۱۵)

جب یہ ثابت ہو گیا تو اب ہم خاتمہ کی طرف آتے ہیں۔



حاشیہ..... سے نہ آپ کی بات سنتے ہیں نہ دلائل و براہین کو سمجھتے ہیں بہرے اور ناسمجھ بنے ہوئے
ہیں۔ کیونکہ چوپائے بھی اپنے رب کی تسبیح کرتے ہیں اور جو انہیں کھانے کو دے اس کے مطیع رہتے
ہیں اور احسان کرنے والے کو پہچانتے ہیں اور تکلیف دینے والے سے گھبراتے ہیں، نافع کی طلب
کرتے ہیں، مُضر سے بچتے ہیں، چراگاہوں کی راہیں جانتے ہیں، یہ کُفار ان سے بھی بدتر ہیں کہ نہ
رب کی اطاعت کرتے ہیں نہ اس کے احسان کو پہچانتے ہیں، نہ شیطان جیسے دشمن کی ضرر رسانی کو سمجھتے
ہیں، نہ ثواب جیسی عظیم المنفعت چیز کے طالب ہیں، نہ عذاب جیسے سخت مُضر مہلکہ سے بچتے ہیں۔“

خاتمہ

اس میں ارشادات خداوندی و فرامین مصطفیٰ اور اقوالِ اولیاء کرام بیان کئے جائیں گے جن میں دُنیا کی بے ثباتی، اس کے حقیر و ذلیل ہونے اور اس کے دھوکے میں مبتلا ہو کر اس کے فنا ہونے کو محال سمجھنے والے کے احمق و بے وقوف ہونے کو واضح کیا گیا ہے۔ نیز جوان میں غور و فکر کرے گا یہ اسے دنیا سے بے رغبتی پر آمادہ کرے گی جبکہ وہ دل رکھتا ہو یا کان لگاتا ہو اور توجہ کرتا ہو۔ چنانچہ،

اِرْشَادَاتِ خُدا وَندِی

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

﴿۱﴾ اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
كَمَاءٍ اَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَاءِ فَاَخْتَلَطَ
بِهٖ نَبَاتٌ الْاَرْضِ مِمَّا يَاجُلُ
النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ ۚ حَتّٰى اِذَا
اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا
وَاُثْرٰیئَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَا اَنَّهُمْ
قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَا ۗ اَتٰنَهَا اَمْرًا لِّیْلًا
اَوْ نَهَارًا ۗ فَجَعَلْنٰهَا حَصِیْدًا ۙ كَاَنْ
لَّمْ تَعْنِ بِالْاَمْسِ ۙ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ

ترجمہ کنز الایمان: دنیا کی زندگی کی کہاوت تو ایسی ہی ہے جیسے وہ پانی کہ ہم نے آسمان سے اتارا تو اس کے سبب زمین سے اگنے والی چیزیں سب گھنی ہو کر نکلیں جو کچھ آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں یہاں تک کہ جب زمین نے اپنا سنگار لے لیا اور خوب آراستہ ہو گئی اور اس کے مالک سمجھے کہ یہ ہمارے بس میں آ گئی ہمارا حکم اس پر آیات میں یا دن میں تو ہم نے اسے کر دیا کاٹی ہوئی گویا کل تھی ہی نہیں ہم یونہی آیتیں مفصل بیان

الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴿٢٢﴾

(پ ۱۱، یونس ۲۴)

﴿٢٢﴾ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ

زِينَةً لِّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ

عَمَلًا ۖ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا

صَعِيدًا أَجْرًا ۖ ﴿٢٣﴾ (پ ۱۵، الکھف: ۸۰۷)

﴿٢٣﴾ وَلَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا

مَتَّعْنَاهُ أَزْوَاجًا مِنْهُمْ زَهْرَةَ

الْحَيَاةِ الدُّنْيَا لِنَفْتِنَهُمْ فِيهِ ۖ

وَرِزْقُ رَبِّكَ خَيْرٌ وَأَبْقَىٰ ﴿٢٤﴾

(پ ۱۶، طہ: ۱۳۱)

کرتے ہیں غور کرنے والوں کے لئے۔ (۱)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک ہم نے زمین کا سنگار کیا

جو کچھ اس پر ہے کہ انہیں آزمائیں ان میں کس کے

کام بہتر ہیں اور بے شک جو کچھ اس پر ہے ایک دن

ہم اسے پٹ پر میدان (سفید زمین) کر چھوڑیں گے۔

ترجمہ کنز الایمان: اور اے سننے والے اپنی

آنکھیں نہ پھیلا اس کی طرف جو ہم نے

کافروں کے جوڑوں کو برتنے کے لئے دی

ہے جیتی دنیا کی تازگی کہ ہم انہیں اس کے

سبب فتنہ میں ڈالیں اور تیرے رب کا رزق

سب سے اچھا اور سب سے دیر پا ہے۔ (۲)

..... صدر الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی اس

آیت کے تحت فرماتے ہیں: ”یہ ان لوگوں کے حال کی ایک تمثیل ہے جو دنیا کے شیفٹے ہیں اور آخرت کی

انہیں کچھ پرواہ نہیں اس میں بہت دلپذیر طریقہ پر خاطر گزریں کیا گیا ہے کہ دنیوی زندگی امیدوں

کا سبز باغ ہے اس میں عمر کھو کر جب آدمی اس غایت پر پہنچتا ہے جہاں اس کو حصول مراد کا اطمینان ہو

اور وہ کامیابی کے نشے میں مست ہو، اچانک اس کو موت پہنچتی ہے اور وہ تمام نعمتوں اور لذتوں سے محروم

ہو جاتا ہے۔ (حضرت سیدنا) قتادہ (رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ) نے کہا کہ دنیا کا طلب گار جب بالکل بے فکر

ہوتا ہے اس وقت اس پر عذاب الہی آتا ہے اور اس کا تمام سر و سامان جس سے اس کی امیدیں وابستہ تھیں

غارت ہو جاتا ہے۔“

..... مفسر شہیر حکیم الاُمت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

”یعنی کافروں کی دولت و اولاد وغیرہ کو لالچ و وقعت کی نظر سے نہ دیکھو۔ یہ رحمت کی شکل میں عذاب

ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مومن کے مال و دولت پر غبطہ و رشک کرنا جائز ہے۔“

﴿4﴾ مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ
الْآخِرَةِ نَزِدْ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ
كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ
مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ
نَصِيبٍ ۝ (پ ۲۵، الشوری: ۲۰)

ترجمہ کنز الایمان: جو آخرت کی کھیتی چاہے
ہم اس کے لئے اس کی کھیتی بڑھائیں اور جو
دنیا کی کھیتی چاہے ہم اسے اس میں سے کچھ
دیں گے اور آخرت میں اس کا کچھ حصہ
نہیں۔ (1)

﴿5﴾ اَعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا
لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ
وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ط
كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ
نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرَاهُ مَصْفَرًّا
ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا ط وَفِي الْآخِرَةِ
عَذَابٌ شَدِيدٌ ۝ وَمَغْفِرَةٌ مِّنَ
اللَّهِ وَرِضْوَانٌ ط وَمَا الْحَيَاةُ
الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ الْعُرُورِ ۝ (پ ۲۷، الحديد: ۲۰)

ترجمہ کنز الایمان: جان لو کہ دنیا کی زندگی تو
نہیں مگر کھیل کود اور آرائش اور تمہارا آپس
میں بڑائی مارنا اور مال اور اولاد میں ایک
دوسرے پر زیادتی چاہنا اس مینہ کی طرح
جس کا اگیا سبزہ کسانوں کو بھایا پھر سوکھا
کہ تو اسے زرد دیکھے پھر روندن (پامال کیا
ہوا) ہو گیا اور آخرت میں سخت عذاب ہے
اور اللہ کی طرف سے بخشش اور اس کی رضا
اور دنیا کا جینا تو نہیں مگر دھوکے کا مال۔ (2)

..... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الخائن اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:
”کیونکہ اس نے آخرت کے لئے اعمال کئے ہی نہیں، معلوم ہوا کہ ریاکار ثواب سے محروم رہتا ہے
مگر شرعاً اس کا عمل درست ہے، ریا کی نماز سے فرض ادا ہو جائے گا، ثواب نہ ملے گا۔“

..... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الخائن فرماتے ہیں: ”اس سے معلوم ہوا کہ
حیات دنیا وہ زندگی ہے جو نفس امارہ کے لئے صرف کی جائے۔ اس صورت میں زندگی کے سارے کام لغو
اور کھیل ہیں۔ مگر جو زندگی توشنہ آخرت جمع کرنے کا ذریعہ بنے وہ حیات دنیا نہیں بلکہ حیات آخرت ہے۔

شیطان کی نیکیاں دنیا تھیں، حضرت آدم علیہ السلام کی خطا بھی دنیا نہیں وہ مقبول توبہ اور بلندی درجات
کا ذریعہ بنی۔ خیال رہے! کہ ہو و لعب وہ ہے جس میں مشغولیت زیادہ ہو مگر نتیجہ کچھ نہ ہو۔“

﴿۶﴾ فَأَمَّا مَنْ طَغَىٰ ﴿۳۷﴾ وَآشَرَ

الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ﴿۳۸﴾ فَإِنَّ الْجَحِيْمَ

هِيَ الْبٰوِي ﴿۳۹﴾ (پ ۳۰، النزعت: ۳۷ تا ۳۹)

ہی اس کا ٹھکانا ہے۔ (۱)

فَرَامِینِ مُصْطَفٰی

دُنیا کی حیثیت:

{ 1 } سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے:

”دُنیا لعنتی ہے اور جو اس میں ہے وہ لعنتی ہے سوائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر، عالم اور

طالبِ علم کے۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک دُنیا کی حیثیت مچھر کے پر برابر بھی

ہوتی تو اس میں سے کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ نہ پلاتا۔“ (2)

دُنیا مردار ہے:

{ 2 } سرکارِ والاخبار، شفیع روزِ شہمار، دو عالم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”دُنیا سڑا ہوا مردار ہے۔“ (3)

..... مفسرِ شہیر حَکِیْمُ الْأُمّتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ فرماتے ہیں: ”یعنی جو شخص انبیاء کی

اطاعت سے سر پھیرے اور آخرت کے مقابل دنیاوی زندگی کو اختیار کرے وہ دائمی جہنمی ہے کیونکہ وہ

کافر ہے، خیال رہے کہ دُنیاوی زندگی وہ ہے جو نفسانی خواہشات میں خرچ ہو۔ اور جو زندگی آخرت

کی تیاری میں صرف ہو وہ دُنیا کی زندگی نہیں اگرچہ دُنیا میں زندگی ہے۔ دُنیا کی زندگی اور ہے۔ دُنیا میں

زندگی کچھ اور۔ دُنیا کی زندگی فانی ہے مگر جو دُنیا میں زندگی آخرت کے لئے ہے، فنا نہیں۔“

..... سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب مثل الدنیا، الحدیث: ۴۱۱۰، ۴۱۱۲، ج ۴، ص ۴۲۷، ۴۲۸۔

..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۴۰۳ یوسف بن اسباط، الحدیث: ۱۲۱۲۳، ج ۸، ص ۲۶۰۔

دُنیا غلاظت کی طرح ہے:

{ 3 } تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت، مَحْزَنِ جود و سخاوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ابنِ آدم کی غلاظت کو دنیا کی مثال بنایا۔“ (۱)

دُنیا و آخرت کی مثال:

{ 4 } حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”دنیا آخرت کے مقابل ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی اُنکلی سمندر میں ڈالے پھر دیکھے کہ وہ کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے۔“ (۲)

قیامت کی حسرت:

{ 5 } حُسْنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کے دن ہر ایک کو یہ حسرت ہوگی کہ کاش! اسے دُنیا میں تھوڑی روزی بھی نہ دی ہوتی۔“

دُشوار گز ارگھاٹی:

{ 6 } نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک تمہارے سامنے ایک سخت دُشوار گز ارگھاٹی ہے، جسے صرف ہلکے بوجھ والے ہی عبور کر سکیں گے۔“ ایک شخص نے عرض کی: ”یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں ہلکوں میں

..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی المطاعم، الحدیث: ۵۶۵۳، ج ۵، ص ۲۹.

..... سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب مثل الدنیا، الحدیث: ۴۱۰۸، ج ۴، ص ۴۲۶.

سے ہوں؟“ ارشاد فرمایا: ”کیا تمہارے پاس آج کے دن کی روزی ہے؟“ اس نے عرض کی: ”جی ہاں۔“ پھر ارشاد فرمایا: ”کیا کل کے کھانے کے لئے بھی کچھ ہے؟“ عرض کی: ”نہیں۔“ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اگر تمہارے پاس کل کے کھانے کے لئے بھی کچھ ہوتا تو تم ہلکے بوجھ والوں میں سے نہ ہوتے۔“

دُنیا اور عورتوں سے بچو:

{ 7 } اللہ عزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانا، عُیُوب، مُزَّہ عَنِ الْعُیُوبِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”دُنیا شیریں، سرسبز و شاداب ہے۔ اللہ عزَّوَجَلَّ تمہیں اس میں خلیفہ بنائے گا پھر دیکھے گا تم کیسے عمل کرتے ہو۔ لہذا دُنیا سے بچو اور عورتوں سے ڈرو! اللہ عزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے تم پر تنگ دستی سے خوف نہیں بلکہ میں تم پر اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم پر دنیا پھیلا دی جائے گی جیسے تم سے پہلے والوں پر پھیلا دی گئی تھی۔ پھر تم اس میں رغبت کر جاؤ جیسے وہ لوگ رغبت رکھتے تھے اور یہ تمہیں ویسے ہی ہلاک کر دے جیسے انہیں ہلاک کیا۔“ (1)

دُنیا کی زیب و زینت کا خوف:

{ 8 } حضور نبی مُکَرَّم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں اپنے بعد تم پر اس بات سے خوف کرتا ہوں کہ دُنیا کی زیب و زینت اور تروتازگی تم پر کھول دی جائے گی۔“ (2)

..... سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، فتنۃ الماء، الحدیث: ۴۰۰۰، ۴۹۹۷، ج ۴، ص ۳۵۶، ۳۵۷.

..... صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب تخوف ما یرج..... الخ، الحدیث: ۱۰۵۲، ص ۵۲۳.

دُنیا جادو گر ہے:

{ 9 } حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

ارشاد فرمایا: ”دُنیا سے ڈرو! یہ ہاروت ماروت سے بھی زیادہ جادو گر ہے۔“ (1)

کافر کی جنت:

{ 10 } حضور نبی کریم، رَعُوف رَحِیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

ارشاد فرمایا: ”دُنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔“ (2)

مومن کو دُنیا سے دور رکھا جاتا ہے:

{ 11 } سرکارِ مدینہ، قَرَارِ قَلْب و سَیْنہ، بَاعِثِ نَزْوِلِ سَکِیْنہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ اپنے مومن بندے کو دُنیا سے اس طرح

دور رکھتا ہے جیسے کوئی شفیق چرواہا اپنی بکریوں کو ہلاکت میں ڈالنے والی چراگاہ سے

دور رکھتا ہے۔“ (3)

حب دُنیا کا گناہ:

{ 12 } سرکارِ مدینہ، رَاحِثِ قَلْب و سَیْنہ، فِیضِ گَنْجِیْنہ، بَاعِثِ نَزْوِلِ سَکِیْنہ صَلَّی

اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”دُنیا کی محبت ایک ایسا گناہ ہے جو (بغیر توبہ

کے) معاف نہیں ہوتا۔“ (4)

..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزہد و قصر الامل، الحدیث: ۱۰۵۰۴، ج ۷، ص ۳۳۹.

..... سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب مثل الدنیا، الحدیث: ۴۱۱۳، ج ۴، ص ۴۲۸.

..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزہد و قصر الامل، الحدیث: ۱۰۴۵۱، ج ۷، ص ۳۲۱.

..... فردوس الاخبار بمأثور الخطاب، الحدیث: ۳۱۶۷، ج ۲، ص ۲۴۸، مفہومًا.

باقی کوفانی پر ترجیح دو:

{ 13 } حضور نبی کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو اپنی آخرت سے محبت کرتا ہے وہ اپنی دُنیا کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی دُنیا سے محبت کرتا ہے وہ آخرت کا نقصان اٹھاتا ہے۔ پس تم باقی رہنے والی کوفنا ہونے والی پر ترجیح دو۔“ (1)

دُنیا کی کڑواہٹ، آخرت کی مٹھاس:

{ 14 } شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و مَلال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”دُنیا کی کڑواہٹ آخرت کی حلاوت ہے اور دُنیا کی حلاوت آخرت کی کڑواہٹ ہے۔“ (2)

دُنیا میں مالدار آخرت میں کنگال:

{ 15 } سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیق روزِ شُمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کثیر مال و دولت والے قیامت کے دن تہی داماں (کنگال) ہوں گے سوائے اس کے جس نے زیادہ سے زیادہ مال راہِ خدا میں خرچ کیا ہوگا۔“ (3)

تہامہ پہاڑ کے برابر نیکیاں:

{ 16 } حضور نبی کریم، رءوف رحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزہد و قصر الامل، الحدیث: ۱۰۳۳۷، ج ۷، ص ۸۸.

..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزہد و قصر الامل، الحدیث: ۱۰۳۳۶، ج ۷، ص ۸۸.

..... کنز العمال، کتاب الاخلاق، باب الزہد، الحدیث: ۶۲۷۹، ج ۳، ص ۹۳.

فرمایا: ”قیامت کے دن کچھ لوگوں کو لایا جائے گا جن کے اعمال ”تہامہ“ پہاڑ کے برابر ہوں گے لیکن انہیں غبار کے بکھرے ہوئے باریک ذرے کر دیا جائے گا اور پھر

ان لوگوں کو جہنم میں ڈالے جانے کا حکم دیا جائے گا حالانکہ وہ نمازی، روزہ دار بلکہ راتوں کو عبادت کرنے والے ہوں گے۔ لیکن جب ان پر دُنیا آشکار ہوتی تو وہ اس پر جھپٹ پڑتے تھے۔“ (۱)

میری اور دُنیا کی مثال:

{ 17 }..... شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے دُنیا سے کیا تعلق؟ میری اور دُنیا کی مثال اس مسافر کی طرح ہے جو گرمی والے دن میں چلے، پھر ایک درخت کے نیچے کچھ دیر لیٹ جائے پھر (درخت کو چھوڑ کر آگے) چلا جائے (۲)۔“ (۳)

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۲۔

حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۹ سالم مولیٰ ابی حذیفۃ، الحدیث: ۵۷۵، ج ۱، ص ۳۳۳۔
..... مفسرِ شہیرِ حَکِیْمُ الْأُمّتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْخُنَّانِ فرماتے ہیں: ”یعنی جیسے یہ سوار اتنی دیر آرام کے لئے اپنا بستر نہیں کھولتا، بلکہ زمین پر ہی لیٹ کر دھوپ ڈھل جانے پر چل دیتا ہے، ایسے ہی ہمارا حال ہے، کہ ہم کو نین کے مالک ہیں، مگر اپنے لئے کچھ نہیں رکھتے۔ لہذا حدیث کا مطلب یہ نہیں کہ حضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پردہ فرمانے کے بعد دُنیا کو اور اپنی امت کو چھوڑ دیا، ان سب سے بے تعلق ہو گئے، اگر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم کو چھوڑ دیں، تو ہم ہلاک ہو جائیں، سورج دُنیا کو چھوڑ دے، تو دنیا اندھیری ہو جاوے، روح بدن کو چھوڑ دے تو بدن مر جاوے، جڑ درخت کو چھوڑ دے تو درخت سوکھ جاوے، اگر حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دنیا کو چھوڑ دیں، تو کوئی اللہ، اللہ، اللہ کہنے والا نہ رہے۔“ (مرآۃ المناجیح، ج ۷، ص ۲۵)

..... شعب الایمان للبیہقی، الحدیث: ۱۴۵۰، ج ۲، ص ۱۶۷۔

گویا پوری دُنیا مل گئی:

{ 18 } نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سُرُور، دو جہاں کے تاجِوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو تم میں سے اس حال میں صبح کرے کہ اس کے دل میں امن و امان ہو، جسم میں تندرستی ہو اور اس کے پاس اس دن کا کھانا بھی ہو تو گویا اس کے لئے دُنیا پوری کی پوری جمع کر دی گئی۔“ (۱)

{ 19 } اللہُ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لیبِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مجھے دُنیا ویران کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے اس لئے جو اسے آباد کرے گا وہ مجھ سے نہیں (یعنی میرے طریقے پر نہیں)۔“ (۲)

اچھی نیت کا پھل:

{ 20 } حضورِ انور، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس کی نیتِ آخرت کا حصول ہو اللہُ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو غنا سے بھر دیتا اور اس کے معاملات کو جمع فرما دیتا ہے اور دُنیا اس کے پاس ذلیل و خوار ہو کر آتی ہے اور جس کی نیت صرف دُنیا کا حصول ہی ہو اللہُ عَزَّوَجَلَّ اسے تنگدستی میں مبتلا کر دیتا اور اس کے معاملات کو منتشر فرما دیتا ہے اور اسے دُنیا میں سے اتنا ہی ملتا ہے جتنا کہ اللہُ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے مقدر میں لکھ دیا ہے۔“ (۳)

..... جامع الترمذی، ابواب الزہد، باب (۳۹)، الحدیث: ۳۳۵۳، ج ۴، ص ۱۵۵.

..... الترغیب و الترہیب، کتاب التوبۃ و الزہد، الحدیث: ۶۰، ج ۴، ص ۸۶، دون قولہ

فمن عمرھا..... الخ.

..... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث زید بن ثابت، الحدیث: ۲۱۶۴۶، ج ۸،

ص ۱۴۰، بتغییرِ قلیل.

دُنیا میں ایسے رہو:

{ 21 } حضور نبی مکرمؐ، نورِ مجسمؐ، رسولِ محتشم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ

وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”دُنیا میں ایسے رہو جیسے تم مسافر یا راستہ عبور کرنے والے ہو اور اپنے آپ کو مُردوں میں شمار کرو۔“ (1)

ہر دلعزیز بننے کا نسخہ:

{ 22 } حضور نبی کریمؐ، رءوف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

فرمایا: ”دُنیا سے بے رغبتی اختیار کرو اللہ عزَّوَجَلَّ تم سے محبت فرمائے گا۔ اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس سے بے پروا ہو جاؤ تو لوگ بھی تم سے محبت کریں گے۔“ (2)

دُنیا کی آفات:

{ 23 } سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

ارشاد فرمایا: ”دُنیا اس کا گھر ہے جس کا کوئی گھر نہیں، اس کا مال ہے جس کا کوئی مال نہیں، اسے وہی جمع کرتا ہے جس میں کچھ عقل نہیں، اس پر وہی غمگین ہوتا ہے جسے علم نہیں، اس پر وہی حسد کرتا ہے جسے کچھ سمجھ نہیں اور اس پر وہی خوش ہوتا ہے جسے یقین نہیں۔“ (3)

دُنیا کی محبت کا وبال:

{ 24 } حضور نبی پاکؐ، صاحبِ لولاک، سیاحِ فِلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ

..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزہد و قصر الامل، الحدیث: ۱۰۲۴۶، ج ۷، ص ۲۶۲.

..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزہد و قصر الامل، الحدیث: ۱۰۵۲۳، ج ۷، ص ۳۴۴.

..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی الزہد و قصر الامل، الحدیث: ۱۰۶۳۷، ج ۷، ص ۳۷۵.

وَاللّٰهُ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”جس کسی کے دل میں دُنیا کی محبت ڈیرا ڈالتی ہے وہ اس کی وجہ سے تین چیزوں میں مبتلا ہو جاتا ہے: (۱) نہ ختم ہونے والی مصروفیت (۲) ایسی غریبی کہ کبھی خوشحالی نہ ہو اور (۳)..... ایسی آرزو جو کبھی پوری نہ ہو۔“ (۱)

دُنیا و آخرت کے طلبگار:

{ 25 }..... سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةُ لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”دُنیا اور آخرت دونوں طالب بھی ہیں اور مطلوب بھی۔ پس جو آخرت کو طلب کرتا ہے دُنیا اسے تلاش کرتی ہے یہاں تک کہ وہ اس میں سے اپنا پورا پورا حصہ لے لیتا ہے اور جو دُنیا کا طلبگار ہوتا ہے آخرت اسے ڈھونڈتی رہتی ہے یہاں تک کہ موت اسے گردن سے آدبو جتی ہے۔“ (۲)

خوش بخت اور بد بخت:

{ 26 }..... حضور نبی پاک صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: ”سنو! سعادت مند وہ ہے جو باقی (یعنی آخرت) کو فانی (یعنی دنیا) پر ترجیح دے کیونکہ آخرت کی نعمتیں ہمیشہ رہیں گی اور دنیا کی تکالیف ختم نہ ہوں گی اور وہ آخرت کے لئے اپنا مال آگے بھیج دے (یعنی راہِ خدا میں خرچ کر دے) اور ایسا نہ کرے کہ اسے ورثا کے لئے چھوڑ جائے اور وہ اسے رضائے رب الانام کے لئے خرچ کر کے سعادت مند بن جائیں اور یہ اسے جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کے سبب بد بخت ہو جائے۔“ (۳)

..... الفردوس الاخبار بمأثور الخطاب، الحديث: ۶۲۱۲، ج ۴، ص ۶۸.

..... الفتوحات المکیہ، الباب الموفی ستین وخمسائة..... الخ، ج ۸، ص ۴۵۷.

..... الفتوحات المکیہ، الباب الموفی ستین وخمسائة..... الخ، ج ۸، ص ۴۵۷.

دُنیا کے طالب کا انجام:

{ 27 } شہنشاہِ خوش خصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و ملال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”دُنیا کا طالب ہلاک ہو کر منہ کے بل گرے۔ جب اسے کانٹا لگے تو نہ نکال سکے۔“ (1)

دل و جسم کی راحت:

{ 28 } سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیعِ روزِ شہار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”دُنیا سے بے رغبتی دل اور جسم کو راحت پہنچاتی ہے، اس میں رغبت غموں کو بڑھاتی ہے اور بیکاری دل کو سخت کر دیتی ہے۔“ (2)

نورِ جبِ دل میں داخل ہوتا ہے:

{ 29 } تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ بُیوت، مخزنِ جود و سخاوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”نورِ جبِ دل میں داخل ہوتا ہے تو دل کشادہ ہو جاتا ہے۔“ عرض کی گئی: ”کیا اس کی کوئی نشانی ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”دھوکے کے گھر سے دور رہنا، ہمیشہ کے گھر کی طرف رجوع کرنا اور موت آنے سے پہلے اس کے لئے تیاری کر لینا۔“ (3)

حضرت سیدِ ناموسی عَلَیْہِ السَّلَام کو وحی:

اللہُ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدِ ناموسی کَلِیْمُ اللہِ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ

..... سنن ابن ماجہ، کتاب الزہد، باب فی المکتوبین، الحدیث: ۴۱۳۶، ج ۴، ص ۴۴۱۔

..... الجامع الصغیر للسیوطی، الحدیث: ۴۵۹۶، ص ۲۸۱۔

..... المستدرک، کتاب الرقاق، باب اعلام النور فی الصدور، الحدیث: ۷۹۳۳، ج ۵، ص ۴۴۲۔

وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ ”اے موسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَام)! جب میں کسی سے محبت کرتا ہوں تو دُنیا کو اس سے الگ کر دیتا ہوں اور میں اپنے مُحبین کے ساتھ ایسا ہی کرتا ہوں۔ اے موسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَام)! اگر تم مال و دولت کو اپنی طرف آتے دیکھو تو کہو کہ کسی لغزش پر عتاب جلدی ہو گیا اور جب فقر کو اپنی جانب آتے دیکھو تو کہو کہ صالحین کے شعار کو مر حبا۔“ (۱)

حضرت سیدِ نادا و دَعْلِیہ السَّلَام کو وحی:

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدِ نادا و دَعْلِیہ النَّبِیَّانَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ ”اے داؤد (عَلَيْهِ السَّلَام)! جس نے دُنیاوی خواہشات کو آخرت کی راحتوں پر ترجیح دی اس نے ایسی گرہ تھامی جس میں مضبوطی نہیں اور جس نے اخروی راحتوں کو خواہشات دُنیا پر فوقیت دی اس نے بڑی مضبوط گرہ تھامی جسے کبھی کھلنا نہیں۔“

حضرت سیدِ ناعِسی عَلَیہ السَّلَام کو وحی:

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت سیدِ ناعِسی عَلَیہ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ ”اے عیسیٰ (عَلَيْهِ السَّلَام)! بنی اسرائیل سے فرماؤ کہ میری طرف سے دو باتیں یاد کر لو۔ ان سے فرماؤ کہ اپنے دین کی سلامتی کے ساتھ تھوڑی دُنیا پر راضی رہو جس طرح دُنیا دار اپنی دُنیا کی سلامتی کے لئے تھوڑے دین پر راضی رہتے ہیں۔“ (۲)

مناجات کی لذت سے محرومی:

بعض آسمانی کتابوں میں ہے کہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”جب اہل

..... حلیۃ الاولیاء، تکملة کعب الاحبار، الحدیث: ۷۶۲۱، ج ۶، ص ۵، بدون قولہ ”واو حی

..... الی باحبابی“ احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۵.

علم میں سے کوئی دُنیا کی طرف مائل ہوتا ہے تو میں اس کے ساتھ سب سے ہلکا معاملہ یہ کرتا ہوں کہ اس کے دل سے مناجات کی لذت نکال دیتا ہوں۔“ (۱)

اے دُنیا کڑوی ہو جا:

حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ عزَّوَجَلَّ نے دُنیا سے ارشاد فرمایا: ”اے دُنیا! میرے اولیاء کے لئے کڑوی ہو جا، انہیں فتنے میں مبتلا کرنے کے لئے میٹھی نہ بن۔“ (۲)

سَيِّدُ نَا عَلٰی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْهَ اَقْوَال

دوسو کنیں:

{ 1 }..... امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ”دُنیا و آخرت کی مثال مشرق و مغرب جیسی ہے، تو ان میں سے کسی ایک سے جتنا قریب ہو گا دوسری سے اتنا ہی دور ہو جائے گا۔ یا ان کی مثال دوسو کنوں جیسی ہے، تو ان میں سے کسی ایک کو خوش کرے گا تو دوسری ناراض ہو جائے گی۔ یا ان کی مثال دو ایسے برتنوں جیسی ہے جن میں سے ایک بھرا ہو اور دوسرا خالی، تو خالی برتن کو جتنا بھرے گا دوسرا اتنا ہی خالی ہو جائے گا۔“ (۳)

دُنیا میں چھ چیزیں ہیں:

{ 2 }..... امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ”میں نے دُنیا میں چھ چیزیں پائیں: (۱)..... کھانا، سب سے بہترین

..... احیاء علوم الدین، کتاب العلم، الباب السادس فی آفات العلم..... الخ، ج ۱، ص ۸۸، مفہومًا .

..... المستطرف فی کل فن مستطرف، الباب الثالث والثمانون فی ذکر الدنیا..... الخ، ج ۲، ص ۵۰۳ .

..... میزان العمل للغزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی، ص ۴۶ .

کھانا شہد ہے اور وہ مکھی کا لعاب ہے (۲)..... مشروب، سب سے بہترین مشروب پانی ہے اور اس میں نیک و بد برابر ہیں (۳)..... خوشبو، سب سے اچھی خوشبو کستوری

ہے اور وہ ہرن کا خون ہے (۴)..... لباس، سب سے عمدہ لباس ریشم ہے اور وہ کیڑوں کے لعاب سے بنتا ہے (۵)..... سواری، سب سے اچھی سواری گھوڑا ہے اور اس پر سوار ہو کر لوگوں کو قتل کیا جاتا ہے اور (۶)..... بیوی، (جس سے صحبت کی جاتی ہے) اور یہ پیشاب گاہ کا پیشاب گاہ میں جانا ہے اور تیرے لئے اتنی بات ہی کافی ہے کہ عورت اپنے بدن کے سب سے اچھے حصے کو سنوارتی ہے لیکن اس کے سب سے برے مقام کی طلب ہوتی ہے۔“ (۱)

زہدین کے لئے خوشخبری:

{ 3 }..... امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ”دنیا سے بے رغبتی اور آخرت میں رغبت رکھنے والوں کے لئے خوشخبری ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے زمین کو فرش بنا لیا، مٹی کو بچھونا، پانی کو خوشبو بنایا، مناجات و تلاوت قرآن کو اپنی پہچان اور شعار بنا لیا اور انہوں نے حضرت سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے راستے پر چلتے ہوئے دنیا سے کنارہ کشی اختیار کر لی۔“ (۲)

اس مفہوم کے چند اشعار:

اِنَّ لِلّٰهِ رَجَالًا فُطِنَا طَلَقُوا الدُّنْيَا وَخَافُوا الْفِتْنَا
نَظَرُوا فِيْهَا فَلَمَّا عَلِمُوا اِنَّهَا لَيْسَتْ لِحَيِّ وَطْنَا
جَعَلُوا هَالِجَةً وَاتَّخَذُوا صَالِحِ الْأَعْمَالِ فِيْهَا سَفْنَا

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، باب بیان ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۶۰، بتغییر قلیل۔

..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۴ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، الحدیث: ۲۴۲، ج ۱، ص ۱۲۰۔

ترجمہ: (۱)..... بے شک اللہ عزوجل کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جنہوں نے فتنے سے ڈر کر دنیا کو چھوڑ دیا۔

(۲)..... انہوں نے دنیا میں غور و فکر کیا، پھر جب یہ جان لیا کہ یہ زندہ لوگوں کا دلیس نہیں ہے۔

(۳)..... تو انہوں نے دنیا کو کھنور ٹھہرا کر اس میں اعمالِ صالحہ کو سفینہ بنا لیا۔ (۱)

دُنیا خیس ہے:

حضرت سیدنا سعید بن مسیب رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فَرَمَاتے ہیں: ”دُنیا خیس ہے اور ہر خیس سے مشابہت رکھتی ہے اور اس سے زیادہ خیس وہ شخص ہے جو اسے بلا ضرورت حاصل کرتا ہے۔“ (۲)

جیسا کہ متنبی نے کہا:

وَشَبَّهَ الشَّيْءَ مُنْجَذِبٌ إِلَيْهِ وَأَشْبَهْنَا بِدُنْيَا نَا الطَّغَامِ
وَلَوْ لَمْ يَعْلُ إِلَّا ذُو مَحَلٍّ تَعَالَى الْجَيْشُ وَأَنْحَطَّ الْقَتَامِ

ترجمہ: (۱)..... جو چیز جس سے مشابہت رکھتی ہے وہ اسی کی طرف مائل ہوتی ہے اور دُنیا میں ہماری مشابہت گھٹیا لوگوں کے ساتھ ہے۔

(۲)..... اور اگر ہر ذی مرتبہ چیز بلند ہوتی تو لشکر اُپر اور غبار نیچے ہوتا۔ (۳)



..... مرقاة المفاتیح، کتاب الرقاق، باب الامل والحرص، تحت الحديث: ۵۲۷۴، ج ۹، ص ۱۲۶.

..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۱۷۰، سعید بن مسیب، الحديث: ۱۹۰۵، ج ۲، ص ۱۹۳.

..... شرح دیوان المتنبی، ص ۸۳.

سیدنا حسن بصری علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی کے اقوال

موت نے دُنیا کو رسوا کر دیا:

{ 1 } حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”موت نے دُنیا کو رسوا کر دیا اور کسی عقلمند کے لئے اس میں کوئی خوشی نہیں چھوڑی۔ اللہ عزَّ وَّجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جو بوسیدہ کپڑے پہنے، گرے پڑے ٹکڑے کھا کر گزارا کرے، زمین سے چپکار ہے، اپنے گناہوں پر روتا رہے اور اچھے طریقے سے عبادات بجالاتا رہے۔“ (1)

دُنیاوی مشغولیت سے بچو:

{ 2 } حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”جب دل میں دُنیا کی محبت بس جاتی ہے تو اس سے آخرت کا خوف نکل جاتا ہے۔ دُنیاوی مشغولیت سے بچو! کیونکہ جو اپنے لئے دُنیا کا ایک دروازہ کھولتا ہے اس کے لئے اُخروی اعمال کے کئی دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔“ (2)

آدمی مسکین ہے:

{ 3 } حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”آدمی مسکین ہے، اپنے مال کو تو کم سمجھتا ہے لیکن اپنے عمل کو کم نہیں سمجھتا۔ دینی مصیبت پر

..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۱۶۹ حسن بصری، الحدیث: ۱۸۱۵، ۱۸۱۷، ج ۲، ص ۱۷۰، ۱۷۱.

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۸، مفہومًا.

خوش ہوتا ہے اور دُنیاوی مصیبت پر چیخ و پکار کرتا ہے۔ دُنیا کی بنیاد تو عیبوں اور بیماریوں پر ہی رکھی گئی ہے۔ اگر تم عیبوں اور بیماریوں سے نجات پا لو تو موت سے پھر بھی نہیں بچ سکتے۔“ (۱)

کسی نے کیا خوب کہا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کہنے والے کو جزائے خیر دے:

هَبِ الدُّنْيَا تَوَاتِيكَ اَلَيْسَ الْمَوْتُ يَأْتِيكَ
اَلَا يَاطْلُبُ الدُّنْيَا دَعِ الدُّنْيَا الشَّانِيكَ
فَمَا تَصْنَعُ بِالدُّنْيَا وَظِلُّ الْمَمِيلِ يَكْفِيكَ
كَمَا اضْحَكَ الدَّهْرُ كَذَاكَ الدَّهْرُ يُبْكِيكَ

ترجمہ: (۱)..... تو دُنیا کو چھوڑ دے یہ تجھے برباد کر دے گی۔ کیا تجھے موت نہیں آئے گی؟

(۲)..... اے دنیا کے طلبگار! سن! اپنے (آخری) معاملہ کے لئے دُنیا کو ترک کر دے۔

(۳)..... تو دُنیا کا کیا کرے گا؟ یہ ڈھلتے ہوئے سائے تجھے عبرت کے لئے کافی ہیں۔

(۴)..... زمانہ جس طرح تجھے ہنساتا ہے اسی طرح تجھے رلائے گا۔

دُنیا امام باقر رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کی نظر میں:

حضرت سیدنا امام محمد باقر رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا فرمان ہے کہ ”دُنیا کیا ہے اور عنقریب کیا ہو جائے گی؟ یہ ایک سواری ہی تو ہے جس پر تم سوار ہو یا کپڑا ہے جسے تم نے پہن لیا یا عورت ہے جسے تم نے حاصل کر لیا ہے۔“ (۲)

جنت میں پہلے داخل ہونے والے:

حضرت سیدنا وہب بن منبر رَحْمَةُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جنت کے ۸ دروازے

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۸، دون قوله على الاسقام..... الخ.

..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۳۵، محمد بن علی الباقر، الحدیث: ۳۷۳۶، ج ۳، ص ۲۱۳.

ہیں جب لوگ ان دروازوں پر پہنچیں گے تو خازنِ جنت ان سے کہیں گے: ”ہمیں اپنے ربِّ عَزَّوَجَلَّ کی عزّت کی قسم! دُنیا سے بے رغبتی رکھنے اور جنت سے محبت کرنے والوں سے پہلے کوئی اس میں داخل نہیں ہوگا۔“ (۱)

زمین بولنے لگی:

حضرت سیدنا محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْمُبِینِ فرماتے ہیں: دو شخص زمین کے معاملے میں لڑ رہے تھے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین کو حکم فرمایا کہ ”ان دونوں سے کلام کر۔“ چنانچہ زمین کہنے لگی: ”اے مسکینو! تم سے پہلے تندرست لوگوں کے علاوہ ہزار معذور بھی میرے مالک بن چکے ہیں۔“ (۲)



سیدنا ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال

دُنیا کی ناپائیداری:

{ 1 } حضرت سیدنا ابو حازم مدنی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: ”دُنیا کی جو چیز بھی تمہیں خوش کرتی ہے اس کے ساتھ تکلیف ضرور ہوتی ہے۔“ (۳)

دُنیا غم کا گھر ہے:

{ 2 } دُنیا فنا ہونے کی جگہ ہے، اس کو قرار نہیں، دنیا غم کا گھر ہے، خوشی کا

..... احیاء علوم الدین، کتاب الفقرو الزہد، بیان فضیلة الزہد، ج ۴، ص ۲۷۶.

..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۱۹۳ محمد بن سیرین، الحدیث: ۲۳۶۷، ج ۲، ص ۳۱۳.

..... صفة الصفوة، الرقم ۱۸۵، ابو حازم سلمة بن دينار، ج ۱، الجزء الثاني، ص ۱۱۱.

نہیں، تنگی کا گھر ہے خوشحالی کا نہیں۔ (۱)

{ 3 } حضرت سیدنا ابو حازم مدنی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی کی اہلیہ نے ان سے

عرض کی کہ ”اچانک سردی ہو گئی ہے اور کھانا، لباس اور لکڑیوں کے سوا ہمارا کوئی چارہ نہیں ہے۔“ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ”ان کے بغیر تو چارہ ہے لیکن موت، پھر مرنے کے بعد اٹھائے جانے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دربار میں حاضر ہونے اور اس کے بعد جنت یا جہنم سے چھٹکارا نہیں ہے۔“ (۲)

فاجر دنیا کی ہر چیز میں سبقت لے گئے:

{ 4 } آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں: ”تم دنیا کی جس چیز کی

طرف بھی ہاتھ بڑھاؤ گے تو کسی فاسق کو اس کی طرف سبقت کرتا پاؤ گے۔“ (۳)

دُنیا سے دوری بڑی نعمت ہے:

{ 5 } آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یہ نعمت کہ اس

نے دُنیا کو مجھ سے دور رکھا، اس نعمت سے افضل ہے کہ وہ مجھے دنیا عطا فرماتا (کیونکہ

یہ نعمت جن لوگوں کو بھی ملی وہ اس کے سبب ہلاک ہو گئے)۔“ (۴)

خواب اور آرزوئیں:

{ 6 } آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”دُنیا کا جو حصہ گزر گیا وہ ایک

..... احیاء علوم الدین، کتاب الفقرو الزہد، بیان فضیلة الزہد، ج ۴، ص ۲۷۷، مفہومًا.

..... احیاء علوم الدین، کتاب الفقرو الزہد، بیان فضیلة الزہد، ج ۴، ص ۲۷۷، مفہومًا.

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۹.

..... صفة الصفوة، الرقم ۱۸۵، ابو حازم سلمة بن دينار، ج ۱، الجزء الثاني، ص ۱۰۸.

خواب ہے اور جو باقی ہے وہ آرزوئیں ہیں۔“ (۱)

اس مفہوم کو کسی شاعر نے یوں بیان کیا ہے:

كَعْبُورٍ طَيْفٍ أَوْ كَظَلٍ زَائِلٍ إِنَّ اللَّيْبَ بِمِثْلِهَا لَا يُخَدَعُ

ترجمہ: یہ دُنیا گزرے ہوئے خواب و خیال یا ڈھلنے والے سائے کی مثل ہے۔

بے شک عقلمند شخص اس جیسی چیز سے دھوکا نہیں کھاتا۔

ابوطیب متنبی نے کہا:

وَكَمْ مَنْ يَعْشُقُ الدُّنْيَا قَدِيمًا وَلَكِنْ لَا سَبِيلَ إِلَى الْوَصَالِ

نَصِيكَ فِي حَيَاتِكَ مِنْ حَبِيبٍ نَصِيكَ فِي مَنَامِكَ مِنْ خِيَالٍ

ترجمہ: (۱)..... دُنیا کے کتنے ہی عاشق بوسیدہ ہو گئے لیکن پھر بھی ان کے لئے

وصال کی کوئی راہ نہیں۔

(۲)..... تیری زندگی میں محبوب چیز سے تیرا اتنا ہی حصہ ہے جتنا تو سوتے میں خواب

دیکھ لے۔ (۲)

سَيِّدُ نَالِقَمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

کے ارشادات

{ 1 }..... حضرت سید نالقمان رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: ”جس نے دُنیا کو آخرت

کے عوض فروخت کر دیا اس نے دُنیا و آخرت دونوں میں فائدہ اٹھایا اور جس نے

دُنیا کے بدلے آخرت کو بیچ دیا اس نے دُنیا و آخرت میں خسارہ اٹھایا۔“ (۳)

..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۴۰، سلمۃ بن دینار، الحدیث: ۳۹۳۸، ج ۳، ص ۲۷۵.

..... شرح دیوان المتنبی، ج ۱، ص ۱۹۵.

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، باب بیان ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۶.

بیٹے کو نصیحت:

{ 2 }..... حضرت سیدنا لقمان رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اے میرے بیٹے! دُنیا ایک گہرا سمندر ہے اور اس میں بے شمار لوگ ڈوب چکے ہیں۔ اس میں تقویٰ تیری کشتی ہونا چاہیے۔ اس کو ایمان سے بھر دو اور توکل کو اس کا بادبان بناؤ تا کہ تمہیں نجات حاصل ہو اور مجھے نہیں معلوم کہ تم نجات پاؤ گے۔“ (1)



سیدنا مالک بن دینار عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَظِيمَا کے اقوال

جسم اور دل:

{ 1 }..... حضرت سیدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَظِيمَا فرماتے ہیں: ”جب جسم بیمار ہوتا ہے تو کھانے، پینے، سونے اور آرام کرنے سے اسے کچھ فائدہ نہیں ہوتا اسی طرح دل پر جب دُنیا کی محبت غالب آ جاتی ہے تو اسے نصیحت کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔“ (2)

دُنیا میرے گھر میں داخل نہ فرما:

{ 2 }..... حضرت سیدنا مالک عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَظِيمَا نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، باب بیان ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۶۔

..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۰، مالک بن دینار، الحدیث: ۲۷۷۳، ج ۲، ص ۴۱۲، بنجر قلیل۔

میں دُعا کرتا ہوں، تم آمین کہنا۔ پھر آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے دُعا کی: ”اللّٰهُمَّ لَا تُدْخِلْ بَيْتَ مَالِکِ مِنَ الدُّنْيَا لَا قَلِيلٌ وَلَا كَثِيرٌ۔ یعنی اے اللہ عزوجل مالک کے گھر میں دنیا داخل نہ فرما، نہ تھوڑی نہ زیادہ۔“ (1)

{ 3 }..... حضرت سیدنا مالک علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی جب گھر سے نکلتے تو دروازے کو

رسی سے باندھ دیتے اور فرماتے: ”اگر کتے نہ ہوتے تو میں اسے کھلا چھوڑ دیتا۔“

{ 4 }..... آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرمایا کرتے تھے کہ ”بندہ اس وقت تک صدیقین

کا مرتبہ نہیں پاسکتا جب تک وہ اپنی زوجہ کو ایسے نہ چھوڑ دے گویا کہ وہ بیوہ ہو اور

اس کی پناہ گاہ کتوں کے ٹھکانوں کی طرح نہ ہو۔“ (2)

دُنیا کا اُمیدوار:

{ 5 }..... ایک مرتبہ حضرت سیدنا مالک علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی ایک شخص کے سامنے

سے گزرے جو کھجور کے پودے لگا رہا تھا، آپ وہاں سے جلد گزر گئے، پھر کچھ عرصے

کے بعد دوبارہ وہاں سے گزرا ہوا تو دیکھا کہ وہ پودے پھل دار ہو چکے ہیں، آپ

رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کھجور لگانے والے کے بارے میں دریافت فرمایا کسی نے

بتایا کہ وہ انتقال کر چکا ہے۔ اس وقت آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے یہ اشعار کہے:

مُؤْمِلٌ دُنْيَا تَبْقَىٰ لَهُ فَمَاتَ الْمُؤْمِلُ قَبْلَ الْأَمَلِ

يُرَبَّى فَسِيلاً وَيُعْنَىٰ بِهِ فَعَاشَ الْفَسِيلُ وَمَاتَ الرَّجُلُ

ترجمہ: (۱)..... آدمی نے دُنیا سے اُمید لگائی کہ وہ اس کے پاس رہے گی لیکن اُمیدوار

اُمید پوری ہونے سے پہلے ہی موت کا شکار ہو گیا۔

..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۰۰، مالک بن دینار، الحدیث: ۲۸۰۶، ج ۲، ص ۴۱۹۔

..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۰۰، مالک بن دینار، الحدیث: ۲۷۴۹، ج ۲، ص ۴۰۷۔

(۲)..... اس نے بھجور کی پرورش و نگہداشت کی پھر بھجور کا درخت تو باقی رہا لیکن وہ شخص

دُنیا سے چلا گیا۔ (۱)

ابو عتاهیہ نے کہا:

كَمْ عَامٍ دَارًا لَيْسُ كُنْ ظِلَّهَا سَكَنَ الْقُبُورَ وَ دَارَهُ لَمْ يَسْكُنْ

ترجمہ: بہت سے گھر تعمیر کرنے والوں نے اس اُمید پر گھر تعمیر کئے کہ ان کے سائے

میں رہیں گے لیکن وہ گھروں میں بسیرا کرنے کے بجائے قبروں کے مکین بن گئے۔

کلمہ طیبہ، حفاظت کرتا ہے:

بعض روایات میں ہے کہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ اس وقت تک اپنے پڑھنے والوں

کی حفاظت کرتا ہے جب تک وہ دُنیا کو دین پر ترجیح نہ دیں۔ پس جب وہ دُنیا کو دین

پر ترجیح دیتے ہوئے یہ کلمہ پڑھتے ہیں تو اللہ عزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”تم جھوٹے

ہو، اس قول میں سچے نہیں۔“ (۲)

دُنیا کو مجھ سے روک دے:

ایک بزرگ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ اس طرح دُعَا مانگا کرتے تھے کہ ”اے وہ ذات!

جس نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روک رکھا ہے مگر تیری اجازت سے دُنیا کو

میرے پاس آنے سے روک دے۔“ (۳)

دین بچتا ہے نہ دُنیا:

ایک مرتبہ حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْاَكْرَمِ منصور کے

..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۰، مالک بن دینار، الحدیث: ۲۸۷۷، ج ۲، ص ۴۳۴.

..... احیاء علوم الدین، کتاب الفقرو الزہد، بیان فضیلة الزہد، ج ۴، ص ۲۷۶.

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۹.

پاس گئے۔ تو اس نے آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے دریافت کیا کہ ”اے ابراہیم بن ادہم (عَلِیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَكْرَم) ! آپ (دُنیا کے بارے میں) کیا کہتے ہیں؟“ آپ

رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس کے جواب میں یہ شعر پڑھا:

نُرْقِعْ دُنْيَانَا بِتَمْزِیْقِ دِیْنِنَا فَلَا دِیْنَانَا یَقْیٰ وَلَا مَانُرْقِعْ

ترجمہ: ہم اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے دُنیا بہتر بناتے ہیں تو ہمارا دین بچتا ہے

نَدُنْیَا۔ (1)



سَيِّدُ نَادَا وَدُطَائِي رَحْمَةُ اللّٰهِ

تَعَالٰی عَلَیْہِ كے اقوال

آخرت کے حصول کی کوشش کر:

{ 1 }..... ایک شخص حضرت سَيِّدُ نَادَا وَدُطَائِي رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے نصیحت کا طالب

ہوا تو آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ”دُنیا کی نعمتیں چھوڑ کر آخرت کے حصول کی

کوشش کر اور لوگوں سے اس طرح بھاگ جس طرح شیر سے بھاگتا ہے۔“ (2)

ابھی ابھی قید سے آزاد ہوا ہوں:

{ 2 }..... ایک شخص نے حضرت سَيِّدُ نَادَا وَدُطَائِي رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو خواب

میں دوڑتے ہوئے دیکھا تو پوچھا: ”اے ابوسلیمان! کیا معاملہ ہے؟“ آپ رَحْمَةُ

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۶۔

..... احیاء علوم الدین، کتاب آداب العزلة، الباب الاول فی الخ، ج ۲، ص ۲۷۸۔

اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: ”ابھی ابھی قید سے آزاد ہوا ہوں۔“ جب وہ شخص بیدار ہوا تو کسی نے اسے بتایا کہ ”حضرت سید ناداود طائی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَنْتَقَلَ“

فرما گئے ہیں۔“ (۱)



سید نافعیل رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے اقوال

بھلائی و بُرائی کی چابی:

{ 1 }..... حضرت سید نافعیل بن عیاض رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَنْتَقَلَ فرماتے ہیں:

”سارے کا سارا شر گھر میں ہوتا ہے جس کی چابی دُنیا میں رغبت رکھنا ہے اور تمام کی تمام بھلائی بھی گھر میں ہوتی ہے جس کی چابی دُنیا سے بے رغبتی رکھنا ہے۔“ (۲)

دُنیا ٹھیکری اور آخرت سونا ہے:

{ 2 }..... حضرت سید نافعیل بن عیاض رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اَنْتَقَلَ فرمایا:

”اگر دُنیا سونے کی ہوتی پھر بھی فنا ہو جاتی اور اگر آخرت ٹھیکری کی ہوتی تو بھی باقی رہتی۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ ہم باقی رہنے والی ٹھیکری کو ختم ہو جانے والے سونے پر ترجیح دیں، تو اس کا کیا بنے گا جس نے باقی رہنے والے سونے (یعنی آخرت) کے مقابلے میں فنا ہونے والی ٹھیکری (یعنی دنیا) کو اختیار کر رکھا ہے؟“ (۳)

..... الرسالة القشيرية، ابو سليمان، داؤد بن نصير الطائي، ص ۳۵.

..... قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون، شرح مقامات اليقين، ج ۱، ص ۴۲۹.

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنيا، باب بیان ذم الدنيا، ج ۳، ص ۲۵۶.

میں پھر بھی دُنیا سے بچوں گا:

{ 3 }..... آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مَرِید فرماتے ہیں: اگر مجھے دُنیا دی جائے اور کہا جائے کہ ”اس میں سے حلال لے لو اس کا تم سے کوئی حساب نہیں ہوگا۔“ تو میں پھر بھی اس سے اس طرح نفرت کروں گا جس طرح تم میں سے کوئی مردار سے نفرت کرتا ہے، جب اس کے پاس سے گزرتا ہے تو اس سے اپنے کپڑے بچاتا ہے۔^(۱)

امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْکافی فرماتے ہیں:

حضرت سَیدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْکافی فرماتے ہیں: ”اگر دُنیا بازار میں رکھا ہوا سامان ہوتا تو بھی میں اسے ایک روٹی کے عوض بھی نہ خریدتا کیونکہ میں اس میں موجود آفات کو دیکھ چکا ہوں۔“ پھر آپ رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے یہ اشعار پڑھے:

وَمَنْ يَجْهَلُ الدُّنْيَا فَاِنِّي عَرَفْتُهَا وَسِيقَ الْيَنَاعِذُ بِهَا وَعَذَابُهَا
فَلَمْ اَرَهَا اَلَا غُرُورًا وَبَاطِلًا كَمَا لَاحَ فِي ظَهْرِ الْفَلَاةِ سَرَابُهَا
وَمَا هِيَ اِلَّا جِيفَةٌ مُّسْتَحِيلَةٌ عَلَيْهَا كِلَابٌ هُمُّهُمْ اِجْتِنَادُهَا
فَاِنْ تَجْتَنِبَهَا عَشْتَ سَلَامًا لَّاهِلَهَا وَاِنْ تَجْتَنِبَهَا جَادَبْتُكَ كِلَابُهَا

ترجمہ: (۱)..... کون ہے جو دُنیا کو نہیں جانتا میں تو اسے جان چکا ہوں۔ اس کی مٹھاس اور اس کی تکالیف ہماری طرف بڑھادی گئیں۔

(۲)..... میں نے اسے دھوکا اور باطل پایا جیسے وہ ریت جو دو پہر کے وقت جنگل بیابان میں دھوپ کی شدت کی وجہ سے پانی معلوم ہو۔

(۳)..... یہ ایک سڑے ہوئے مردار کی طرح ہے جس پر کتوں کو چھوڑ دیا گیا ہو جن کا

کام اسے نوچنا اور پھاڑ کھانا ہے۔

(۴)..... اگر تو اس سے بچے گا تو سلامتی والی زندگی گزارے گا اور اگر اسے لینے کی کوشش کرے گا تو اس کے کتے تجھے نوچ ڈالیں گے۔

جو دُنیا مانگتا ہے:

حضرت سیدنا بشر بن حارث حافی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: ”جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُنیا مانگتا ہے وہ اس کے سامنے زیادہ دیر ٹھہرنے کا سوال کرتا ہے۔“ (۱)

حضرت سیدنا بشر حافی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْکَافِی یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

أَقْسَمُ بِاللّٰهِ لَرَضِخُ النّٰوِی وَشَرُّ مَاءِ الْقَلْبِ الْمَالِیْہِ
أَحْسَنُ لِلْمُؤْمِنِ مِنْ حِرْصِہِ وَمِنْ سُؤَالِ الْاَوْجِہِ الْکَالِیْہِ
فَاسْتَغْنِ بِاللّٰهِ تَكُنْ دَاغِنِی مُغْتَبِطًا بِالصَّفْقَةِ الرَّابِیْہِ
الْیَاسُ عِزُّوْا التَّقٰی سُوْدُذْ وَرَغْبَةُ النّفْسِ لَهَا فَاِضْحَہِ
مَنْ کَانَ الدُّنْیَا بِہِ بَرَّةً فَاِنَّہَا یَوْمًا لِّہِ ذَابِیْہِ

ترجمہ: (۱)..... اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مومن کے لئے کھجور کی گٹھلی صدقہ کرنا اور کھارا گدلا پانی پینا۔

(۲)..... اس کی حرص اور بے جاہ سوال کرنے سے بہتر ہے۔

(۳)..... اللہ عَزَّوَجَلَّ سے غنا طلب کر کے نفع بخش تجارت کی وجہ سے آسودہ اور خوشحال ہو جاؤ۔

(۴)..... اور دُنیا سے ناامیدی باعث عزت اور تقویٰ و پرہیزگاری باعث سرداری ہے جبکہ نفس کا اس میں رغبت رکھنا رسوائی کا سبب ہے۔

(۵)..... دُنیا جس پر مہربان ہوتی ہے اسے ایک دن نقصان بھی ضرور پہنچاتی ہے۔ (۲)

..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۴۳۷، بشر بن حارث حافی، الحدیث: ۱۲۵۶۷، ج ۸، ص ۳۷۹۔

..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۴۳۷، بشر بن حارث حافی، الحدیث: ۱۲۶۱۰، ج ۸، ص ۳۸۷۔

بعض اَسلاف رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:
مُكْرِمُ الدُّنْيَا مَهَانٌ مُّسْتَدَلٌّ فِي الْقِيَامَةِ
وَالَّذِي هَانَتْ عَلَيْهِ فَلَهُ ثَمَّ كَرَامَةٌ

ترجمہ: (۱)..... دُنیا کو معزز و محترم سمجھنے والا بروز قیامت حقیر و ذلیل ہوگا۔

(۲)..... اور جو اسے ذلیل و حقیر سمجھے گا اسے وہاں عزت و بزرگی حاصل ہوگی۔

دُنیا کو تین طلاقیں:

حضرت سیدنا ضرار بن ضمیر رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ نے امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ دُنیا اور اس کی زینت سے گھبراتے تھے، رات اور اس کے اندھیرے سے سکون پاتے تھے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے بعض دفعہ انہیں دیکھا کہ جب رات کی تاریکی شدت اختیار کر جاتی، ستارے چمکنے لگتے تو آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ سانپ کے ڈسے ہوئے کی طرح بیقرار ہو جاتے اور غمزدہ کی طرح رونے لگتے اور اپنی داڑھی مبارک پکڑ کر ارشاد فرماتے: ”اے دُنیا! تو مجھے دھوکا دینا چاہتی ہے، میری طرف بن سنور کر آئی ہے، جا! کسی اور کو دھوکا دے میں تو تجھے تین طلاقیں دے چکا ہوں۔ کیونکہ تیری عمر قلیل، تیری مجلس حقیر اور تو بڑی خطرناک ہے، ہائے! ہائے! زورِ راہ قلیل، سفر طویل اور راستہ پُر خطر ہے۔“ (۱)

حلال کا حساب اور حرام پر عذاب ہے:

ایک بزرگ رَحِمَہُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”آدمی مسکین ہے ایسے گھر..... حلیۃ الاولیاء، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، الحدیث: ۲۶۱، ج ۱، ص ۱۲۶۔

(یعنی دنیا) پر راضی ہو گیا جس کے حلال کا حساب اور حرام پر عذاب ہے کہ اگر اس کی کوئی حلال نعمت لے گا تو اس کا حساب لیا جائے گا اور اگر حرام لے گا تو اس پر عذاب دیا جائے گا۔“ (۱)

دوست نماؤ دشمن:

خلیفہ مامون الرشید نے کہا: کسی شاعر نے دنیا کی حقیقت کو حسن بن ہانی سے زیادہ اچھے طریقے سے بیان نہیں کیا۔ حسن بن ہانی نے کہا:

إِذَا امْتَحَنَ الدُّنْيَا لَبِيبٌ تَكْشَفُ لَهُ عَنْ عَدُوِّ فِي ثِيَابِ صَدِيقٍ
وَمَا النَّاسُ إِلَّا هَالِكٌ وَابْنُ هَالِكٍ وَذُو نَسَبٍ فِي الْهَالِكِينَ عَرِيقٍ

ترجمہ: (۱)..... جب کوئی عقلمند دنیا کو غور سے ملاحظہ کرتا ہے تو اسے دوست کے لباس میں دشمن نظر آتا ہے۔

(۲)..... لوگ تباہ ہو جائیں گے، انکی حقیر اولاد اور قریبی رشتہ دار بھی برباد ہو جائیں گے۔



سیدنا یحییٰ بن معاذ رحمۃ

اللہ تعالیٰ علیہ کے اقوال

دنیا کو عبرت کی نگاہ سے دیکھو:

{ 1 }..... حضرت سیدنا یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”دنیا کو

عبرت کی نگاہ سے دیکھو اور اس سے بے رغبتی اختیار کر لو اور بوقت ضرورت ہی اس میں سے کچھ لو۔“

{ 2 } آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”میں نے دُنیا کو اس لئے چھوڑ دیا کہ اس کی کلفت بہت اور فائدہ کم ہے، جلدی ختم ہو جاتی ہے اور اس کے طلبگاروں میں حسد بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔“

شیطان کی دُکان:

{ 3 } آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”دُنیا شیطان کی دُکان ہے جو اس سے کچھ لے لیتا ہے یہ اُس کا پیچھا کرتا ہے یہاں تک کہ اسے پکڑ لیتا ہے۔“ (1)

ساری کی ساری دُنیا بھی اس قابل نہیں کہ اس پر ایک لمحہ کے لئے بھی کچھ رنج و غم کیا جائے پھر اس میں سے اپنا قلیل حصہ پانے کے لئے تمہارا عمر بھر فکر مند رہنا کیسا ہے؟

بعض صالحین رَحْمَتُ اللّٰهِ الْمُبِیْن فرماتے ہیں:

وَمَنْ يَحْمَدُ الدُّنْيَا لِعَيْشٍ يَسْرُهُ فَسَوْفَ لِعُمُرِي عَنْ قَرِيبٍ يَلُومُهَا
اِذَا ذَبَرَتْ كَانَتْ عَلَى الْمَرْءِ حَسْرَةً وَاِنْ اَقْبَلَتْ كَانَتْ كَثِيرًا اَهْمُوْمُهَا

ترجمہ: (۱) مجھے میری عمر کی قسم! جو دُنیا کی تعریف اس عیش کی وجہ سے کرتا ہے جو اسے خوش کرتا ہے تو عنقریب وہ اسے ملامت بھی کرے گا۔

(۲) جب دُنیا کسی سے پیڑھ پھیرتی ہے تو اس پر حسرت طاری ہو جاتی ہے اور

سامنے آتی ہے تو اس کے غموں میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ (2)

دُنیا کی قیمت:

ایک دفعہ خلیفہ ہارون الرشید عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمَجِیْد نے پانی مانگا تو پانی پیش

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۶۔

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۵۔

کیا گیا، اس وقت دربار میں حضرت سیدنا ابن سَمَّاک عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الرَّزَّاق بھی موجود تھے، انہوں نے فرمایا: ”(اے خلیفہ) اگر آپ کو پانی نہ ملے تو کیا آپ اسے اپنی ساری بادشاہت کے عوض خریدنے پر تیار ہو جائیں گے؟“ خلیفہ نے کہا: ”جی ہاں!“ حضرت سیدنا ابن سَمَّاک عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الرَّزَّاق نے فرمایا: ”تف ہے ایسی دُنیا پر جس کی قیمت ایک گلاس پانی ہو۔“ (1)

دو دروازوں والا مکان:

منقول ہے، ایک لمبی عمر پانے والے شخص سے کہا گیا کہ ”ہمارے سامنے دُنیا کے اوصاف بیان کرو!“ اس نے کہا: ”دُنیا ایک ایسا مکان ہے جس کے دو دروازے ہیں، میں ایک دروازے سے اندر داخل ہوا اور دوسرے سے باہر نکل آیا۔ میں نے تنگدستی کے سال بھی دیکھے اور فراخی کے بھی۔ پیدا ہونے والے پیدا ہوئے اور مرنے والے مرے۔ اور اگر پیدا ہونے والے پیدا ہی نہ ہوتے تو مخلوق نہ ہوتی اور اگر مرنے والے نہ مرتے تو دُنیا میں کوئی گنجائش نہ رہتی۔“ (2)

ویران اور آباد دل:

ایک دانا کا قول ہے کہ ”دُنیا ویران اور خراب گھر ہے اور اس سے زیادہ خراب وہ دل ہے جو اس کی تعمیر کرتا ہے اور آخرت آباد گھر ہے اور اس سے بھی زیادہ آباد وہ دل ہے جو اسے طلب کرتا ہے۔“ (3)

.....تاریخ الخلفاء، الرشید ہارون بن مہدی بن منصور، ص ۲۹۳.

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۸، مفہومًا.

.....احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۹.

دُنیا و آخرت کس کے لئے ہے:

ایک دانا شخص سے پوچھا گیا کہ ”دُنیا کس کے لئے ہے؟“ اُنہوں نے فرمایا:
 ”جو اسے چھوڑ دے۔“ پوچھا گیا: ”آخرت کس کے لئے ہے؟“ اُنہوں نے فرمایا:
 ”جو اسے طلب کرے۔“ (۱)

دُنیا داروں کا حال:

کسی زاہد سے پوچھا گیا کہ ”آپ نے دُنیا کو کیسا پایا؟“ فرمایا: ”جسم بوسیدہ
 ہو جاتے اور امیدیں تازہ ہو جاتی ہیں، موت قریب آ جاتی ہے لیکن خواہشات
 دور چلی جاتی ہیں۔“ پوچھا گیا: ”دُنیا داروں کا کیا حال ہے؟“ فرمایا: ”جو اسے پالیتا
 ہے وہ تھک جاتا ہے اور جو نہیں پاتا وہ پریشان ہو جاتا ہے۔“ (۲)

اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ قائل کا بھلا کرے اس نے کیا خوب کہا:

أَرَى الدُّنْيَا لِمَنْ هِيَ فِي يَدَيْهِ عَذَابًا كَلَّمَا كَثُرَتْ عَلَيْهِ
 تَهَيُّنُ الْمُكْرِمِينَ لَهَا بِصُغُرِ وَتُكْرِمُ كُلَّ مَنْ هَانَتْ عَلَيْهِ
 إِذَا اسْتَغْنَيْتَ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُهُ وَخُذْ مَا أَنْتَ مُحْتَاجٌ إِلَيْهِ

ترجمہ: (۱)..... میں نے دُنیا کو دیکھا کہ جب بھی کسی کے ہاتھوں میں زیادہ آئی تو

اس کے لئے عذاب بن گئی۔

(۲)..... جو شخص کسی معمولی چیز کے لئے دنیا کی عزت کرتا ہے یہ اسے ذلیل و رسوا کر

دیتی ہے اور جو اسے ذلیل کرتا ہے یہ اس کی عزت کرتی ہے۔

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۹۔

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۵۔

(۳)..... جس چیز کی تجھے ضرورت نہ ہو اسے چھوڑ دے اور جس کی ضرورت پڑے

اسے لے لے۔ (۱)

دُنیا دُشمن ہے:

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَالِی
”اَحْيَاءُ الْعُلُومِ“ میں فرماتے ہیں: بے شک دُنیا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی، اس کے
دوستوں کی اور اس کے دُشمنوں کی بھی دُشمن ہے۔

دُنیا کی دُشمنی کا مطلب:

اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے دُنیا کی دُشمنی ان معنوں میں ہے کہ یہ اس کے بندوں کو اس
کے راستے پر چلنے نہیں دیتی۔ اسی وجہ سے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے جب سے اسے تخلیق فرمایا
ہے اب تک اس کی طرف نظر نہیں فرمائی۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے دوستوں کی دُشمنی اس
طرح ہے کہ ان کے سامنے سچ دھج کے آتی اور اپنا بناؤ سنگار ان پر ظاہر کرتی ہے
جس کی وجہ سے انہیں اس کو چھوڑنے کے لئے صبر کا کڑوا گھونٹ پینا پڑتا ہے۔ اور
اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے دُشمنوں کی دُشمنی ان معنوں میں ہے کہ انہیں اپنے مکر و فریب اور
چال بازیوں سے اپنے جال میں جکڑ لیتی ہے یہاں تک کہ وہ اس پر بھروسہ اور اعتماد
کر بیٹھتے ہیں۔ پھر انہیں پہلے سے زیادہ اپنا محتاج بنا ڈالتی ہے تو وہ دُنیا پر حسرت
کرتے ہیں، ان کے جگر پاش پاش ہو جاتے ہیں پھر ہمیشہ کے لئے سعادت مندی
سے محروم ہو جاتے ہیں وہ دُنیا کی فریب کاریوں اور خرابیوں سے بچنے کیلئے مدد
طلب کرتے ہیں لیکن انکی مدد نہیں کی جاتی بلکہ ان سے کہا جاتا ہے:

..... اَحْيَاءُ عُلُومِ الدِّينِ، كِتَابُ الْاَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ..... الخ، الباب الثَّانِي فِي اَرْكَانِ الْاَمْرِ

..... الخ، ج ۲، ص ۳۹۰۔

﴿۱﴾ قَالَ احْسُوا فِيهَا وَلَا

تَكْلُمُونَ ﴿۱۸﴾ (پ ۱۸، المؤمنون: ۱۰۸)

ترجمہ کنز الایمان: رب فرمائے گا دھتکارے
(خائب و خاسر) پڑے رہو اس میں اور مجھ
سے بات نہ کرو۔

﴿۲﴾ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرُوا الْحَيٰوةَ

الدُّنْيَا بِالْآخِرَةِ فَلَا يَحْقِفُّ عَنْهُمْ

الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُونَ ﴿۸۱﴾

(پ ۱، البقرة: ۸۶)

ترجمہ کنز الایمان: یہ ہیں وہ لوگ جنہوں
نے آخرت کے بدلے دنیا کی زندگی مول
لی تو نہ ان پر سے عذاب ہلکا ہوا اور نہ ان کی
مدد کی جائے۔ (۱)

حاصل کلام:

دنیا کی مذمت میں آیات، احادیث اور اقوال بے شمار ہیں تاہم جن کی طرف
ہم نے اشارہ کر دیا ہے وہ اس میں کافی ثابت ہوں گے۔ ان میں عبرت حاصل
کرنے والوں کے لئے عبرت اور نصیحت ماننے والوں کے لئے نصیحت ہے۔

﴿وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَنْ يُنِيبُ﴾ (پ ۱۳)

ترجمہ کنز الایمان: اور نصیحت نہیں مانتا مگر

جو رجوع لائے۔

(پ ۲۴، المؤمن: ۱۳)



فَرَامِینِ سَیِّدِ نَاعِیْسِی

ہم اس خاتمہ کے آخر میں دُنیا کی مذمت اور اس کی حقیقت کے بارے میں زاہدوں کے سردار اور ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حجت حضرت سَیِّدُ نَاعِیْسِی رُوحُ اللہ علی نَبِیْنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے فرامین بیان کر کے اسے مکمل کرتے ہیں۔ چنانچہ،

دُنیا ایک پل ہے:

{ 1 }..... حضرت سَیِّدُ نَاعِیْسِی رُوحُ اللہ علی نَبِیْنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ نے ارشاد فرمایا: ”دُنیا ایک پل ہے، اسے عبور کرو اس کی آباد کاری میں نہ لگو (1)۔“ (2)

سب سے بڑی نیکی:

{ 2 }..... آپ عَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ فرماتے ہیں: ”اے دُنیا کے طلبگار! تو دُنیا اس لئے حاصل کرتا ہے کہ اس کے ذریعے نیکی کرے گا تو (سن!) تیرا اسے چھوڑ دینا ہی سب سے بڑی نیکی ہے۔“ (3)

..... حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی عَلِیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِیِ اس کے تحت فرماتے ہیں: ”یہ ایک واضح مثال ہے کیونکہ دنیا آخرت تک پہنچانے والا ایک راستہ ہے۔ پنگھوڑا وہ پہلا نشان ہے جو پل کے شروع میں ہوتا ہے اور قمر اس کا آخری نشان ہے اور ان دونوں کے درمیان محدود مسافت ہے۔ بعض لوگ نصف پل طے کرتے ہیں کچھ لوگ اس کا تہائی حصہ طے کرتے ہیں اور بعض لوگ اس کا دو تہائی طے کرتے ہیں اور کچھ لوگوں کے لئے ایک قدم کی مسافت باقی رہ گئی لیکن وہ اس بات سے غافل نہیں اور کیا حالت ہوگی حالانکہ عبور کرنا ضروری ہے اور جب تم نے پل کو عبور کرنا ہے تو پھر اس پر مکان بنانا اور اسے زینت دینا انتہائی درجہ کی جہالت اور رسوائی ہے۔“

(احیاء علوم الدین، ج ۳، ص ۲۶۶)

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان صفة الدنیا بالامثلة، ج ۳، ص ۲۶۶.

..... احیاء علوم الدین، بیان ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۵.

آگ اور پانی:

{ 3 } آپ عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں: ”جیسے آگ اور پانی ایک برتن میں جمع نہیں

ہو سکتے ایسے ہی کسی مومن کے دل میں دُنیا و آخرت کی محبت جمع نہیں ہو سکتی۔“ (۱)

ایک سچا وعدہ:

{ 4 } آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: ”دُنیا موجودہ سامان ہے جس سے

نیک و بد سب کھاتے ہیں اور آخرت سچا وعدہ ہے جس میں قدرت والا بادشاہ فیصلہ فرمائے گا (سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر دکھائے گا)۔“

دُنیا کو آقا نہ بناؤ:

{ 5 } حضرت سیدنا عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ارشاد فرمایا: ”دُنیا کو آقا نہ

بناؤ ورنہ یہ تمہیں اپنا غلام بنا لے گی۔ اپنا خزانہ اس کے پاس جمع کرواؤ جو اسے ضائع نہ کرے کیونکہ جس کے پاس دُنیا کا خزانہ ہو اسے آفت کا خوف ہوتا ہے اور

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کے خزانے والے کو آفت کا ڈر نہیں ہوتا۔“ (۲)

مجھ سے بڑھ کر کوئی مال دار نہیں:

{ 6 } حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ نَبِیَّناوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ارشاد فرمایا

کرتے تھے کہ ”میرا سالن بھوک، میرا شعار خوف، میرا لباس اُون، سردیوں میں میری انگیٹھی سورج کی دھوپ، میرا چراغ چاند ہے، میری سواری میرے پاؤں ہیں، میرا کھانا اور پھل وہ ہے جسے زمین اُگاتی ہے۔ میں رات سوتا ہوں تو پاس

..... احیاء علوم الدین، بیان ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۲۔

..... احیاء علوم الدین، بیان ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۰۔

کچھ نہیں ہوتا، صبح اٹھتا ہوں تو بھی پاس کچھ نہیں ہوتا اور روئے زمین پر مجھ سے بڑھ کر کوئی مال دار بھی نہیں۔“ (۱)

تعجب ہے اس شخص پر:

{ 7 }..... حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”تعجب ہے اس شخص پر جو موت سے غافل ہے جبکہ موت اس سے غافل نہیں۔ تعجب ہے دنیا کے اس امیدوار پر موت جس کی تلاش میں ہے اور تعجب ہے اس مکان بنانے والے پر جس کا مسکن قبر ہے۔“ (۲)

خشیتِ الہی اور جنت کی محبت:

{ 8 }..... آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ”بے شک خشیتِ الہی اور جنت کی محبت بندے کو دنیا کی رنگینیوں سے دور کر کے اس میں مشقت پر صبر کرنے کا حوصلہ پیدا کرتے ہیں اور بے شک جو کھانا اور گوڑے کے ڈھیر پرکتوں کے ساتھ سو جانا بھی جنت کی طلب میں کم ہے۔“ (۳)

دُنیا کو منہ کے بل گرا دیا:

{ 9 }..... حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے حواریوں (یعنی صحابہ) سے فرمایا کرتے تھے: ”اے حواریو! میں نے تمہارے لئے دُنیا

..... احیاء علوم الدین، باب بیان المواعظ..... الخ، ج ۳، ص ۲۶۲.

..... فتوح الشام، ذکر فتوح قلعة قرأس العین، الجزء الثانی، ص ۱۳۹، دون قوله ولبنانی الخ.

..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۰۰ مالک بن دینار، الحدیث: ۲۸۰۳-۲۸۰۴، ج ۲،

ص ۴۱۸-۴۱۹.

(۱) کو منہ کے بل گرا دیا ہے، لہذا میرے بعد اسے نہ اٹھانا۔“

پانی پر چلنے کی وجہ:

{ 10 }..... حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے حواریوں نے آپ علیہ السلام سے عرض کی کہ ”آپ علیہ السلام کس طرح پانی پر چل لیتے ہیں حالانکہ ہم تو نہیں چل پاتے؟“ ارشاد فرمایا: ”تمہارے نزدیک درہم و دینار کا کیا مقام ہے؟“ حواریوں نے عرض کی: ”اچھا اور بہت بلند۔“ آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ”لیکن میرے نزدیک تو یہ پتھر اور مٹی کے ڈھیلے کی طرح ہیں۔“ (۲)

ابلیس کو پتھر مارا:

{ 11 }..... حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایک پتھر سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ ابلیس آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور کہا: ”اے عیسیٰ! تم بھی دنیا کی طرف مائل ہو گئے۔“ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پتھر اٹھا کر اسے مارا اور فرمایا: ”میرے پاس دنیا میں سے صرف یہی ہے۔“ (۳)

ہزار حوروں سے نکاح:

{ 12 }..... ایک دن شدید بارش، گرج اور بجلی کے موسم میں آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک خیمہ میں داخل ہونے کا ارادہ فرمایا لیکن اس میں ایک عورت تھی جس

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم الدنیا، بیان ذم الدنیا، ج ۳، ص ۲۵۰۔

..... احیاء علوم الدین، کتاب ذم البنحل... الخ، بیان ذم المال... الخ، ج ۳، ص ۲۸۷۔

..... احیاء علوم الدین، کتاب الفقر والزهد، بیان درجات الزهد... الخ، ج ۴، ص ۲۸۲، مفہومًا۔

کی وجہ سے داخل نہ ہوئے۔ پھر ایک غار کی طرف آئے تو اس میں کچھ درندے پناہ لئے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ”اے مالک و مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! تو نے سب کے لئے ٹھکانا بنایا لیکن میرے لئے کوئی ٹھکانا نہیں بنایا۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ ”تیرا ٹھکانا میری رحمت کے سائے میں ہے۔ میں ایک ہزار بڑی آنکھوں والی حوروں سے تیرا نکاح فرماؤں گا اور اہل جنت کو ایک ہزار سال تک تیرے ولیمے کی دعوت کھلاؤں گا۔“ (۱)

ساری دُنیا بھی کفایت نہ کرے:

{ 13 }..... حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”اے آدمی! اگر تو بقدرِ ضرورت طلب کرے تو تھوڑی دُنیا تجھے کفایت کرے گی اور اگر ضرورت سے زائد جمع کرنا چاہے تو پھر ساری دُنیا بھی تجھے کفایت نہیں کرے گی۔ اس لئے تم طلبِ دُنیا کی وجہ سے خود کو ہلاک نہ کرو اور جو کچھ دُنیا میں ہے اسے چھوڑ کر اس پر غالب آ جاؤ۔ تم دُنیا میں برہنہ آئے تھے اور برہنہ ہی جاؤ گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ایک، ایک دن کا رزق مانگا کرو اور یاد رکھو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دُنیا کو قلیل پیدا فرمایا ہے اور اب جو اس کا حصہ رہ گیا ہے وہ بہت ہی کم ہے۔ اس کا صاف پانی پیا جا چکا ہے اور گدلا باقی ہے۔“

تنگی اور دھوکے کا گھر:

{ 14 }..... حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

”جان لو! یہ دُنیا تنگی اور دھوکے کا گھر ہے۔ اس میں اس شخص کی طرح رہو جو اپنے زخم

کا علاج کرتا اور دوا کی سختی برداشت کرتا ہے کیونکہ اسے مرض سے شفا و عافیت کی امید ہے۔ دُنیا کا سامنے ہونا اور آخرت کا غائب ہونا تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے۔“

عمل ہی کام آئے گا:

{ 15 }..... حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”تعجب ہے تم دُنیا کے لئے کوشش کرتے ہو حالانکہ دُنیا میں بغیر کوشش کے بھی رزق مل جاتا ہے اور آخرت کے لئے عمل نہیں کرتے جہاں بغیر عمل کے تمہیں کچھ نہیں ملے گا۔“ (1)

دنیا کے شوہر:

{ 16 }..... ایک مرتبہ دنیا عورت کی شکل میں حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے ظاہر ہوئی جو ہر طرح کی زیب و زینت سے آراستہ تھی۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے پوچھا: ”کیا تیرا کوئی شوہر ہے؟“ اس نے کہا: ”میرے بہت شوہر ہیں۔“ پھر پوچھا: ”کیا ان سب نے تجھے طلاق دے دی ہے یا وہ مر گئے ہیں یا تو نے انہیں ہلاک کر ڈالا ہے؟“ کہا: ”میں نے سب کو ہلاک کر ڈالا۔“ ارشاد فرمایا: ”کیا تجھے ان میں سے کسی کا غم نہیں ہے؟“ بولی: ”وہ میری وجہ سے غم کرتے تھے، مجھے ان کا کوئی غم نہیں ہے۔ وہ مجھ پر روتے تھے میں ان پر نہیں روتی۔“ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”تیرے باقی شوہروں پر تعجب ہے کہ وہ تیرے گزرے ہوئے شوہروں سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔“

دنیا سے کنارہ کشی افضل عبادت ہے:

{ 17 }..... حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جو اللہ عزوجل کی عبادت کر رہے تھے جبکہ ایک شخص سو رہا تھا۔ آپ علیہ السلام نے اس سے فرمایا: ”اے شخص! اُٹھ اور اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اللہ عزوجل کی عبادت کر۔“ اس نے عرض کی: ”میں ان سے افضل عبادت، دنیا سے کنارہ کشی کر چکا ہوں۔“ ارشاد فرمایا: ”بہت خوب! سو جا! تو ان عبادت کرنے والوں پر فوقیت لے گیا ہے۔“ (1)

اولیاء کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام کا مختصر تعارف:

{ 18 }..... کسی شخص نے حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ عزوجل کے اُولیاء کے بارے میں پوچھا جن پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم؟ تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ”یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دُنیا کے باطن کی طرف نگاہ کی جب دوسرے لوگوں نے اس کا ظاہر دیکھا اور دُنیا کے انجام کو مد نظر رکھا جب دوسرے لوگ اس کی رنگینوں میں کھو گئے۔ انہیں جس چیز سے ہلاکت کا خوف ہوا اسے مات دی اور جس چیز کے بارے میں محسوس ہوا کہ وہ انہیں چھوڑ دے گی انہوں نے خود ہی اُسے چھوڑ دیا۔ دُنیا کی جو چیز بھی ان کے سامنے آئی اُسے ٹھکرا دیا۔ دُنیا کی رفعت سے دھوکا نہیں کھایا بلکہ اسے اپنی نظروں سے گرا دیا۔ دُنیا ان کے لئے پرانی ہو گئی تو انہوں نے اسے نیا نہیں کیا۔ ویران ہو گئی تو آباد نہیں کیا۔ ان کے سینوں میں مرگئی تو زندہ نہیں کیا بلکہ دنیا کی عمارت ڈھا کر اس کے عوض اپنی آخرت بناتے ہیں۔ اسے فروخت کر کے اس کے بدلے

..... الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، پ ۱۲، سورۃ ہود، تحت الایۃ: ۷، ج ۵، ص ۸.

وہ خریدتے ہیں جو ان کے لئے باقی رہے اور انہوں نے دُنیا داروں کو گرا پڑا دیکھا ہے کہ ان پر کئی زمانے گزر گئے، پس جس شے کی وہ امید رکھتے ہیں اس کے علاوہ کی آرزو نہیں کرتے اور جن چیزوں سے وہ پرہیز کرتے ہیں ان کے سوا کوئی اور خوف نہیں رکھتے۔“ (۱)



اختتامی کلمات

انہی کلمات پر ”رِسَالَةُ الْمَذَاكِرَةِ مَعَ الْإِخْوَانِ وَالْمُحِبِّينَ مِنْ أَهْلِ الْخَيْرِ وَالِدِّينَ“ مکمل ہوا اور میں نے اس کا یہ نام اس لئے رکھا ہے کہ یہ مسلمان بھائیوں اور اہل محبت کے ساتھ مذاکرہ (یعنی بات چیت) کے طریقے پر ترتیب دیا گیا ہے۔ اللہ عزَّوَجَلَّ مجھے اور تمام مسلمانوں کو ہدایت پر ثابت قدمی عطا فرمائے اور ہمیں ہمارے نفس کے شر سے بچائے۔ (آمین)

میں نے اس رسالہ میں نے جو احادیث اور اقوال بیان کئے ہیں وہ معتبر اور مُعْتَمَد کُتُب سے لئے ہیں اور اختصار کے پیش نظر خاتمے کی ابتدا میں احادیث کے درمیان فرق بیان نہیں کیا بلکہ انہیں اس انداز سے بیان کیا ہے کہ وہ 4 یا 5 احادیث معلوم ہوتی ہیں حالانکہ وہ تقریباً 20 احادیث ہیں۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَلَهُ تَرْجَمَةُ كُنْزِ الْإِيمَانِ: سب خوبیاں اللہ کو کہ اسی کمال ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور

جو کچھ زمین میں اور آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور وہی ہے حکمت والا خبردار جانتا ہے جو کچھ زمین میں جاتا ہے اور جو زمین سے نکلتا ہے اور جو آسمان سے اترتا ہے اور جو اس میں چڑھتا ہے اور وہی ہے مہربان بخشش والا۔

الْحَمْدُ فِي الْآخِرَةِ ۖ وَهُوَ الْحَكِيمُ
الْخَبِيرُ ① يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي
الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا
يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ
فِيهَا ۚ وَهُوَ الرَّحِيمُ الْغَفُورُ ②
(پ ۲۲، سبا: ۲۰۱)

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ إِلَى يَوْمِ الْبَعْثِ
وَالنُّشُورِ، وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
اس رسالہ کی املا سے بروز ہفتہ نمازِ ظہر سے کچھ دیر قبل یکم جمادی الاولیٰ 1069 ہجری
کو فراغت ہوئی۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ



{ تعریف اور سعادت }

حضرت سیدنا امام عبد اللہ بن عمر بیضاوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی (متوفی ۶۸۵ھ)

ارشاد فرماتے ہیں کہ ”جو شخص اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی فرمانبرداری کرتا ہے دنیا میں اس کی تعریفیں ہوتی ہیں اور آخرت میں سعادت مندی سے

سرفراز ہوگا۔“ (تفسیر البیضاوی، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الاية: ۷۱، ج ۴، ص ۳۸۸)

ماخذ و مراجع

کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۰ھ
ترجمہ قرآن کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۰ھ
التفسیر الکبیر	امام فخر الدین ابو عبد اللہ محمد بن عمر رازی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث ۱۴۲۰ھ
تفسیر قرطبی	امام محمد بن احمد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر کشاف	امام جلال اللہ محمود بن عمر زمخشری متوفی ۵۳۸ھ	مکتبۃ الاعلام الاسلامی ۱۴۱۴ھ
تفسیر روح البیان	امام اسماعیل حقی بروسی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۱۳۷ھ	کوئٹہ پاکستان
تفسیر الدر المنثور	امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
تفسیر ابن کثیر	امام الحافظ عماد الدین ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
تفسیر مظهری (مترجم)	علامہ قاضی محمد ثناء اللہ پانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۲۲۵ھ	ضیاء القرآن ۱۳۲۳ھ
تفسیر خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ ۱۴۳۰ھ
تفسیر نور العرفان	مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۹۱ھ	پیر بھائی کمپنی
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۵۶ھ	دار السلام ریاض ۱۴۲۱ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۶۱ھ	دار السلام ریاض ۱۴۲۱ھ
جامع الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۷۹ھ	دار السلام ریاض ۱۴۲۱ھ
سنن أبی داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۷۵ھ	دار السلام ریاض ۱۴۲۱ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعبہ نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۰۳ھ	دار السلام ریاض ۱۴۲۱ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید قزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۷۳ھ	دار السلام ریاض ۱۴۲۱ھ
المسنند	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
الزهد	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۴۱ھ	دار الغد الجدید ۱۴۲۶ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۰ھ
موسوعة لابن ابی الدنیا	حافظ ابی بکر عبد اللہ بن محمد ابن ابی دنیار رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۸۱ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۳ھ
حلیۃ الاولیاء	امام حافظ ابو نعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۸ھ
الجامع الصغیر	امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۵ھ
جامع بیان العلم وفضله	امام حافظ ابن عبد البر قرطبی متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۸ھ
نزہۃ المجالس	عبد الرحمن بن عبد السلام صفوری متوفی ۸۹۴ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
الزهد الکبیر للبيهقي	امام ابو بکر احمد بن حسین بیهقی، متوفی ۴۵۸ھ	موسوٰۃ الکتب الثقافیہ ۱۴۱۷ھ
شعب الایمان للبيهقي	امام ابو بکر احمد بن حسین بیهقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۱ھ
المستدرک	امام محمد بن عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ ۱۴۱۸ھ
بداية الهداية	امام محمد بن احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۰۵ھ	الشاملہ
احیاء علوم الدین	امام محمد بن احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۲۰۰۰ء

منہاج العابدین	امام محمد بن احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ
المقصد الاسنی	امام محمد بن احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۰۵ھ	الشاملہ
اتحاف السادة المتقین	علامہ مرتضیٰ زبیدی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۲۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ
مشکوۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
قوت القلوب	ابو طالب محمد بن علی حارثی مکی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۸۶ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ۱۴۲۳ھ
الفتوحات المکیہ	شیخ محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۳۸ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المستطرف	شہاب الدین محمد بن ابی احمد رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۸۵۰ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
شرح دیوان المتنبی	أبو الحسن علی بن أحمد بن محمداحدی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۶۸ھ	الشاملہ
تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ	باب المدینہ کراچی
فتوح الشام	ابو عبد اللہ محمد بن عمرو اقدی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۰۷ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۲۶ھ
فردوس الاخبار	أبو شجاع شیروہ بن شہردار بن شیروہ دلمی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۰۹ھ	الشاملہ
بمآثور الخطاب	رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۰۹ھ	الشاملہ
المدخل للعبدری	أبو عبد اللہ محمد بن محمد بن محمد عبدری متوفی ۷۳۷ھ	الشاملہ
النصيحة الكافية	ابوالعباس شہاب الدین بزروق متوفی ۸۹۹ھ	الشاملہ
الترغيب والترهيب	امام زکی الدین منذری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۵۶ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۷ھ
شرح السنہ	امام أبو محمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۲۴ھ
ایقظ الہم شرح متن الحکم	ابوالعباس احمد بن محمد بن مہدی بن عجیبہ حسنی متوفی ۱۲۲۴ھ	الشاملہ
الرسالة القشيرية	امام ابو القاسم عبدالکریم ہوازن قشیری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۶۵ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۸ھ
بريقة محمودیہ فی شرح طریقہ محمدیہ	ابو سعید محمد بن محمد خادمی متوفی ۱۱۷۶ھ	الشاملہ
تاریخ دمشق	امام ابن عساکر رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۷۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۵ھ
ادب الدنیاوالدین	ابوالحسن ماوردی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۵۰ھ	الشاملہ
صفة الصفوة	امام ابو الفرج ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۵۹۷ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۲۳ھ
الزواجر عن اقتراف الكبائر	شہاب الدین احمد بن محمد ابن حجر ہیتمی متوفی ۹۷۴ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۹ھ
کنز العمال	علامہ علی متقی بن حسام الدین ہندی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیہ ۱۴۱۹ھ
بہار شریعت	صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۷۶ھ	مکتبہ المدینہ
نزهة القاری	فقیہ اعظم ہند مفتی محمد شریف الحق امجدی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۴۲۱ھ	فرید بک سٹال ۱۴۲۱ھ
مرآة المناجیح	مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن
غیبت کی تباہ کاریاں	امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری مدظلہ العالی	مکتبہ المدینہ ۱۴۳۰ھ
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری مدظلہ العالی	مکتبہ المدینہ ۱۴۳۰ھ



مجلس المدینة العلمیة کی طرف سے پیش کردہ 193 کتب و رسائل مع عنقریب آنے والی 15 کتب و رسائل

{ شعبہ کتب اعلیٰ حضرت }

اردو کتب:

- 01..... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَأَى الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيرَانِ وَمَوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات: 40)
- 02..... کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كُفِّلَ الْفَقِيهَ الْفَاهِمَ فِي أَحْكَامِ قِرَاطِاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات: 199)
- 03..... فضائل دعا (أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِأَذَابِ الدُّعَاءِ مَعَهُ ذَيْلُ الْمُدْعَاءِ لِأَحْسَنِ الْوَعَاءِ) (کل صفحات: 326)
- 04..... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وَسَاحُ الْجِيدِ فِي تَحْلِيلِ مُعَانَقَةِ الْعِيدِ) (کل صفحات: 55)
- 05..... والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (الْحُقُوقُ لِطَرَحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات: 125)
- 06..... المفسوظ المعروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات: 561)
- 07..... شریعت و طریقت (مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات: 57)
- 08..... ولایت کا آسان راستہ (تَصَوُّرِ شَيْخٍ) (أَلْيَا قُوْتَةُ الْوِاسِطَةِ) (کل صفحات: 60)
- 09..... معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تہذیب فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات: 41)
- 10..... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (إِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيِّ) (کل صفحات: 100)
- 11..... حقوق العباد کیسے معاف ہوں (أَعَجَبُ الْإِمْدَادِ) (کل صفحات: 47)
- 12..... ثبوت ہلال کے طریقے (طُرُقُ إِبْتَاتِ هِلَالِ) (کل صفحات: 63)
- 13..... اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْوُشَادِ) (کل صفحات: 31)
- 14..... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)
- 15..... الْوُظَيْفَةُ الْكُرَيْمَةُ (کل صفحات: 46)

عربی کتب:

- 16، 17، 18، 19، 20..... جَدُّ الْمُؤْمَتَارِ عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس) (کل صفحات: 483، 650، 713، 672، 570)

21.....التَّعْلِيقُ الرَّضَوِيُّ عَلَى صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ (کل صفحات: 458)

22.....كِفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات: 74) 23.....الْإِحَارَاتُ الْمَتِينَةُ (کل صفحات: 62)

24.....الرَّمَزَةُ الْقَمَرِيَّةُ (کل صفحات: 93) 25.....الْفَضْلُ الْمُوهَبِيُّ (کل صفحات: 46)

26.....تَمْهِيدُ الْإِيمَانِ (کل صفحات: 77) 27.....أَجَلَى الْإِغْلَامِ (کل صفحات: 70)

28.....إِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (کل صفحات: 60)

عنقریب آنے والی کتب

01.....جَدُّ الْمُتَارِعِ عَلَى رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد السادس)

02.....اولاد کے حقوق کی تفصیل (مَشْعَلَةُ الْإِرْشَادِ)

{ شعبہ تراجم کتب }

01.....اللَّهُ وَالْوَلَدُ ابْنُ بَاتِي (حِلْيَةُ الْأَوْلِيَاءِ وَطَبَقَاتُ الْأَصْفِيَاءِ) پہلی قسط: تذکرہ خلفائے راشدین (کل صفحات: 217)

02.....مدنی آقا کے روشن فیصلے (الْبَاهِرُ فِي حُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ) (کل صفحات: 112)

03.....سایہ عرش کس کس کو ملے گا؟ (تَمْهِيدُ الْفُرُشِ فِي الْخِصَالِ الْمُوجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ) (کل صفحات: 28)

04.....نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (فُرُوقُ الْعُيُونِ وَمُفَرِّحُ الْقُلُوبِ الْمُحْزُونِ) (کل صفحات: 142)

05.....نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلہ احادیث رسول (الْمَوْاعِظُ فِي الْأَحَادِيثِ الْقُدْسِيَّةِ) (کل صفحات: 54)

06.....جنت میں لے جانے والے اعمال (الْمَتَجَرُّعُ الرَّابِعُ فِي ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات: 743)

07.....امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی وصیتیں (وَصَايَا إِمَامٍ أَعْظَمَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ) (کل صفحات: 46)

08.....جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلداول) (الزَّوْاجِرُ عَنْ اقْتِرَافِ الْكَبَائِرِ) (کل صفحات: 853)

09.....نیکی کی دعوت کے فضائل (الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ) (کل صفحات: 98)

10.....فیضان مزاراتِ اولیاء (كَشْفُ الثُّورِ عَنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ) (کل صفحات: 144)

11.....دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (الزُّهْدُ وَقَصْرُ الْأَمَلِ) (کل صفحات: 85)

12.....راہِ علم (تَعْلِيمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِيقُ التَّعَلُّمِ) (کل صفحات: 102)

13.....غُيُونُ الْحِكَايَاتِ (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات: 412)

14.....غُيُونُ الْحِكَايَاتِ (مترجم، حصہ دوم) (کل صفحات: 413)

- 15..... احیاء العلوم کا خلاصہ (لُبَابُ الْإِحْيَاءِ) (کل صفحات: 641)
- 16..... حکایتیں اور نصیحتیں (الرَّوْضُ الْفَائِقُ) (کل صفحات: 649)
- 17..... اچھے برے عمل (رِسَالَةُ الْمَذْكُورَةِ) (کل صفحات: 122)
- 18..... شکر کے فضائل (الشُّكْرُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ) (کل صفحات: 122)
- 19..... حسنِ اخلاق (مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ) (کل صفحات: 74)
- 20..... آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوعِ) (کل صفحات: 300)
- 21..... آدابِ دین (الْأَدَبُ فِي الدِّينِ) (کل صفحات: 63)
- 22..... شاہراہِ اولیا (مِنْهَاجُ الْعَارِفِينَ) (کل صفحات: 36)
- 23..... بیہ کونصیحت (أَيُّهَا الْوَلَدُ) (کل صفحات: 64)
- 24..... الدَّعْوَةُ إِلَى الْفِكْرِ (کل صفحات: 148)

عنقریب آنے والی کتب

- 01..... اللہ والوں کی باتیں (جِلِّيَّةُ الْأَوْلِيَاءِ وَطَبَقَاتُ الْأَصْفِيَاءِ) (جلد 1 مکمل)
- 02..... اصلاحِ اعمال جلد اول (الْحَدِيثُ النَّدِيَّةُ شَرْحُ طَرِيقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ)

{ شعبہ درسی کتب }

- 01..... مرااح الارواح مع حاشیة ضیاء الاصباح (کل صفحات: 241)
- 02..... الاربعین النوویة فی الأحادیث النبویة (کل صفحات: 155)
- 03..... اتقان الفراسة شرح دیوان الحماسه (کل صفحات: 325)
- 04..... اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات: 299)
- 05..... نور الايضاح مع حاشیة النور والضياء (کل صفحات: 392)
- 06..... شرح العقائد مع حاشیة جمع الفرائد (کل صفحات: 384)
- 07..... الفرح الكامل علی شرح مئة عامل (کل صفحات: 158)
- 08..... عناية النحو فی شرح هداية النحو (کل صفحات: 280)
- 09..... صرف بهائی مع حاشیة صرف بنائی (کل صفحات: 55)
- 10..... دروس البلاغة مع شمس البراعة (کل صفحات: 241)

- 11.....مقدمة الشيخ مع التحفة المرضية (كل صفحات: 119)
 12.....نزہة النظر شرح نخبة الفكر (كل صفحات: 175)
 13.....نحو مير مع حاشية نحو منير (كل صفحات: 203)
 14.....تلخيص اصول الشاشي (كل صفحات: 144)
 15.....نصاب اصول حديث (كل صفحات: 95)
 16.....المحاذنة العربية (كل صفحات: 101) 17.....نصاب النحو (كل صفحات: 288)
 18.....خاصيات ابواب (كل صفحات: 141) 19.....نصاب التجويد (كل صفحات: 79)
 20.....نصاب الصرف (كل صفحات: 343) 21.....تعريفات نحوية (كل صفحات: 45)
 22.....نصاب المنطق (كل صفحات: 168) 23.....شرح مئة عامل (كل صفحات: 44)

عنقريب آنے والی کتب

01.....انوار الحديث (مع تخريج وتحقيق)

02.....قصيده برده مع شرح خرپوتی

03.....نصاب الادب

{شعبہ تخریج}

01.....صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا عشق رسول (كل صفحات: 274)

02.....بہار شریعت، جلد اول (حصہ اول تا ششم، كل صفحات: 1360)

03.....بہار شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13) (كل صفحات: 1304)

04.....امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن (كل صفحات: 59)

05.....عجائب القرآن مع غرائب القرآن (كل صفحات: 422)

06.....گلدستہ عقائد و اعمال (كل صفحات: 244)

07.....بہار شریعت (سواہواں حصہ، كل صفحات: 312) 08.....تحقیقات (كل صفحات: 142)

09.....اچھے ماحول کی برکتیں (كل صفحات: 56) 10.....جنتی زیور (كل صفحات: 679)

11.....بہار شریعت حصہ ۱۵ (كل صفحات: 219) 12.....علم القرآن (كل صفحات: 244)

13.....بہار شریعت حصہ ۱۴ (كل صفحات: 243) 14.....سوانح کر بلا (كل صفحات: 192)

15.....بہار شریعت حصہ ۱۳ (كل صفحات: 201) 16.....اربعین حنفیہ (كل صفحات: 112)

- 18..... کتاب العقائد (کل صفحات: 64)
 20..... منتخب حدیثیں (کل صفحات: 246)
 22..... اسلامی زندگی (کل صفحات: 170)
 24..... آئینہ قیامت (کل صفحات: 108)
 26 تا 32..... فتاوی اہل سنت (سات حصے)
 34..... حق و باطل کا فرق (کل صفحات: 50)
 36..... جہنم کے خطرات (کل صفحات: 207)
 38..... اخلاق الصالحین (کل صفحات: 78)

- 17..... بہار شریعت حصہ ۸ (کل صفحات: 206)
 19..... بہار شریعت حصہ ۷ (کل صفحات: 133)
 21..... بہار شریعت حصہ ۱۰ (کل صفحات: 169)
 23..... بہار شریعت حصہ ۱۲ (کل صفحات: 222)
 25..... بہار شریعت حصہ ۹ (کل صفحات: 218)
 33..... بہار شریعت حصہ ۱۱ (کل صفحات: 280)
 35..... بہشت کی کنجیاں (کل صفحات: 249)
 37..... کرامات صحابہ (کل صفحات: 346)
 39..... سیرت مصطفیٰ (کل صفحات: 875)

عنقریب آنے والی کتب

- 01..... بہار شریعت حصہ ۱۵، ۱۶
 02..... معمولات الابرار
 03..... جواہر الحدیث

{ شعبہ اصلاحی کتب }

- 01..... غوث پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حالات (کل صفحات: 106) 02..... تکبر (کل صفحات: 97)
 03..... فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات: 87) 04..... بدگمانی (کل صفحات: 57)
 05..... رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات: 255) 06..... نور کا کھلونا (کل صفحات: 32)
 07..... اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات: 49) 08..... بُکر مدینہ (کل صفحات: 164)
 09..... امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32) 10..... ریاکاری (کل صفحات: 170)
 11..... قومِ مجتہات اور امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 262) 12..... عشر کے احکام (کل صفحات: 48)
 13..... توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات: 124) 14..... فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات: 150)
 15..... احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66) 16..... تربیتِ اولاد (کل صفحات: 187)
 17..... کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: 63) 18..... ٹی وی اور مودی (کل صفحات: 32)
 19..... طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30) 20..... مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات: 96)
 21..... فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات: 120) 22..... شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات: 215)

- 23..... نماز میں اقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات: 39) 24..... خوفِ خدا عزَّ وَّجَلَّ (کل صفحات: 160)
 25..... تعارفِ امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 100) 26..... انفرادی کوشش (کل صفحات: 200)
 27..... آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62) 28..... نصابِ مدنی قافلہ (کل صفحات: 196)
 29..... فیضانِ احیاءِ العلوم (کل صفحات: 325) 30..... ضیائے صدقات (کل صفحات: 408)
 31..... جنت کی دو چابیاں (کل صفحات: 152) 32..... کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43)
 33..... تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات: 33)

{ شعبہ امیرِ اہلسنت }

- 01..... سرکارِ ضلّی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا بیغامِ عطار کے نام (کل صفحات: 49)
 02..... مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 48)
 03..... اصلاحِ کاراز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات: 32)
 04..... 25 کر سچین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات: 33)
 05..... دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات: 24)
 06..... وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات: 48)
 07..... تذکرہ امیرِ اہلسنت قسط سوم (سنت نکاح) (کل صفحات: 86)
 08..... آدابِ مرعہ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات: 275)
 09..... بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات: 48) 10..... قبر کھل گئی (کل صفحات: 48)
 11..... پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات: 48) 12..... گوٹکا مبلغ (کل صفحات: 55)
 13..... دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات: 220) 14..... گمشدہ دولہا (کل صفحات: 33)
 15..... میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات: 33) 16..... جنوں کی دنیا (کل صفحات: 32)
 17..... تذکرہ امیرِ اہلسنت قسط (2) (کل صفحات: 48) 18..... غافلِ درزی (کل صفحات: 36)
 19..... مخالفتِ محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات: 33) 20..... مردہ بول اٹھا (کل صفحات: 32)
 21..... تذکرہ امیرِ اہلسنت قسط (1) (کل صفحات: 49) 22..... کفن کی سلامتی (کل صفحات: 33)
 23..... تذکرہ امیرِ اہلسنت (قسط 4) (کل صفحات: 49) 24..... کفن کی سلامتی (کل صفحات: 33)
 25..... چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات: 32) 26..... بد نصیب دولہا (کل صفحات: 32)

- 27..... معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32) 28..... بے قصور کی مدد (کل صفحات: 32)
- 29..... عطاری جن کا غسل میت (کل صفحات: 24) 30..... ہیر و نچی کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 31..... نو مسلم کی درو بھری داستان (کل صفحات: 32) 32..... مدینے کا مسافر (کل صفحات: 32)
- 33..... خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات: 32) 34..... فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 35..... ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات: 32) 36..... قبرستان کی چڑیل (کل صفحات: 24)
- 37..... فیضان امیر اہلسنت (کل صفحات: 101) 38..... حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات: 32)
- 39..... ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات: 32) 40..... کرسچین کا قبول اسلام (کل صفحات: 32)
- 41..... صلوٰۃ و سلام کی عاشقہ (کل صفحات: 33) 42..... کرسچین مسلمان ہو گیا (کل صفحات: 32)

عنقریب آنے والے رسائل

01..... V.C.D کی مدنی بہاریں (قسط 3) (رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟)

02..... اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب

03..... دعوت اسلامی اصلاح امت کی تحریک

{ شعبہ مدنی مذاکرہ }

01..... مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 48)

02..... وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات: 48)

03..... بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات: 48)

04..... پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات: 48)

عنقریب آنے والے رسائل

01..... اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب 02..... دعوت اسلامی اصلاح امت کی تحریک





اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَلَّمَہٗ سِرِّہٗ الْعَلَمِیْنَ وَالْکَلَمِیْنَ وَالْاَسْمَیْنَ عَلٰی سَبْطِہٖ الْعَزِیْزِ عَلٰی سَبْطِہٖ الْعَزِیْزِ
اَللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے جسکے جسکے مذنی ماحول میں بیروت شتیں بھیگی اور سکائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** محلہ سودا گران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی عذنی ایچا ہے، عاشقانِ رسول کے عذنی قافلوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ **مکرم مدینہ** کے ذریعے عذنی فی الاعمال کا رسالہ کر کے اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بن چکے، اِن شَاۃَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بزرگت سے پانچ سو سنت بنے گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑے کا ذمہ بنے گا، ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذمہ بنے گا کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِن شَاۃَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

اپنی اصلاح کے لیے **عذنی فی الاعمال** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **عذنی قافلوں** میں سفر کرے۔ اِن شَاۃَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

مکتبہ المدینہ کی شاخیں

- کراچی: مسجد مسجد کھار، فون: 021-32363311
- لاہور: دارالافتاء، دارالحدیث، فون: 042-37311679
- سکس: دارالافتاء، دارالحدیث، فون: 041-2632625
- سکس: دارالافتاء، دارالحدیث، فون: 058274-37212
- سکس: دارالافتاء، دارالحدیث، فون: 022-2620122
- سکس: دارالافتاء، دارالحدیث، فون: 081-4511192
- سکس: دارالافتاء، دارالحدیث، فون: 044-2550767
- سکس: دارالافتاء، دارالحدیث، فون: 051-5553765
- سکس: دارالافتاء، دارالحدیث، فون: 068-5571688
- سکس: دارالافتاء، دارالحدیث، فون: 244-4362145
- سکس: دارالافتاء، دارالحدیث، فون: 071-5619195
- سکس: دارالافتاء، دارالحدیث، فون: 055-4225663
- سکس: دارالافتاء، دارالحدیث، فون: 048-6007128

فیضانِ مدینہ محلہ سودا گران پُرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کھراچی)

فون: 4125858; 4921389-93/4126999; فیکس:

مکتبہ المدینہ
(مدرسہ اسلامی)

Email: maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net